ٹارزان
اور شیطانی چکر

بچوں کے لئے ٹارزن کی دلچسپ نئی کہانی

ٹارزن اور شیطانی چکر

خاص نمبر

ظہیر احمد
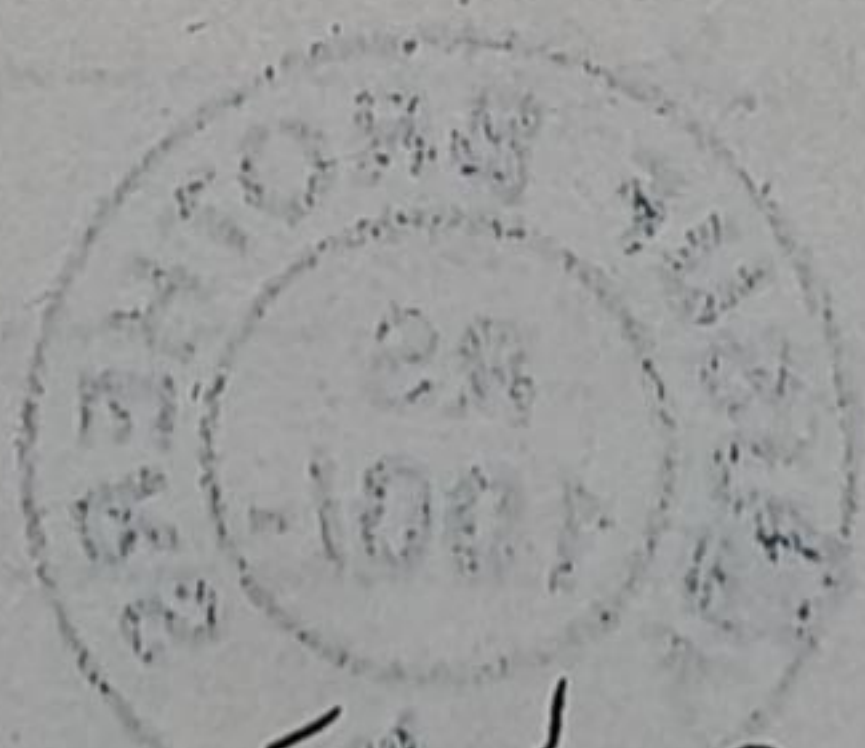
کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919

ٹارزن مسلسل جنگل میں رہ رہ کر اکتا سا گیا تھا۔ ان دنوں چونکہ جنگل میں ہر طرف سکون ہی سکون تھا۔ اس لئے ٹارزن کو سوائے جنگل میں گھومنے پھرنے اور آرام کرنے کے سوا کوئی کام ہنیں تھا۔

اس جنگل کے تمام قبیلے جن کی تعداد ستر تھی ٹارزن کے تابع ہو چکے تھے اور اب وہ ہنایت آرام و سکون کی زندگی بسر کر رہے تھے ۔ ورنہ ان وحشیوں کی پہلے یہ حالت تھی کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے یا ٹارزن کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے ۔ اس کے علاوہ ان قبیلوں کی آپس کی دشمنیاں بھی بے حد زیادہ تھیں۔ وہ آئے دن ایک دوسرے پر

حملے کرتے رہتے تھے۔ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے پر حملہ کر کے یا تو اسے تہس نہس کر دیتا یا پھر وہ اس قدر خونریزی کرتے کہ دوسرا قبیلہ فاتح قبیلے کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتا۔

ٹارزن نے اپنی عقل، ذہانت اور بعض قبیلوں پر اپنی طاقت کی دھاک بٹھا کر انہیں سیدھا کیا تھا۔ سب سے پہلے تو اس نے ان قبیلے والوں کی آپس میں دشمنیاں ختم کیں۔ پھر اس نے ان کو امن و سکون سے زندگی بسر کرنے کے طور طریقے سکھانا شروع کر دیئے ۔ ٹارزن کی دانش مندی اور حکمت عملی کے ساتھ ساتھ اس کی بہادری اور طاقت سے مرعوب ہو کر جنگل کے سارے قبیلوں نے ٹارزن کو متفقہ طور پر اپنا بڑا سردار مان لیا تھا اور وہ مکمل طور پر ٹارزن کو جنگل کا بادشاہ ماننے اور اس کے احکامات کے سامنے سر جھکانے پر پابند ہو گئے تھے ۔ آپس کی دشمنیاں ختم کر کے انہوں نے مل جل کر رہنا شروع کر دیا تھا اور ان میں حسن و سلوک کا یہ سلسلہ پچھلے کئی ماہ سے قائم تھا۔ اس لئے ٹارزن ان کی طرف سے اب پوری

طرح سے مطمئن ہو گیا تھا۔

اب چونکہ ہر طرف سکون اور امن ہی امن تھا اس لئے ٹارزن کو سوائے جنگل میں گھومنے پھرنے یا پھر آرام کرنے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ وہ جنگل کے ماحول سے نکل کر کہیں اور جانا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ وہ اپنی کشتی میں بیٹھ کر سمندر کی سیر کرے۔ مختلف جزیروں اور جنگلوں میں جائے جس طرح اس نے اپنے جنگل میں امن و سکون قائم کیا تھا اس طرح وہ دوسرے جزیروں اور جنگلوں میں بھی جا کر امن و سکون کا درس دینا چاہتا تھا۔

اس وقت وہ وسطی جھیل کے پاس موجود ایک بڑی چٹان پر بیٹھا دھوپ سینک رہا تھا۔ منکو اس کے قریب ہی بیٹھا جھیل کے نیلے شفاف اور چمکدار پانی کو دیکھ رہا تھا جس میں مختلف رنگوں کی تیرتی ہوئی مچھلیاں صاف نظر آ رہی تھیں۔

"کیا خیال ہے منکو بہادر سمندر کی سیر کی جائے"۔ ٹارزن نے اچانک منکو سے مخاطب ہو کر پوچھا تو منکو چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

" سمندر کی سیر۔ کیوں"۔ منکو نے چونک کر کہا۔

" یونہی جنگل کا ماحول بالکل پرسکون اور خاموش ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ میں اور تم اس موقع کا فائدہ اٹھا کر سمندر کی سیر کر آئیں۔ سمندر میں نکلے ہوئے ہمیں کئی ماہ ہو چکے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" سیر کرنے کو تو میرا بھی جی چاہتا ہے مگر سمندر ہی کی سیر کیوں۔ ہم سیر کرنے کے لئے کسی دوسرے جزیرے، جنگل یا پھر کسی اور طرف بھی تو جا سکتے ہیں"۔ منکو نے کہا۔

" احمق، کسی اور طرف جائیں یا جنگل اور کسی دوسرے جزیرے پر۔ جانا تو ہمیں سمندر کے ہی راستے سے ہے"۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا۔

" اوہ، ہاں یہ تو ہے"۔ منکو نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" یہ تمہاری سمندر میں جانے کے خیال سے جان کیوں نکل جاتی ہے"۔ ٹارزن نے اپنا رخ پلٹ کر اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" سچ بات بتاؤں"۔ منکو نے سنجیدگی سے کہا۔

" ہاں بتاؤ"۔ ٹارزن نے سر ہلا کر کہا۔

" سردار، ہم جب بھی سمندر میں جاتے ہیں۔ اپنی چھوٹی کشتی میں جاتے ہیں۔ قریبی جزیرے یا جنگل میں جانے تک تو ٹھیک ہے لیکن جب ہم نے دور دراز کا سفر کرنا ہوتا ہے تو ہمیں ایسے راستوں سے گزرنا پڑتا ہے جہاں سمندر کی لہریں بے حد تیز اور بڑی بڑی ہوتی ہیں۔ بعض جگہوں پر تو لہریں اس قدر اونچی اٹھ رہی ہوتی ہیں کہ اس سے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ہماری چھوٹی سی کشتی ان لہروں کی وجہ سے الٹنا پلٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ تم تو تیرنا جانتے ہو مگر میں۔ میں جب بھی سمندر میں گرتا ہوں میری جان ہی نکل جاتی ہے۔ اس وقت تمہیں مجھ سے زیادہ کشتی کو سنبھالنے کی فکر ہوتی ہے۔ تمہیں یاد ہی ہوگا ایک مرتبہ سمندر کی خوفناک لہریں مجھے بری طرح سے الٹاتے پلٹاتے ہوئے تم سے کتنی دور لے گئی تھیں۔ اس وقت اگر تم ہمت، دلیری اور بہادری سے ان لہروں کا مقابلہ کرتے ہوئے مجھے نہ پکڑ لیتے تو میں مر کھپ کر نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہوتا اور اب تک سمندر

کی مچھلیاں اور مگرمچھ میری لاش کی ہڈیاں تک ہضم
کر چکے ہوتے۔ اس لئے جب تم سمندر کی سیر کی بات
کرتے ہو تو مجھے وہ خوفناک منظر یاد آ جاتا ہے"۔ منکو
نے کہا تو ٹارزن بے اختیار ہنسنے لگا۔

"اس واقعے کو کئی سال بیت چکے ہیں۔ تم ابھی
تک ڈرے ہوئے ہو۔ حیرت ہے۔ تم تو بزدل ہو۔
میں خواہ مخواہ تمہیں منکو بہادر کہتا رہتا ہوں"۔ ٹارزن
نے منہ بنا کر کہا۔

"لو یہ کیا بات ہوئی۔ میں صرف سمندر میں جانے
سے ڈرتا ہوں۔ اتنی سی بات پر تم مجھے بزدل کہہ رہے
ہو"۔ منکو نے ٹارزن سے بھی زیادہ برا سا منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"بہادر وہ ہوتے ہیں جو آنے والی آفات کا مقابلہ
انتہائی ہمت، جرأت اور بے خوفی سے کرتے ہیں۔
کسی نے سچ کہا ہے جو ڈرتا ہے وہ مرتا ہے۔ کسی دن
تمہارا یہی ڈر تمہیں لے ڈوبے گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ڈوبوں گا تب ہی ناں اگر میں سمندر میں جاؤں
گا۔ جب میں سمندر میں جاؤں گا ہی نہیں تو نہ ڈوبوں

گا اور نہ ہی مروں گا"۔ منکو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گے"۔
اس کی بات سن کر ٹارزن نے چونک کر پوچھا۔

"سمندر میں تو ہرگز نہیں جاؤں گا"۔ منکو نے
کندھے اچکا کر کہا۔

"تب پھر میں تمہیں منکو بہادر کہنے کی بجائے
بزدل منکو کہا کروں گا اور یہ بات سارے جنگل میں
بھی پھیلا دوں گا کہ منکو بہادر نہیں بزدل ہے"۔
ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں دبی دبی مسکراہٹ
تھی۔

"میں بزدل نہیں ہوں سردار"۔ منکو نے چیخ کر
کہا۔

"بزدل۔ بزدل۔ تم اول درجے کے بزدل ہو"۔
ٹارزن نے اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں بزدل نہیں ہوں۔ میں نے تمہارے
ساتھ بیسیوں بار شیروں، چیتوں، ہاتھیوں، بھیڑیوں اور
خوفناک عفریتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اگر میں بزدل ہوتا
تو کیا ان کا مقابلہ کر سکتا تھا"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے۔ تم واقعی شیروں، چیتوں اور
عفریتوں سے نہیں ڈرتے"۔ ٹارزن نے سر ہلا کر
مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر میں بزدل تو نہ ہوا"۔ منکو نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔

"بزدل تو خیر تم ہو"۔ ٹارزن نے بدستور مسکراتے
ہوئے کہا۔

"وہ کیسے۔ اگر میں شیروں، چیتوں اور عفریتوں کا
بہادری سے اور ڈٹ کر مقابلہ کر سکتا ہوں تو پھر
میں بزدل کیسے ہوا"۔ منکو نے تنک کر کہا۔

"ایک تو تم سمندر سے ڈرتے ہو۔ دوسرے چھیمو
بندریا کے سامنے تم بھیگی بلی بن جاتے ہو۔ وہ تمہیں
گھور کر بھی دیکھ لے تو خوف سے تمہارے پسینے چھوٹ
جاتے ہیں اور تمہاری آنکھوں کے سامنے موٹا بندر
ایک روز تمہاری چھیمو بندریا کو بھگا کر لے گیا تھا اور
تم کچھ بھی نہیں کر سکے تھے۔ یہ تمہاری بزدلی نہیں
تو اور کیا ہے"۔ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سمندر میں نہ جانے کے بارے میں، میں تمہیں

بتا چکا ہوں۔ رہی بات چھیمو بندریا اور موٹے بندر کی
تو وہ بات دوسری ہے"۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

"دوسری بات کے بارے میں بھی بتا دو۔ وہ کیا
ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"چھیمو بندریا سے میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس
لئے میں جان بوجھ کر اس کے سامنے ڈر جانے کی
اداکاری کرتا رہتا ہوں۔ جس سے وہ خوش ہو جاتی
ہے اور میری یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں اسے زیادہ
سے زیادہ خوش رکھ سکوں تاکہ وہ جلد سے جلد مجھ سے
شادی کر لے"۔ منکو نے شرمانے والے انداز میں کہا تو
ٹارزن قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"اور موٹا بندر، کیا اس کے سامنے بھی اداکاری
کرتے ہو"۔ ٹارزن نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور نہیں تو کیا۔ وہ اصل میں موٹا بندر، چھیمو
بندریا کی خالہ کی چچی کے ماموں کا بیٹا ہے۔ چھیمو
بندریا کے کہنے کے مطابق جب تک اس کے سارے
عزیز رشتہ دار راضی نہیں ہوں گے اس کی اور میری
شادی نہیں ہو سکے گی اور ان سب کو منانے کا کام

موٹا بندر ہی کر سکتا ہے۔ اس لئے مجھے اس کی عزت
کرنی پڑتی ہے"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن کھلکھلا کر ہنس
پڑا۔

"اور وہ جو ایک روز تمہاری چھیمو بندریا کو اپنے
ساتھ بھگا لے گیا تھا"۔ ٹارزن نے کہا۔ وہ منکو کے
ہنسنے ہنسانے والی باتوں سے خاصا محظوظ ہو رہا تھا۔

"وہ بھگا کر نہیں آہستہ آہستہ چلا کر اپنے ساتھ
لے گیا تھا"۔ منکو نے بیزاری سے کہا۔

"لیکن لے کہاں گیا تھا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"یہ تو نہیں پتہ۔ لیکن گئے وہ دونوں میرے
سامنے ہی تھے جب واپس آئے تو ان کے ساتھ چھ
سات بچے بھی تھے"۔ منکو نے کہا۔

"بچے"۔ اس کی بات سن کر ٹارزن سیدھا ہو گیا۔

"ہاں، موٹا بندر کہتا ہے کہ وہ میرے بچے ہیں۔
چھیمو بندریا کہتی ہے کہ وہ میرے بچے ہیں۔ چھیمو
بندریا پر تو مجھے اعتماد ہے وہ جان بوجھ کر مجھے جلانے
کے لئے کہتی ہے کہ وہ بچے اس کے ہیں۔ مجھے یقین
ہے کہ وہ بچے صرف اور صرف موٹے بندر کے ہی

ہیں"۔ منکو نے احمقانہ لہجے میں کہا تو ٹارزن حیرت سے
اس کی طرف دیکھتا رہ گیا۔ پھر اس کے حلق سے
بے اختیار تیز اور کھلکھلاتا ہوا قہقہہ پھوٹ نکلا۔

"تم ہنس کیوں رہے ہو۔ میں نے تمہیں کوئی لطیفہ
تو نہیں سنایا"۔ منکو نے ٹارزن کو اس طرح ہنستے دیکھ
کر حیرت سے کہا۔

"تمہارے احمق پن پر مجھے ہنسی آ رہی ہے"۔
ٹارزن نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے احمق پن پر۔ وہ کیوں"۔ منکو نے اور
زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"بے وقوف، وہ بچے اکیلے موٹے بندر کے نہیں
بلکہ اس کے اور چھیمو بندریا یعنی دونوں کے بچے
ہیں"۔ ٹارزن نے ہنس کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"دونوں کے۔ کیا مطلب، اوہ۔ اوہ، لک۔ کہیں تم
یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ ان دونوں نے بھاگ کر
شادی کر لی تھی۔ اور۔ اور ......" منکو نے پہلے حیرت
سے پھر بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے
اثبات میں سر ہلایا تو منکو کے چہرے کا رنگ یکدم

بدل گیا۔

" ارے باپ رے۔ یہ کیا ہو گیا۔ چھیمو بندریا اور موٹے بندر نے شادی بھی کر لی اور ان کے بچے بھی ہو گئے ۔ نن، نہیں۔ نہیں۔ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ چھیمو بندریا ایسا نہیں کر سکتی۔ وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتی۔ مم، میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ میں موٹے بندر کو گنجا کر دوں گا۔ اس کی دم اکھاڑ دوں گا۔ اس کے دانت توڑ دوں گا اور چھیمو بندریا۔ اس کو تو میں اٹھا کر صدیوں پرانے خشک کنویں میں پھینک دوں گا۔ وہ مجھے کیا سمجھتے ہیں۔ میں اتنا ہی بے وقوف ہوں۔ موٹا بندر کہہ رہا تھا بچے اس کے ہیں۔ چھیمو بندریا کہہ رہی تھی کہ بچے اس کے ہیں۔ دونوں نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ بچے ان دونوں کے ہیں۔ ہونہہ، اب وہ دونوں مریں گے۔ دونوں کے دونوں میرے ہاتھوں مریں گے۔ میں انہیں نہیں چھوڑوں گا"۔ منکو غصیلے لہجے میں کہتا رہا اور اس کی باتیں سن کر ٹارزن مسکراتا رہا۔ منکو شدید غصے میں نظر آ رہا تھا۔

" سردار، مجھے اپنا خنجر دو میں ان دونوں کا خون کر دوں گا"۔ منکو نے ٹارزن کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" کن دونوں کا خون کرو گے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" چھیمو بندریا اور موٹے بندر کا۔ ان دونوں نے میرا اعتماد توڑا ہے۔ میں آج ان کا قصہ ہی پاک کر دوں گا"۔ منکو نے غصے سے کہا۔

" اس کے بعد میں تمہارا قصہ پاک کر دوں گا۔ جنگل کا قانون جانتے ہو ناں تم۔ خون کا بدلہ خون ہوتا ہے"۔ ٹارزن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کوئی پرواہ نہیں۔ ان دونوں کو ہلاک کرنے کے بعد میں تمہارے خنجر سے اپنی گردن خود کاٹ لوں گا"۔ منکو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" اتنے بہادر ہو تم کہ اپنے ہاتھوں اپنا گلا کاٹ سکو"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، ہوں میں بہادر۔ میرا نام ہی منکو بہادر ہے۔ منکو بہادر"۔ منکو نے تیز لہجے میں کہا۔

" اچھا تو جناب منکو بہادر صاحب ذرا اس جھیل

کے پانی میں چھلانگ تو لگا کر دکھاؤ۔ دیکھوں تم کتنے بہادر ہو"۔ ٹارزن نے کہا۔

"پانی میں، ارے باپ رے۔ سردار یہ تم آخر مجھے پانی میں ہی کودنے کا مشورہ کیوں دیتے رہتے ہو"۔ منکو نے منہ بنا کر کہا۔

"تم میرے ساتھ موٹے بندر اور چھیمو بندریا کا جھوٹ کیوں بولتے ہو"۔ ٹارزن نے اسی کے سے انداز میں کہا۔

"جھوٹ۔ کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر منکو چونکا۔

"میں جانتا ہوں۔ اس جنگل میں نہ کوئی موٹا بندر ہے اور نہ ہی یہاں کسی چھیمو بندریا کا کوئی وجود ہے۔ تمہاری منگیتر چھیمو بندریا تو دوسرے جنگل میں اپنے قبیلے میں رہتی ہے"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو حیرت سے اس کی شکل تکنے لگا۔

"اوہ، تو تمہیں معلوم ہو گیا ہے"۔ منکو نے جلدی سے کہا۔

"ہاں، میں تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں۔

تم جس طرح موٹے بندر اور چھیمو بندریا کا ذکر کرتے ہو تمہارے لہجے سے صاف پتہ چلتا ہے کہ تم مجھے بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہو"۔ ٹارزن نے اس بار ہنس کر کہا تو منکو بھی ہنس پڑا۔

"سردار، تمہیں جب میں پریشان اور الجھا ہوا دیکھتا ہوں تو میں تمہیں خوش کرنے اور ہنسانے کے لئے ایسے قصے سنانا شروع کر دیتا ہوں۔ تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے واقعی نہ ہی یہاں کوئی موٹا بندر ہے اور نہ چھیمو بندریا"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن اثبات میں سر ہلانے لگا اور پھر اس سے پہلے کہ منکو اور ٹارزن کوئی اور بات کرتے اچانک انہوں نے سامنے درختوں کے جھنڈ سے ایک سیاہ فام وحشی کو اس طرف آتے دیکھا۔

"رگولا قبیلے کا وحشی"۔ منکو نے اس وحشی پر نظر پڑتے ہی کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ سیاہ فام وحشی خاصا لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس نے جسم کے نچلے حصے پر بڑے بڑے پتے باندھ رکھے تھے اور جسم کو رنگدار مٹی سے رنگ

رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا جبکہ دوسرا ہاتھ خالی تھا۔

"ربوکا۔ یہ تو ربوکا ہے۔ رگولا قبیلے کا نائب سردار"۔ ٹارزن نے اس وحشی کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وحشی تیزتیز قدم اٹھاتا ہوا اسی جانب آ رہا تھا۔ قریب آکر اس نے ٹارزن کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا بات ہے ربوکا۔ تمہارے چہرے پر مجھے خاصی فکرمندی اور پریشانی نظر آ رہی ہے۔ خیر تو ہے"۔ ٹارزن نے غور سے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں سردار۔ خیریت نہیں ہے"۔ ربوکا نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔ ٹارزن نے اس کی بات سن کر بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ماگارا قبیلے کے وحشی غائب ہو گئے ہیں سردار۔ اس قبیلے کا ایک فرد بھی اپنے قبیلے میں موجود نہیں ہے۔ تمام غائب ہو گئے ہیں"۔ ربوکا نے کہا تو ٹارزن

بے اختیار اچھل پڑا۔

"ماگارا قبیلے کے وحشی غائب ہو گئے ہیں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ"۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں سردار۔ میں آج صبح ماگارا کے سردار آتونہ کے لئے اپنے سردار ہاشا کا ایک ضروری پیغام لے کر گیا تو قبیلے میں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں قبیلے کا کوئی فرد دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

میں نے قبیلے والوں کو آوازیں دیں۔ ان کی جھونپڑیوں اور اردگرد کے علاقوں کو اچھی طرح سے دیکھ لیا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے راتوں رات اس قبیلے میں کوئی عفریت آیا ہو اور وہ ان سب کو سالم نگل گیا ہو۔ میں انہیں ہر ممکن جگہ تلاش کرتا رہا پھر میں نے واپس اپنے قبیلے میں جا کر سردار ہاشا کو اس بات کی اطلاع دی تو وہ بھی میری بات سن کر حیران رہ گیا۔ وہ قبیلے کے بیس وحشیوں کو لے کر میرے ساتھ ماگارا قبیلے میں گیا تھا۔ مگر وہاں

اسی طرح خاموشی، ویرانی اور سنسانی چھائی ہوئی تھی۔ سردار کے کہنے پر وحشیوں نے دور دور تک ماگارا قبیلے کے وحشیوں کو تلاش کیا مگر اس قبیلے کا کوئی فرد ہمیں کہیں نہیں ملا۔ ہم نے اردگرد کے دوسرے قبیلوں میں بھی جا کر ان کے بارے میں پتہ کیا مگر وہ سب اس بات سے لاعلم تھے کہ ماگارا قبیلے کے وحشی کہاں غائب ہو گئے ہیں۔ تب سردار ہاشا نے مجھے آپ کے پاس بھیج دیا تاکہ میں آپ کو ماگارا قبیلے کے وحشیوں کی گمشدگی کی اطلاع دے دوں"۔ ربوکا جلدی جلدی سے کہتا چلا گیا اور اس کی باتیں سن کر ٹارزن اور منکو حیران رہ گئے تھے۔

" تم کہہ رہے تھے کہ تمہیں یوں لگا تھا جیسے وہاں کوئی عفریت آیا ہو اور اس نے قبیلے والوں کو سالم نگل لیا ہو۔ کیا تم نے وہاں کسی عفریت کے پیروں کے نشان دیکھے تھے یا قبیلے میں تمہیں توڑ پھوڑ بھی نظر آئی تھی"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" نہیں سردار، یہ بات میں نے ان کے گم ہونے کی وجہ سے کہی تھی۔ قبیلے کی ہر چیز اپنی جگہ صحیح و

سالم ہے۔ ساری جھونپڑیاں اور اس قبیلے کے استعمال میں رہنے والی اشیاء اپنی جگہوں پر موجود ہے۔ وہاں خون کا ایک معمولی دھبہ بھی موجود نہیں ہے"۔ ربوکا نے بتایا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے وہاں سے صرف انسان ہی غائب ہوئے ہیں"۔ ٹارزن نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

" ہاں سردار"۔ ربوکا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

" سردار یہ وہی قبیلہ تو نہیں ہے جو پہلے آدم خور تھا۔ پھر تم نے اس قبیلے کے سردار جاتونہ کا مقابلہ کیا اور اسے ہلاک کر کے آتونہ کو جو سردار جاتونہ کا چھوٹا بھائی تھا۔ اس قبیلے کا سردار بنا دیا تھا اور اس قبیلے نے آدم خوری سے توبہ کر لی تھی"۔ منکو نے جو حیرت سے ان کی باتیں سن رہا تھا کہا۔

" ہاں یہ وہی قبیلہ ہے"۔ ٹارزن نے مختصر سا جواب دیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے سردار۔ اس قبیلے میں آٹھ سو سے زیادہ وحشی موجود تھے۔ وہ سب کے سب ایک ساتھ کیسے غائب ہو سکتے ہیں"۔ منکو نے کہا۔

"آؤ دیکھتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی، حیرت اور الجھن جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ اس نے چٹان پر پڑا ہوا اپنا نیزہ اٹھایا اور پھر وہ تینوں ماگارا قبیلے کی جانب چل پڑے۔

ماگارا قبیلے میں واقعی ہر چیز اپنی جگہ صحیح اور سلامت تھی۔ جھونپڑیاں، قبیلے کے وحشیوں کے استعمال میں رہنے والا سامان، ان کے ہتھیار اور ان کے پالتو جانور سب اپنی جگہوں پر موجود تھے۔ مگر وہاں کسی وحشی کا کوئی وجود دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہاں زور زبردستی کے بھی کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے اور نہ ہی وہاں کوئی ایسا نشان موجود تھا جس سے پتہ چلتا کہ ان قبیلے والوں پر حملہ کرکے انہیں زبردستی وہاں سے لے جایا گیا ہے۔ ٹارزن رگولا قبیلے کے سردار ہاشا، نائب سردار ربوکا اور دوسرے چند وحشیوں کے ساتھ قبیلے میں گھومتا پھر رہا تھا۔ اس

کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن نظر آ رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ راتوں رات آٹھ نو سو وحشی اچانک کہاں اور کیسے غائب ہو سکتے ہیں۔

اگر اس قبیلے پر درندوں یا عفریتوں یا پھر دوسرے قبیلے والوں نے حملہ کیا ہوتا تو یقینی طور پر وہاں ٹوٹ پھوٹ اور خون کے دھبوں کے نشان ضرور ہوتے اور قبیلے کا نقشہ ہی بدلا ہوتا مگر وہاں تمام چیزیں بالکل اپنی اصل حالت میں اور اپنی جگہوں پر موجود تھیں۔ واقعی یہی لگ رہا تھا جیسے ان آٹھ نو سو افراد کو راتوں رات زمین نے نگل لیا ہو یا آسمان نے زندہ اٹھا لیا ہو۔ ٹارزن نے اپنے طور پر رگولا قبیلے کے وحشیوں کو پورے جنگل میں انہیں تلاش کرنے پر لگا دیا تھا اور خود قبیلے کے اردگرد رہنے والے جانوروں سے پوچھ گچھ کر رہا تھا جن کے مطابق آدھی رات تک تو قبیلے کے تمام لوگ وہیں موجود تھے۔ وہ سب کے سب خوش و خرم اور پرسکون تھے۔ ان کے انداز میں انہیں ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی تھی کہ وہ راتوں رات اٹھ کر وہاں سے کہیں چلے جائیں گے۔ ان کی

گمشدگی کے بارے میں انہیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ٹارزن نے قبیلے کے پالتو جانوروں سے بھی پوچھا تھا مگر ان کے مطابق بھی قبیلے والے خود کہیں نہیں گئے تھے اور نہ ہی انہوں نے قبیلے میں کسی کو آتے دیکھا تھا۔ اپنے کاموں سے فارغ ہو کر وہ سب اپنی جھونپڑیوں میں سونے چلے گئے تھے۔ حسب معمول آٹھ دس پہرے دار جاگ رہے تھے جو قبیلے کی حفاظت پر مامور تھے۔ پھر ان جانوروں کو نیند آ گئی تھی۔ جب وہ جاگے تو سارے کا سارا قبیلہ خالی تھا۔

ان کی باتیں سن کر ٹارزن واقعی چکرا کر رہ گیا تھا۔ آٹھ نو سو وحشیوں پر مشتمل سارے کا سارا قبیلہ غائب ہو جانا واقعی انہونی سی بات تھی۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہوں۔ بلکہ میری عقل بھی دنگ ہو کر رہ گئی ہے"۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو لگ رہا ہے جیسے ان سب وحشیوں کو کسی نے جادو کے زور سے غائب کیا ہے"۔ اچانک منکو نے کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔

"جادو کے زور سے"۔ ٹارزن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"ہاں سردار، ہر چیز کا اپنی جگہ پر ٹھیک ٹھاک ہونا۔ کسی طرف کسی زور زبردستی کے آثار کا نہ ہونا۔ یہاں تک کہ قبیلے کے پالتو جانوروں کا بیان اور یہاں کا ماحول یہ سب اسی طرف اشارہ کر رہا ہے جیسے کسی جادوگر نے جادو کی چھڑی گھمائی ہو اور قبیلے کا ہر انسان یہاں سے غائب ہو گیا ہو۔ یا پھر ان سب کو جن بھوت اٹھا کر لے گئے ہوں"۔ منکو نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ، اس دنیا میں کوئی اتنا بڑا جادوگر نہیں ہو سکتا جو راتوں رات اور ایک ساتھ آٹھ نو سو زندہ انسانوں کو غائب کر سکے۔ میں جادوگر پجاریوں کے بارے میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ وہ جادو کے زور سے انسانوں کو بیمار، ہلاک یا جلا کر بھسم تو کر سکتے ہیں مگر اس طرح غائب نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا کر بھی سکتے تو ان کے جادو کے وار ایک ساتھ زیادہ سے زیادہ ستر انسانوں پر چل سکتے ہیں۔ اس

سے زیادہ نہیں۔ اگر وہ ایک وقت میں ستر افراد سے زیادہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تو ان کا جادو الٹا ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر یہ کام کسی جادوگر پجاری کا ہوتا تو وہ کئی روز میں اس قبیلے والوں کو غائب کرتا۔ راتوں رات ایک ہی وقت میں اور ایک ساتھ نہیں"۔ ٹارزن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ کام ایک سے زیادہ پجاریوں نے کیا ہو"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"۔ ٹارزن نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"تمہیں یہ بات آکو بابا نے ہی بتائی تھی کہ کوئی جادوگر پجاری اگر اپنے جادوئی عمل کے لئے یا اپنے کسی شیطانی کام کی سرانجام دہی کے لئے انسانوں کی بھینٹ لینے کی کوشش کرے تو وہ ایک ساتھ زیادہ سے زیادہ ستر انسانوں کو اپنا شکار بنا سکتا ہے۔ مگر تم شاید بھول رہے ہو انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر دو

جادوگر پجاری ایک ساتھ مل جائیں تو وہ دو سو افراد
پر بھاری پڑ سکتے ہیں۔ دو سے تین جادوگر پجاری چھ
سو افراد کو آسانی سے اپنا شکار بنا سکتے ہیں اور اگر ان
کی تعداد چار یا اس سے زیادہ ہو تو وہ ہزاروں
انسانوں کو ایک لمحے میں جلا کر بھسم کر سکتے ہیں یا
پھر ان کو پتھروں کے بت بنا سکتے ہیں"۔ منکو نے
ٹارزن کو یاد دلاتے ہوئے کہا تو ٹارزن کے چہرہ متحیر
نظر آنے لگا۔

" اوہ، اس کا مطلب ہے کہ یہ کام واقعی جادوگر
پجاریوں کا ہے اور یہاں دو سے زیادہ جادوگر پجاری
آئے تھے اور انہوں نے ہی سارے قبیلے کے وحشیوں
کو غائب کیا ہے مگر کیوں اور پھر اگر میں تمہاری بات
مان بھی لوں کہ یہ جادوگر پجاریوں کا کام ہے تو ان
جادوگروں کو یہاں کسی جانور یا پرندے اور خاص طور
پر قبیلے کے پالتو جانوروں نے کیوں نہیں دیکھا"۔
ٹارزن نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔ سردار باشا
ٹارزن کو اپنے دوست منکو بندر سے باتیں کرتا دیکھ کر
بالکل خاموش کھڑا تھا۔ ٹارزن اور منکو چونکہ جانوروں

کی زبان میں بات کر رہے تھے اس لئے ان کی باتوں
کی اسے کوئی سمجھ نہیں آ رہی تھی مگر ٹارزن کی سنجیدگی
اور اس کے چہرے پر چھائی ہوئی پریشانی سے سردار
باشا صاف اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ اسی قبیلے کے گم
ہونے والے باسیوں کے بارے میں ہی بات چیت کر
رہے ہیں۔

" ہاں سردار، واقعی یہ سوچنے کی بات ہے۔ اگر یہ
جادوگر پجاریوں کا کام ہے تو انہیں کم از کم ان پالتو
جانوروں کو تو دیکھ لینا چاہئے تھا۔ جنات، بھوت اور
جادوگر اگر غیبی حالت میں بھی یہاں آتے تو وہ ان
جانوروں کی نظروں سے چھپے نہیں رہ سکتے تھے"۔ منکو
نے سوچتے ہوئے اور تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" یہی بات میں کہہ رہا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" تو پھر۔ قبیلے والوں کا اس طرح غائب ہونا کیا
معنی رکھتا ہے۔ وہ خود تو یہاں سے غائب ہونے سے
رہے"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" سردار، سردار"۔ اچانک ایک طرف سے انہیں
بھاگتے قدموں اور ایک تیز آواز سنائی دی۔ ٹارزن،

منکو اور سردار ہاشا نے چونک کر دیکھا تو ایک وحشی بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں بھاگتا ہوا ان کی طرف آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید گھبراہٹ اور خوف کے آثار دور سے ہی نظر آ رہے تھے ۔ اس کی گھبراہٹ زدہ آواز سن کر وہاں موجود دوسرے وحشی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنا شروع ہو گئے تھے

" کیا بات ہے شبوکا۔ اس طرح بھاگتے ہوئے کیوں آ رہے ہو"۔ سردار ہاشا نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔ ٹارزن بھی غور سے آنے والے وحشی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

" سردار، وہ۔ وہ۔ وہ ...." آنے والا وحشی جس کا نام شبوکا تھا انتہائی گھبراہٹ زدہ لہجے میں کہا۔

" کیا، وہ۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو"۔ سردار ہاشا نے جلدی سے پوچھا۔

" سس، سردار۔ وہ ایک گڑھے میں لاشیں۔ ماگارا قبیلے والوں کی لاشیں پڑی ہیں"۔ شبوکا نے ہکلاتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر نہ صرف سردار ہاشا بلکہ منکو اور ٹارزن بھی بری طرح سے اچھل پڑے۔

ماگارا قبیلے کے وحشیوں کی لاشیں"۔ ٹارزن کے منہ سے نکلا۔ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے اس جانب بھاگ اٹھا جس طرف شبوکا نے اشارہ کیا تھا۔ اس کے پیچھے منکو اور سردار ہاشا اور بہت سے وحشی بھی بھاگ پڑے تھے ۔

ٹارزن کے جنگل سے ایک ہزار میل دور مشرقی سمت نیلے رنگ کا ایک غیرآباد جزیرہ تھا۔ جزیرہ انتہائی وسیع و عریض تھا۔ اس جزیرے میں جنگل بھی جو بے حد بڑا اور گھنا تھا اور وہاں پہاڑی اور میدانی علاقے بھی تھے۔ وہاں گہری گہری کھائیاں بھی تھیں اور دلدلیں بھی۔

اس جزیرے کی خاص بات یہ تھی کہ اس سارے جزیرے کا رنگ نیلا تھا۔ جزیرے کی ساری دلدلیں جو جگہ جگہ اور بہت زیادہ تعداد میں تھیں بے حد گرم تھیں اور ہر وقت ابلتی رہتی تھیں۔ ان میں سے ہر

وقت نیلے رنگ کا دھواں اٹھتا رہتا تھا اور وہ نیلا دھواں جزیرے پر اس طرح سے پھیل جاتا تھا کہ جزیرے پر موجود ہر چیز دھندلی اور نیلی نظر آتی تھی۔ ان گرم دلدلوں سے نکلنے والا نیلا دھواں بے حد زہریلا تھا۔ جہاں ایک معمولی پرندہ بھی ایک لمحے کے لئے سانس نہیں لے سکتا تھا۔ اس دھویں کی زد میں اگر غلطی سے کوئی پرندہ آ جاتا تو ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہلاک ہو جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جزیرہ بالکل ویران اور غیرآباد تھا۔

عام طور پر اس جزیرے کو موت کا جزیرہ کہا جاتا تھا۔ جس کے بارے میں سینکڑوں ہزاروں میل دور رہنے والے لوگ بھی جانتے تھے اس لئے کوئی غلطی سے بھی اس جزیرے کی طرف نہیں آتا تھا۔ یہاں تک کہ جزیرے کے زہریلے دھویں سے بچنے کے لئے سمندری جہاز بھی دور دور سے گزر جاتے تھے۔

اس قدر خطرناک زہریلے دھویں میں بھی وہاں کے درخت بے حد بڑے اور پھلدار تھے۔ آدھے سے زیادہ جنگل پھلدار درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ مگر ان پھلوں

کو کھانے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔

اس جزیرے کے وسط میں پتھروں کا ایک بہت بڑا اور عجیب و غریب معبد بنا ہوا تھا۔ اس معبد کا رنگ سیاہ تھا۔ یہ معبد انسانی ہاتھوں کا بنا ہوا تھا۔ اس معبد کا ہر پتھر بے حد بڑا اور گول تھا۔ اس گول معبد کا ایک محراب دار دروازہ تھا۔ جس کے سامنے پتھروں کا ایک چھوٹا سا راستہ بنا ہوا تھا اور یہ راستہ جنگل بلکہ پورے جزیرے پر بھول بھلیوں کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ معبد کے اردگرد کا خاصا بڑا حصہ صاف اور سپاٹ تھا۔ جہاں ہر طرف زمین میں سیاہ رنگ کی چھوٹی مگر کافی لمبی ایک جیسی لکڑیاں گڑی ہوئی تھیں۔ ان لکڑیوں کے سروں پر انسانی خشک کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں۔ جن کی تعداد سینکڑوں بلکہ ہزاروں میں تھی۔ ان میں آدھی سے زیادہ لکڑیاں ابھی خالی تھیں یعنی ان پر انسانی کھوپڑیاں موجود نہیں تھیں۔

جن لکڑیوں پر کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں ان کے سروں پر چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے دیئے جل رہے تھے ۔ جن کی آگ کی روشنی دھویں کی وجہ سے نیلے

رنگ کی ہی نظر آ رہی تھی۔

معبد کی سیاہ دیواروں پر عجیب اور نہایت بھیانک شیطانی شکلیں بنی ہوئی تھیں۔ معبد کے محراب دار دروازے پر مکڑیوں کا جالا لگا ہوا تھا اور وہ جالا اس قدر زیادہ تھا کہ اس نے پورے دروازے کو مکمل طور پر بند کر رکھا تھا۔ اس جالے پر آٹھ دس نیلے رنگ کی بڑی بڑی مکڑیاں رینگتی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ اس طرح کی بڑی بڑی نیلی مکڑیاں اس علاقے کے اردگرد بھی رینگتی پھر رہی تھیں۔

یہ نیلی مکڑیاں بھی انتہائی خطرناک حد تک زہریلی تھیں۔ اگر ان میں سے ایک مکڑی بھی کسی جنگل میں جا کر ہاتھی اور گینڈے جیسے گرانڈیل جانور کو کاٹ لیتی تو ہاتھی یا گینڈے کا وجود ایک لمحے میں پانی بن کر بہہ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ یہ مکڑیاں انتہائی تیزی سے اور اس قدر مضبوط جالا بناتی تھیں کہ ان کے جالے میں پھنسنے والا شکار کسی بھی طرح اس جالے کو توڑ کر اس میں سے نہیں نکل سکتا تھا۔

اچانک ایک طرف سے آسمان پر سیاہ رنگ کی چار

بادلوں کی ٹکڑیاں تیرتی ہوئیں آئیں اور عین اس سیاہ
معبد کے اوپر معلق ہو گئیں۔ ان بدلیوں میں ہلکی ہلکی
بجلی چمک رہی تھی۔ بادلوں کی چار ٹکڑیاں الگ الگ
تھیں۔ وہ معبد کے اوپر رک کر آہستہ آہستہ ایک
ساتھ دائرے کی صورت میں گھومنے لگی تھیں۔ جوں
جوں وہ گھوم رہی تھیں ان میں بجلی کی چمک بڑھتی جا
رہی تھی۔ بادلوں کی ان ٹکڑیوں نے اس طرح گھومتے
ہوئے معبد کے تین چکر لگائے اور پھر وہ آہستہ
آہستہ حرکت کرتے ہوئے آپس میں مل گئیں۔ جیسے
ہی بادلوں کی چار ٹکڑیاں آپس میں ملیں یکلخت ایک
خوفناک کڑاکا ہوا۔ بجلی کی تیز روشنی یکبارگی چمکی اور
ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار زوردار کڑاکے ہوئے اور
اچانک معبد کے محراب دار دروازے کے سامنے چار
عجیب و غریب حلیئے والے انسان نمودار ہوئے ۔ ان
چاروں کے رنگ سیاہ تھے۔

ان میں تین انسان نوجوان تھے جبکہ ایک خاصا
ادھیڑ عمر انسان تھا۔ جس کی داڑھی مونچھیں بے
تحاشہ بڑھی ہوئی تھیں۔ ان چاروں انسانوں نے جسم

کے زیریں حصوں پر نیلے رنگ کا کپڑا باندھ رکھا تھا
اور ان کے سروں پر ایک جیسی پگڑی نما گول ٹوپیاں
تھیں جس پر سیاہ رنگ کی دو دو پتلی لکڑیاں لگی ہوئی
تھیں۔ ان لکڑیوں کے سرے گول تھے۔ تین نوجوان
جن کی داڑھی مونچھیں نہیں تھیں مگر ان کے سروں
کے بال اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ان کے
کاندھوں تک آرہے تھے ۔

داڑھی مونچھوں والے سیاہ فام کے گلے میں تین
بڑے بڑے سرخ موتی ایک سیاہ دھاگے سے بندھے
ہوئے نظر آرہے تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک گول
لمبی سیاہ لکڑی تھی جس کا ایک سرا بھی گول تھا جبکہ
اس کے ایک سرے پر ایک چھوٹی سی انسانی کھوپڑی
بنی ہوئی تھی۔ اس کھوپڑی کا رنگ بے حد سیاہ تھا
البتہ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے
اس کھوپڑی کی آنکھوں کے دونوں سوراخوں میں دو
چھوٹے چھوٹے انگارے دھک رہے ہوں۔

ان چاروں سیاہ فاموں کے رخ معبد کے دروازے
کی جانب تھا مگر ان کی آنکھیں بند تھیں۔ پھر اچانک

ان کی آنکھیں یکدم اور ایک ساتھ کھل گئیں۔ ان کی آنکھیں بھی سرخ اور انگاروں کی طرح دہکتی ہوئیں نظر آ رہی تھیں۔

"شارگا میں مکاشا پجاری اپنے تین بیٹوں اتاشا، رگاشا اور ساگاشا کے ہمراہ تمہارے مقدس معبد کے سامنے حاضر ہوں۔ ہم چاروں باپ بیٹے تمہارے لئے نو سو زندہ انسانوں کی بھینٹ لائے ہیں۔ ہماری بھینٹ قبول کرو۔ ہم تمہیں زندہ کرنے کے لئے اسی طرح انسانی بھینٹ دیتے رہیں گے۔ جب تک تم زندہ ہو کر معبد سے خود ہی باہر نہیں آ جاتے"۔ داڑھی مونچھوں والے ادھیڑ عمر وحشی مکاشا پجاری نے معبد کے دروازے کی جانب دیکھتے ہوئے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ جیسے ہی اس کی بات ختم ہوئی معبد کے اندر سے ایک تیز، خوفناک اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی جیسے بہت سے بھیڑیئے مل کر ایک ساتھ غرا رہے ہوں۔ اس غراہٹ کو سن کر ان چاروں کے چہرے چمک اٹھے تھے۔

"شارگا جاگ رہا ہے۔ اسے بھینٹ دو"۔ مکاشا

پجاری نے اپنے تینوں بیٹوں سے مخاطب ہو کر دبنگ لہجے میں کہا تو ان تینوں نے سر ہلائے اور اپنے ہاتھ ایک ساتھ اوپر اٹھا لئے۔ مکاشا پجاری نے بھی ہاتھ اونچے کر لئے تھے۔ انہوں نے ہاتھ اوپر لہراتے ہوئے اچانک نیچے کر کے زور سے جھٹکے تو اچانک کڑاکے ہوئے اور دروازے کے سامنے پتھروں کے بنے ہوئے راستے پر دور تک بجلی کی تیز لہر چمکتی چلی گئی جیسے ہی بجلی کی لہر ختم ہوئی اس راستے پر سیاہ فام وحشیوں کی ایک لمبی قطار آ نمودار ہوئی۔ ان وحشیوں میں جوان بھی تھے، بوڑھے بھی، بچے اور عورتیں بھی تھیں۔ ان سب کی آنکھیں بند تھیں۔ جیسے وہ سب کے سب نیند میں ہوں۔

مکاشا پجاری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی لکڑی کو دو تین بار جھٹکا تو اس کے سرے پر لگی ہوئی سیاہ کھوپڑی کی آنکھیں اور زیادہ سرخ ہو گئیں اور پھر اچانک اس کی آنکھوں سے سرخ رنگ کی دو لکیریں سی نکل کر معبد کے دروازے پر لگے ہوئے جالے سے جا ٹکرائیں۔ ایک جھماکا سا ہوا اور دروازے پر لگا ہوا

جالا مکڑیوں سمیت غائب ہو گیا۔

"جاؤ شارگا تمہارا انتظار کر رہا ہے"۔ مکاشا پجاری نے کھوپڑی والی چھڑی کا رخ ان وحشیوں کی جانب کر کے اسے جھٹکتے ہوئے کہا تو وحشی آہستہ آہستہ نیند کے عالم میں چلتے ہوئے معبد کے دروازے کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ پہلے ایک وحشی دروازے سے معبد میں گیا۔ اسی وقت معبد سے پھر تیز غراہٹ اور پھر ایک تیز اور دل ہلا دینے والی چیخ بلند ہوئی جو انسانی تھی۔ پھر معبد سے ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی درندہ اپنے شکار کو نہایت بے دردی سے اور بے رحمی سے چبا رہا ہو۔

ان آوازوں اور دردناک چیخ کا قطار میں موجود وحشیوں پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ پھر جیسے ہی دوسرا وحشی اندر گیا اس کی بھی تیز اور دل ہلا دینے والی چیخ سے سارا جزیرہ جھنجھنا اٹھا اور پھر جزیرہ انسانوں کی اسی طرح کی دل ہلا دینے والی دردناک چیخوں سے مسلسل گونجتا رہا۔ وحشی جو قطار میں کھڑے تھے اسی طرح آنکھیں بند کئے ہر بات سے بے خبر نیند کے عالم

میں چلتے ہوئے معبد میں داخل ہوتے جا رہے تھے۔

"کاسونا سامنے آؤ"۔ مکاشا پجاری نے اپنے دائیں طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کڑکدار لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا۔ اس کے قریب نیلے دھویں کا بادل اٹھا اور دوسرے ہی لمحے وہاں ایک دبلا پتلا عجیب و غریب انسان آ نمودار ہوا۔ اس انسان کے ہاتھ پیر بے حد لمبے لمبے تھے۔ جسم پر گوشت نہ ہونے کی وجہ سے اس کی ہڈیاں ابھری ہوئیں نظر آ رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہڈیوں کے پنجر پر کھال منڈھ دی گئی ہو۔ اس کے جسم کی نسبت اس کا سر بہت بڑا اور گول تھا۔ آنکھیں بھی گول اور بڑی بڑی تھیں۔ سر گنجا، ناک لمبی، موٹے ہونٹ اور ہونٹوں کے پیچھے آری کے دندانوں جیسے نوکیلے دانت اس کی شکل بے حد بھیانک بنا رہے تھے۔ اس کے کان بھی خاصے لمبے اور نوکیلے تھے۔ اس کے زیریں حصے پر سرخ رنگ کا لنگوٹ تھا۔ اس کے علاوہ اس کے ہاتھوں اور پیروں کی انگلیاں بھی خاصی لمبی اور پرندوں کے پنجوں جیسی تھیں۔

"کاسونا حاضر ہے۔ حکم"۔ اس عجیب و غریب اور خوفناک مخلوق نے غراہٹ زدہ مگر بے حد مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شارگا انسانوں کی بھینٹ لے رہا ہے۔ ابھی کچھ دیر بعد وہ انسانی کٹے ہوئے سر معبد سے باہر پھینکنا شروع ہو جائے گا۔ ان سروں کو نیلی مکڑیوں کے سامنے پھینک دینا۔ نیلی مکڑیاں ان سروں کو کھا کر خالی کھوپڑیاں چھوڑ دیں گی۔ پھر تم ان کھوپڑیوں کو سیاہ لکڑیوں پر ٹانگ دینا"۔ مکاشا پجاری نے کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی آقا"۔ کاسونا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اتاشا، رگاشا اور ساگاشا۔ آؤ سمونا کے پاس چلیں۔ وہ ہمارا انتظار کر رہی ہوگی"۔ مکاشا پجاری نے اپنے بیٹوں سے مخاطب ہو کر کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ چاروں مڑ کر ایک طرف چل پڑے۔

"باپ، شارگا اور کتنی بھینٹ لے گا۔ وہ کب زندہ

ہوگا اور کب ہمارے سامنے آئے گا"۔ ساتھ چلتے ہوئے رگاشا نے مکاشا پجاری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ابھی اس کے زندہ ہونے میں بہت وقت باقی ہے۔ اس کو زندہ کرنے اور اسے اپنے تابع کرنے کے لئے ابھی ہمیں بہت کام کرنا ہے"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

"تمہیں یقین ہے باپ کہ شارگا ہمارے تابع ہو جائے گا"۔ مکاشا پجاری کے دوسرے بیٹے اتاشا نے پوچھا۔

"ہاں، سمونا نے مجھے یقین دلایا ہے اگر ہم اس کو اس کی مطلوبہ تعداد میں زندہ انسانوں کی بھینٹ دے دیں تو وہ زندہ ہو جائے گا اور پھر ہم ان انسانی کھوپڑیوں کو جلائیں گے اور پھر کاسونا کی مدد سے ہمیں شارگا کے سبز بال حاصل کرنا ہوں گے۔ جب تک ہمارے پاس شارگا کے بال نہیں آ جاتے تب تک ہم اسے اپنے قابو میں نہیں کر سکیں گے"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

"لیکن ہم شارگا کو اپنے قابو میں کرنا کیوں چاہتے

ہیں باپ۔ ہمارے پاس اتنی طاقتیں ہیں کہ ہم آسانی
سے سینکڑوں ہزاروں قبیلوں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔
دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی اور نہ ہی
ہمیں کسی طرح سے موت آ سکتی ہے"۔ مکاشا پجاری
کے تیسرے بیٹے ساگاشا نے کہا۔

" ہونہہ ہمارے پاس دنیا کی پراسرار اور انتہائی
انوکھی طاقتیں ہیں۔ اس دنیا میں ہمارا مقابلہ کرنے
والا کوئی نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں کسی طرح موت آ
سکتی ہے۔ کیونکہ ہم نے مہاپجاری کا بخشا ہوا مشروب
حیات پی رکھا ہے۔ ہم اپنی طاقتوں سے اس وقت
ساری دنیا پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ مگر ابھی اس کی
اجازت ہمیں نہیں ملی۔ مہاپجاری چاہتا ہے کہ ہم پہلے
شارگا کو زندہ کریں جو اس کی سب سے بڑی اور
انتہائی خوفناک طاقت ہے۔ اس کو زندہ کرنے کے بعد
ہم اسے اپنے بس میں کریں اور پھر ہم اس دنیا پر
حکومت کرنے کا عمل کریں"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

" شارگا کو زندہ کرنے کے لئے ہم ہزاروں آدم خور
انسانوں کو اس کی بھینٹ چڑھا چکے ہیں۔ ابھی نجانے

اسے اور کتنی بھینٹ دینا باقی ہے"۔ رگاشا نے منہ بنا
کر کہا۔

" یہی پتہ کرنے تو ہم سمونا کے پاس جا رہے
ہیں"۔ مکاشا پجاری نے کہا اور پھر وہ سب خاموشی
سے چلتے رہے۔ مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ
ایک دلدلی علاقے میں آ گئے جہاں ایک بہت بڑی
دلدل ابل رہی تھی اور اس میں سے نیلے رنگ کا
دھواں نکل کر بادلوں کی طرح اوپر اٹھ رہا تھا۔

وہ چاروں اس دلدل کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔
انہوں نے معافی مانگنے والے انداز میں ہاتھ جوڑے
اور اپنی آنکھیں بند کر لیں اور پھر ان کے منہ تیزی
سے ہلنے لگے جیسے وہ کچھ پڑھ رہے ہوں۔

ماگارا قبیلے سے کچھ دور ایک بہت بڑا گڑھا تھا جو جھاڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا ایک جگہ سے تھوڑی سی جھاڑیاں ہٹی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے گڑھے میں پڑی ہوئی ایک وحشی کی لاش دکھائی دے رہی تھی۔

ٹارزن اور دوسرے وحشی اس گڑھے کے پاس آ گئے تھے ۔ ٹارزن کے اشارے پر گڑھے سے جھاڑیوں کو ہٹایا گیا تو انہیں گڑھے میں دس وحشیوں کی لاشیں پڑی نظر آ گئیں۔

" دس لاشیں۔ یہاں تو صرف دس لاشیں موجود ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔ پھر اس نے ان وحشیوں کو

حکم دیا کہ وہ اردگرد اور دور نزدیک گڑھوں کو دیکھیں ہو سکتا ہے وہاں بھی انہیں قبیلے والوں کی لاشیں مل جائیں۔ وحشیوں کے جانے کے بعد ٹارزن گڑھے میں اتر گیا اور ان وحشیوں کو غور سے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ منکو بھی چھلانگ لگا کر نیچے آ گیا تھا۔ وہ بھی ان لاشوں کو غور سے دیکھ رہا تھا۔

" ان کے جسموں پر تو کسی قسم کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا"۔ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں، میں یہی دیکھ رہا ہوں۔ ان کے جسموں پر معمولی سا بھی زخم نہیں ہے۔ پھر یہ ہلاک کیسے ہو گئے"۔ ٹارزن نے بھی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے غور سے ان لاشوں کو دیکھتا رہا پھر اس نے انگلیوں سے ایک وحشی کی آنکھیں کھولیں اور ان کی آنکھیں دیکھنے لگا۔ اس وحشی کی آنکھیں نیلے رنگ کی نظر آ رہی تھیں۔ اس کی آنکھوں کی سفیدی اور قرنیے گہرے نیلے ہو چکے تھے ۔ اس کی آنکھوں کا نیلا رنگ دیکھ کر ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔ اس نے باری باری دوسرے وحشیوں کی بھی آنکھیں کھول

کر دیکھیں تو وہ بھی نیلی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے
ان وحشیوں کا خون نیلے رنگ کا ہو اور ان کے ہلاک
ہوتے ہی سارا خون سمٹ کر ان کی آنکھوں میں آگیا
ہو۔

"اوہ، یہ تو سب کے سب جادو سے ہلاک کئے گئے
ہیں"۔ ٹارزن کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"جادو سے۔ لگ، کیا مطلب"۔ ٹارزن کی بات سن
کر منکو اچھل پڑا۔

"آگو بابا نے مجھے ایک مرتبہ بتایا تھا کہ جادوگر
پجاری عموماً اپنے دشمنوں کو جادو سے جلا کر بھسم کر
ڈالتے ہیں یا پھر وہ انسانوں پر ایسا جادو چلاتے ہیں
جس سے انسانی رگوں میں انتہائی خطرناک اور طاقتور
زہر پھیل جاتا ہے۔ اس جادوئی زہر سے ایک لمحے میں
انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اور اس کا سارا خون
نیلا ہو جاتا ہے جو جسم کے کسی حصے پر نیلاہٹ تو
پیدا نہیں کرتا مگر آنکھوں کا رنگ گہرا نیلا کر دیتا ہے
اور تم دیکھ ہی رہے ہو ان سب کی آنکھیں کس قدر
نیلی ہیں۔ ان کے جسم پر کسی زخم کا بھی نشان نہیں

ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ انہیں جادو چلا کر
ہلاک کیا گیا ہے"۔ ٹارزن نے اپنی بات کی وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اس کا مطلب ہے میرا اندازہ صحیح تھا کہ
یہاں جادوگر پجاری آئے تھے"۔ منکو نے ہونٹ
سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں، اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہ گیا۔
یہاں واقعی جادوگر پجاریوں کا ٹولہ آیا تھا۔ جنہوں نے
اپنے کسی خاص مقصد کے لئے ان بے گناہ وحشیوں کو
ہلاک کیا ہے"۔ ٹارزن نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن سردار بات پھر وہیں گھوم پھر کر آ جاتی
ہے کہ ان جادوگر پجاریوں کو کسی جانور یا یہاں
درختوں پر موجود پرندوں نے کیوں نہیں دیکھا"۔ منکو
نے کہا۔

"میرے خیال میں جادوگر پجاری یہاں نہیں آئے
ہوں گے۔ انہوں نے دور بیٹھ کر اپنا جادو چلایا ہوگا۔
اسی وجہ سے انہیں کوئی پرندہ یا جانور نہیں دیکھ سکا
تھا۔ لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان جادوگر پجاریوں

نے اس طرح ان سب کو کیوں ہلاک کیا ہے اور پھر
ان وحشیوں کو ہلاک کرکے انہیں اس طرح گڑھے
میں ڈال کر جھاڑیوں میں چھپانے کی کیا ضرورت
تھی"۔ ٹارزن نے سوچتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سردار، میرے آدمیوں نے دور نزدیک سبھی
جگہوں کو دیکھ لیا ہے انہیں کہیں کوئی اور لاش نہیں
ملی"۔ اچانک سردار ہاشا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر
کہا۔

"اوہ، تو پھر باقی لوگ کہاں ہیں"۔ ٹارزن نے
پریشانی کے عالم میں کہا۔ پھر وہ اٹھ کر گڑھے سے
باہر آگیا۔ اس نے وحشیوں کو لاشیں اس گڑھے میں
دفن کرنے کا حکم دیا اور پھر وہ سردار ہاشا کے ساتھ
اس عجیب و غریب واقعے کے بارے میں باتیں کرنے
لگا۔

"سردار، یہ جادوئی معاملہ ہے۔ اس سلسلے میں
ہمیں آگو بابا سے مل لینا چاہئے۔ وہی ہمیں ماگارا قبیلے
کے وحشیوں کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں کہ وہ
کہاں ہیں"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن اثبات میں سر ہلانے

لگا۔

"میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں سردار
ہاشا۔ تم اپنے آدمیوں کے ساتھ تلاش جاری رکھو۔ ہو
سکتا ہے دور نزدیک ان کی اور لاشیں مل جائیں"۔
ٹارزن نے کہا تو سردار ہاشا نے اثبات میں سر ہلا دیا
اور پھر ٹارزن منکو کے ہمراہ کاچار قبیلے کی جانب چل
پڑا جہاں آگو بابا رہتے تھے۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی
دور گئے ہوں گے کہ انہوں نے ایک دوسرے قبیلے
کے وحشی کو بھاگ کر اس طرف آتے دیکھا۔ اس
وحشی کو دیکھ کر ٹارزن رک گیا اور تشویش بھری
نظروں سے اس کی جانب دیکھنے لگا کیونکہ وہ وحشی
جس گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں ان کی طرف آ
رہا تھا اس سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کوئی اچھی
خبر نہیں لا رہا۔

وہ چاروں آنکھیں بند کئے اور معافی مانگنے والے انداز میں ہاتھ جوڑے نیلی دلدل کے اردگرد کھڑے مسلسل منہ ہی منہ میں کچھ پڑھتے چلے جا رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ منتر پڑھتے جا رہے تھے دلدل سے نکلنے والا دھواں کم ہوتا جا رہا تھا اور اس سے نکلنے والے بلبلے بھی کم ہو رہے تھے۔

وہ چاروں باپ بیٹے وہاں کھڑے کافی دیر تک اسی طرح منتر پڑھتے رہے یہاں تک کہ دلدل سے نکلنے والا دھواں بالکل ختم ہو گیا اور اب وہ ابل بھی نہیں رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس دلدل کے نیچے لگی

ہوئی ہزاروں من لکڑیوں کی آگ یکلخت سرد ہو گئی ہو۔

دلدل کے سرد ہونے کی وجہ سے اب اس کا رنگ بھی تبدیل ہونا شروع ہو گیا تھا۔ پہلے دلدل نیلی تھی اب سرد ہوتی ہوئی دلدل زردی مائل نظر آنے لگی تھی اور پھر یکلخت اس دلدل کا رنگ زرد سے سبز ہو گیا۔ جیسے ہی دلدل کا رنگ سبز ہوا اسی لمحے مکاشا پجاری اور اس کے تینوں بیٹوں نے ایک ساتھ اور یکدم آنکھیں کھول دیں۔

"سمونا، باہر آؤ۔ ہم نے تمہارے لئے دلدل کو سرد کر دیا ہے۔ باہر آؤ"۔ مکاشا پجاری نے دلدل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انسانی کھوپڑی والی چھڑی دلدل کی جانب کر دی۔ کھوپڑی کی آنکھیں روشن ہوئیں اور اس کی آنکھوں سے سرخ رنگ کی لہریں سی نکل کر دلدل پر پڑیں۔ ایک زوردار کڑاکا ہوا اور اچانک دلدل کے عین درمیان میں سے ایک شعلہ سا چمکا اور وہ شعلہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ شعلہ یکبارگی زور سے بھڑکا اور

پھر اچانک ختم ہو گیا۔

جیسے ہی شعلہ ختم ہوا وہاں ایک ہنایت حسین و جمیل لڑکی آ نمودار ہوئی۔ اس لڑکی کا جسم آدھا دلدل میں تھا اور آدھا دلدل سے باہر۔ لڑکی کے بال سنہری تھے۔ اس کی آنکھیں نیلی، رنگ دودھ جیسا سفید تھا۔ اس کے گلے میں جڑاؤ ہیروں کا ہنایت خوبصورت ہار تھا جس میں رنگ برنگے اور ہنایت خوبصورت موتی اور ہیرے جھلملا رہے تھے۔

"سمونا حاضر ہے آقا۔ حکم"۔ لڑکی نے مکاشا پجاری کی طرف دیکھتے ہوئے ہنایت ملائم اور انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سمونا، تم مہاپجاری کی کنیز ہو اور پاتال کے شیطان کی سب سے پرانی خادمہ ہو۔ مہاپجاری کب کہاں ہوتا ہے اور کس وقت کیا کرتا ہے تمہیں اس کی ہر ایک بات کی خبر رہتی ہے۔ اس کے علاوہ پاتال کے مہاپجاری نے اپنے پجاریوں اور اپنے نمائندوں تک احکامات اور خبریں پہنچانے کا کام تمہارے سپرد کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہم جیسے پجاریوں اور نمائندوں

کو جب مہاپجاری تک کوئی پیغام پہنچانا ہوتا ہے تو وہ اس تک ہم تمہارے ہی ذریعے پہنچاتے ہیں"۔ مکاشا پجاری نے بڑے دبنگ لہجے میں کہا۔

"درست ہے"۔ لڑکی نے جس کا نام سمونا تھا سر کو خم کر کے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہم نے بھی تمہارے ذریعے مہاپجاری تک ایک پیغام پہنچانا ہے"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

"کہو آقا۔ کیا پیغام ہے"۔ سمونا نے مؤدب لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ ہم نے اب تک شارگا کو جو بھینٹ دی ہیں کتنی ہو گئی ہیں اور اسے اب مزید کتنی بھینٹ دینا باقی ہیں"۔ مکاشا پجاری نے اسی انداز میں پوچھا۔

"ابھی بتاتی ہوں آقا"۔ سمونا نے کہا اور پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے اس کا جسم حرکت میں آیا اور وہ دلدل میں اترتی چلی گئی۔

وہ دلدل میں اس حد تک دھنس گئی تھی کہ اب صرف اس کے سر کے بال دلدل سے باہر تھے باقی اس کا سارا جسم پیشانی تک دلدل میں چھپ گیا تھا۔

مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے غور سے سمونا کی طرف دیکھ رہے تھے ۔ چند لمحے تک وہ اسی طرح دلدل میں دھنسی رہی پھر اس کا وجود دلدل سے باہر آنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ آدھی دلدل سے باہر نکل آئی۔ دلدل میں اترنے کے باوجود اس کے جسم اور لباس پر مٹی نہیں لگی تھی۔

" میں نے معلوم کر لیا ہے آقا"۔ اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" بتاؤ۔ کیا معلوم کیا ہے تم نے"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

" شارگا کو تم پچھلے سات سالوں سے بھینٹ دے رہے ہو۔ اسے ستر ہزار آدم خور انسانوں کی بھینٹ دینے کا تمہیں کہا گیا تھا۔ تمہاری بھینٹ اب مکمل ہونے کے قریب ہے اب صرف سات سو مزید آدم خور انسان جب تم شارگا کو بھینٹ دو گے تو وہ مکمل طور پر زندہ ہو کر معبد سے باہر آ جائے گا۔ یعنی ستر ہزار کی تعداد پوری ہونے میں صرف سات سو آدم خور انسانوں کی بھینٹ دینا باقی ہے"۔ سمونا نے کہا تو

ان چاروں باپ بیٹوں کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔

" سات سو آدم خور انسان۔ اوہ اس کا مطلب ہے ہم قریب پہنچ چکے ہیں"۔ مکاشا پجاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں، ایک اور آدم خور انسانی قبیلہ تم شارگا کی بھینٹ چڑھا دو گے تو تمہارا کام ختم ہو جائے گا"۔ سمونا نے سر ہلا کر کہا۔

" سمونا۔ پھر ہمیں اجازت دو۔ ہم ابھی جاتے ہیں اور سات سو انسانوں کو لا کر اسی وقت شارگا کو بھینٹ دے دیتے ہیں۔ یہ کام ہمارے لئے مشکل نہیں ہے"۔ مکاشا پجاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے بیٹوں کی آنکھوں میں بھی جوش و مسرت کے دیئے جل رہے تھے۔ جیسے وہ بھی بے تاب ہوں کہ سمونا انہیں اجازت دے تو وہ اسی وقت جا کر ایک پورے قبیلے کو اٹھا کر وہاں لے آئیں۔

" نہیں، یہ کام تمہیں تین روز بعد کرنا ہے۔ اس وقت نو سو آدم خور انسانوں کی بھینٹ لے کر شارگا

اپنی بھوک پوری کر چکا ہے۔ اگر تم اسی وقت اس کے پاس مزید سات سو آدم خور انسانوں کی بھینٹ لے گئے تو وہ ان کی بھینٹ قبول نہیں کرے گا اور وہ آدم خور انسان زندہ بچ جائیں گے جن کے زندہ بچنے کا مطلب ہوگا اس جزیرے کی تباہی۔ مہلاپجاری کا یہ جزیرہ اس کے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ وہ یہاں سوائے اپنے پجاریوں اور نمائندوں کے سوا کسی دوسرے انسان کا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔ مہلاپجاری کے مطابق اگر کوئی ایسا انسان یہاں آ گیا جس پر اس جزیرے کے زہریلے پن کا اثر نہ ہوتا ہو تو وہ اس جزیرے کے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس ایک انسان کی وجہ سے پورے کا پورا جزیرہ تباہ و برباد ہو سکتا ہے۔ جسے مہلاپجاری نے ایک خاص مقصد کے لئے بنا رکھا ہے"۔ سمونا نے کہا۔

"اوہ، کیا دنیا میں ایسا کوئی انسان ہے جو مہلاپجاری کے اس جزیرے کو تباہ کر سکتا ہے"۔ مکاشا پجاری نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، ایک انسان ہے۔ جو مہلاپجاری کے پجاریوں

اور موت کے اس جزیرے کے لئے خطرناک ہو سکتا ہے"۔ سمونا نے کہا۔

"اوہ، اوہ کون ہے وہ۔ ہمیں اس کا نام بتاؤ۔ ہم اس کی بوٹیاں اڑا دیں گے۔ اسے جلا کر بھسم کر دیں گے"۔ مکاشا پجاری نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا نام مجھے ابھی نہیں بتایا گیا اور نہ ہی میں اس خطرناک انسان کے بارے میں کچھ جانتی ہوں۔ شاید مہلاپجاری اس خطرناک انسان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا ہو۔ اس لئے اس نے جادوئی اور شیطانی عملوں سے گزرے بغیر کسی انسان کے یہاں داخلے پر پابندی لگا رکھی ہے۔ اگر جادوئی عملوں کے بغیر کوئی انسان حتی کہ ایک معمولی چیونٹی بھی اس جزیرے پر آنے کی کوشش کرے تو مہلاپجاری کا نیلا سانس اسے ایک لمحے میں ہلاک کر ڈالتا ہے"۔ سمونا نے کہا۔

"اوہ، کاش ہمیں اس انسان کے بارے میں معلوم ہوتا تو ہم اس کو ہلاک کرنے کے لئے اپنی ساری طاقتیں لگا دیتے اور اسے ہلاک کرکے اس کا سر

مہاشیطان کے قدموں میں لا ڈالتے "۔ مکاشا پجاری
نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

" ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ آقا تم مہاپجاری کو
میرے ذریعے کیا پیغام دینا چاہتے ہو"۔ سمونا نے سر
جھٹکتے ہوئے کہا۔

" آقا مہاپجاری نے میری بیٹی سابرہ کو پاتال میں
ایک کالے تابوت میں قید کر رکھا ہے۔ مہاپجاری نے
کہا تھا کہ جب ہم اس کے مکمل طور پر پیروکار بن
جائیں گے اور شارگا کو جب ہم ساٹھ ہزار سے زائد
آدم خور انسانوں کی بھینٹ دے دیں گے تو میری
بیٹی کو کالے تابوت سے آزاد کرکے ہمارے حوالے کر
دے گا۔ تم نے جو حساب بتایا ہے اس لحاظ سے تو
ہم کب کے مہاپجاری کی شرط پوری کر چکے ہیں۔
مطلوبہ تعداد پوری ہوتے ہی مہاپجاری کو خود ہی سابرہ
کو ہمیں واپس کر دینا چاہئے تھا"۔ مکاشا پجاری نے
احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھا تو تم اپنی بیٹی سابرہ کو مہاپجاری سے واپس
لینا چاہتے ہو"۔ سمونا نے کہا۔

" ہاں، سابرہ کے بغیر ہم ادھورے ہیں۔ وہ ہم
سے زیادہ عظیم اور خوفناک طاقتوں کی مالکہ ہے۔ اگر
وہ ہمارے ساتھ ہو جائے تو ہم بہت جلد مہاپجاری
کے اس جزیرے کو نیلے شیطانوں سے آباد کر سکتے
ہیں۔ جس مقصد کے لئے مہاپجاری نے اس جزیرے
کو بنا رکھا ہے"۔ مکاشا پجاری نے جلدی سے کہا۔

" اوہ، تو تمہیں آقا کے مقصد کا بھی علم ہے کہ
انہوں نے یہ نیلا جزیرہ کیوں بنا رکھا ہے"۔ سمونا نے
چونک کر کہا۔

" ہاں، اب ہم مہاپجاری کے بڑے نمائندے ہیں
اور اس کی دی ہوئی سینکڑوں ہزاروں شیطانی طاقتوں
کے مالک ہیں۔ یہ بات ہمیں معلوم نہ ہو یہ کیسے
ممکن ہے"۔ مکاشا پجاری نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں یہ تو ہے۔ ٹھیک ہے آقا، میں آپ کا
پیغام مہاپجاری تک پہنچا دیتی ہوں۔ پھر وہ جیسا کہیں
گے میں تمہیں خود ہی آ کر بتا دوں گی"۔ سمونا نے
کہا۔

" اس کے لئے ہمیں کتنا انتظار کرنا پڑے گا

سمونا"۔ مکاشا پجاری نے پوچھا۔ اس سے ساری بات چیت وہ خود ہی کر رہا تھا اس کے تینوں بیٹے اتاشا، رگاشا اور ساگاشا بالکل خاموش تھے انہوں نے ان کی باتوں میں کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں کی تھی۔

" اس وقت تک جب تک مہاپجاری جواب نہیں دے دیتے "۔ سمونا نے جواب دیا۔

" کیا اس وقت تک ہمیں یہیں رک کر تمہاری واپسی کا انتظار کرنا پڑے گا"۔ مکاشا پجاری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں، تم اپنے مسکنوں میں چلے جاؤ۔ مجھے جب آنا ہوگا میں تمہارے پاس نیلی چمگادڑ کو بھیج دوں گی تب تم آ جانا"۔ سمونا نے کہا تو مکاشا پجاری نے ہونٹ بھینچ لئے۔

" اب میں جا رہی ہوں"۔ سمونا نے کہا اسی لمحے اس کے گرد پہلے جیسا پھر شعلہ بھڑکا اور دوسرے ہی لمحے شعلہ ختم ہو گیا اس شعلے کے غائب ہوتے ہی سمونا بھی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ سمونا کے غائب ہوتے ہی دلدل کا رنگ پھر زرد ہو گیا اور پھر

اس کا رنگ آہستہ آہستہ نیلا ہونے لگا۔ جب دلدل کا رنگ پوری طرح نیلا ہو گیا اور پھر دلدل نے پہلے کی طرح ابلنا شروع کر دیا اور اس میں سے نیلے رنگ کا دھواں نکلنے لگا۔

" چلو"۔ مکاشا پجاری نے دلدل کو گرم ہوتے اور اس میں سے نیلا دھواں اٹھتے دیکھ کر بیزاری سے اپنے بیٹوں سے کہا تو وہ تینوں سر ہلا کر دلدل سے ہٹے اور پھر وہ چاروں جنگل کی طرف چل دیئے۔

پتھروں کے بنے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے وہ جنگل کے شمال میں آ گئے۔ اس جگہ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں جن میں دراڑیں پڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے بعض دراڑوں نے چھوٹے چھوٹے غاروں کی شکل اختیار کر لی تھی۔

ایک قدرے بڑی پہاڑی میں چار غاروں کے دہانے دکھائی دے رہے تھے۔ ان غاروں کے قریب چار بڑے بڑے گول پتھر پڑے تھے۔ ان میں سے ایک پتھر پر ایک بڑے سے ناگ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ دوسرے پتھر پر ایک بن مانس کا چہرہ بنا ہوا تھا،

تیسرے پتھر پر بچھو اور چوتھے پتھر پر مکڑی بنی ہوئی
تھی۔ وہ چاروں باپ بیٹے ایک دوسرے سے بات
کئے بغیر ان غاروں کی جانب بڑھتے چلے گئے۔
مکاشا پجاری ناگ والے پتھر کے غار کی طرف
اس کا بڑا بیٹا اتاشا بن مانس والے غار کی طرف
منجھلا بیٹا رگاشا بچھو کے غار کی طرف اور سب سے
چھوٹا بیٹا ساگاشا مکڑی والے غار کی طرف بڑھ گئے او
پھر وہ جیسے ہی اپنے اپنے غاروں میں گئے تی
گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ پتھر حرکت میں آئے او
ان غاروں کے دہانوں پر آکر رک گئے۔ جن سے غ
مکمل طور پر بند ہو گئے تھے اور اس کے ساتھ
پتھروں پر بنی ہوئی ناگ، بن مانس، بچھو اور مکڑی ک
تصویریں غائب ہو گئیں۔

"مارگو، تم یہاں"۔ وحشی کے قریب آنے پر ٹارزن نے حیرت اور پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ کی ہی تلاش میں آیا تھا سردار"۔ آنے والے وحشی نے اپنے پھولے ہوئے سانس کو درست کرتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"میری تلاش میں۔ کیوں"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"مجھے آکو بابا نے آپ کے پاس بھیجا تھا سردار۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ انہوں نے ہی کہا تھا کہ آپ مجھے ماگار قبیلے میں ملیں گے۔ ان کا حکم تھا اس

لئے میں بھاگتے ہوئے یہاں آیا ہوں"۔ آنے والے
وحشی مارگو نے جلدی جلدی سے کہا۔ اس کی بات سن
کر ٹارزن اور منکو دونوں چونک پڑے تھے۔

" آکو بابا نے بلایا ہے۔ مگر تمہارے چہرے پر
پریشانی اور گھبراہٹ کیوں ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" آکوبابا بے حد پریشان ہیں سردار۔ وہ شدید غصے
میں بھی تھے۔ انہوں نے مجھے نہایت غصیلے اور سخت
انداز میں آپ کے پاس بھیجا تھا۔ ان کا غصہ اور
پریشانی دیکھ کر میں گھبرا گیا تھا۔ آکو بابا کو آج سے پہلے
میں نے اس قدر پریشان اور غصے میں کبھی نہیں دیکھا
تھا"۔ مارگو نے کہا۔

" آکو بابا پریشان اور غصے میں ہیں۔ لیکن کیوں"۔
ٹارزن نے اس کی بات سن کر پریشان ہوتے ہوئے
کہا۔

" پتہ نہیں کیوں۔ آپ تو جانتے ہیں سردار کہ میں
آکو بابا کی جھونپری کے باہر ہر وقت موجود رہتا ہوں
کہ نجانے آکو بابا کو کب کس چیز کی ضرورت پڑ جائے
تو میں فوری طور پر ان کے احکامات بجا لا سکوں۔ عام

طور پر بھی آکو بابا کو جب میری ضرورت ہوتی ہے تو
وہ جھونپڑی سے ہی مجھے آواز دے لیتے تھے مگر آج وہ
خود جھونپڑی سے بڑبڑاتے ہوئے انداز میں باہر آئے
تھے اور باہر آتے ہی انہوں نے مجھے نہایت غصے اور
پریشانی کے عالم میں کہا کہ میں فوراً ماگارا قبیلے میں جا
کر آپ کو بلا لاؤں"۔ مارگو نے ٹارزن کو پوری تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ، پھر تو ضرور کوئی خاص بات ہے۔ ورنہ آکو
بابا تو انتہائی خوش مزاج، نرم گو اور نہایت ملائم اور
محبت بھرے انداز میں پیش آنے والے انسان ہیں۔
بڑی سے بڑی مصیبت میں گھبرانا اور پریشان ہونا
انہوں نے سیکھا ہی نہیں ہے۔ پھر ......" ٹارزن نے
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کی تائید میں مارگو نے
بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر جلدی کرو سردار۔ دیر ہو گئی تو آکو بابا اور
زیادہ ناراض ہوں گے۔ میں ان کی ناراضگی سے بے
حد ڈرتا ہوں"۔ مارگو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ تو
جواب میں ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ

تینوں کاچار قبیلے کی طرف روانہ ہو گئے۔

نہایت تیز رفتاری سے چلتے ہوئے وہ ایک گھنٹے میں کاچار قبیلے کے قریب پہنچ گئے۔ تھوڑی ہی دیر مزید چلنے کے بعد وہ اس جگہ آ گئے جہاں کاچار قبیلے سے الگ تھلگ آکو بابا کی جھونپڑی تھی۔ ٹارزن، منکو اور مارگو جب وہاں پہنچے تو انہوں نے آکو بابا کو جھونپڑی سے باہر ہی پایا۔ آکو بابا جھونپڑی سے باہر دونوں ہاتھ پشت پر باندھے نہایت بے چینی اور پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ ان کے چہرے پر شدید پریشانی اور غصے کے آثار صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"آپ نے مجھے بلایا تھا آکو بابا"۔ ٹارزن نے آکو بابا کو نہایت عقیدت بھرے انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز سن کر آکو بابا چونک کر اس کی جانب یوں دیکھنے لگے تھے جیسے اس کے آنے سے بے خبر تھے۔

"اوہ ٹارزن بیٹا، تم آ گئے۔ آؤ، آؤ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ آکو بابا نے نہایت بے تابی سے

ٹارزن کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا انتظار۔ سب خیریت تو ہے ناں بابا جی"۔ ٹارزن نے آکو بابا کو اس قدر پریشان دیکھ کر ان سے زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"خیریت، ہونہہ۔ خیریت ہی تو نہیں ہے۔ تم آؤ میرے ساتھ"۔ آکو بابا نے کہا اور انہوں نے ٹارزن کا ہاتھ پکڑا اور اسے جلدی سے لے کر جھونپڑی میں چلے گئے۔ منکو اور مارگو باہر کھڑے ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔

"نہ جانے کیا اسرار ہے۔ سردار بھی پریشان ہیں، آکو بابا بھی۔ نجانے کیا ہونے والا ہے۔ میرا تو خوف سے دل دھڑکنا شروع ہو گیا ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے اس جنگل میں کوئی خوفناک آفت آنے والی ہے۔ ایسی آفت جو اس پرسکون ماحول کو تہس نہس کر دے گی"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مارگو چونکہ جانوروں کی زبان نہیں جانتا تھا اس لئے اسے پتہ نہ چلا کہ منکو کیا کہہ رہا ہے۔ وہ آکو بابا اور ٹارزن کے جھونپڑی میں جاتے ہی سکون کا

سانس لے کر ایک درخت کے پاس جا بیٹھا تھا۔ جبکہ منکو جھونپڑی کے سامنے ہنایت پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ وہ بار بار جھونپڑی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جھونپڑی کے دروازے کا پردہ گرا ہوا تھا جس کی وجہ سے منکو کو پتہ ہنیں چل رہا تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ کافی وقت گزر گیا لیکن ٹارزن اور آکو بابا جھونپڑی سے باہر نہ نکلے۔ یہاں تک کہ شام اور پھر رات ہو گئی مگر جھونپڑی کے اندر مسلسل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

منکو چونکہ ٹارزن کی طرح آکو بابا کا عقیدت مند تھا اس لئے اس میں اتنی ہمت ہنیں ہو رہی تھی کہ وہ جھونپڑی کے قریب جا کر ان کی باتیں سن سکے یا اہنیں آواز دے سکے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ رات ہوئی اور گزر بھی گئی۔ منکو نے ساری رات جاگ کر آنکھوں میں کاٹی تھی لیکن ٹارزن اور آکو بابا جھونپڑی سے باہر ہنیں آئے تھے ۔ منکو انتظار کر کرکے بری طرح سے تھک گیا تھا۔ ٹارزن نے آج تک آکو بابا

کے پاس اتنا وقت ہنیں گزارا تھا اور پھر عموماً رات کے وقت آکو بابا عبادت کرتے تھے اس لئے رات کو وہ کسی کو بھی جھونپڑی میں ہنیں آنے دیتے تھے ۔ مگر آج وہ ٹارزن کے ساتھ ابھی تک جھونپڑی میں تھے ۔ ان کی باتیں نجانے کس قدر طویل تھیں کہ کسی طرح ختم ہونے کا نام ہی نہ لے رہی تھیں۔

منکو نے مارگو کی طرف دیکھا تو وہ درخت سے ٹیک لگائے گہری نیند سو رہا تھا۔ منکو چند لمحے اس کی جانب دیکھتا رہا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور سہمے ہوئے انداز میں جھونپڑی کی جانب بڑھنے لگا۔ وہ شاید یہ جاننا چاہتا تھا کہ ٹارزن اور آکو بابا باتیں کر رہے ہیں یا سو رہے ہیں۔ جھونپڑی کے قریب آ کر اس نے غور کیا تو اسے اندر سے کوئی آواز نہ سنائی دی۔

"اوہ، اندر سے تو کوئی آواز ہنیں آ رہی۔ اب کیا کروں"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔ اس نے جھونپڑی کی دیواروں سے بھی کان لگائے ۔ جھونپڑی کے گرد چکر لگائے مگر اندر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ جھونپڑی کی پچھلی دیوار پر ہوا کے لئے ایک چھوٹا

سا سوراخ بنا ہوا تھا۔ منکو کو آگو بابا کا خوف بھی تھا
مگر ٹارزن اور آگو بابا جھونپڑی میں بالکل خاموش تھے
جس کی وجہ سے منکو کی بے چینی اور پریشانی بڑھتی جا
رہی تھی۔ اس لئے فکر سے اس کا برا حال ہو رہا تھا
جس کی وجہ سے اس سے رہا نہ گیا۔ وہ لکڑی اور
گھاس پھونس کی بنی دیوار کو پکڑ کر اوپر چڑھتا چلا گیا۔
سوراخ کے قریب آ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر
وہاں کوئی نہیں تھا۔ مارگو دوسری طرف سو رہا تھا۔
منکو نے ڈرتے ڈرتے سوراخ سے جھونپڑی میں جھانکنا
شروع کر دیا اور پھر وہ بری طرح سے چونک اٹھا
کیونکہ جھونپڑی بالکل خالی تھی۔ اندر چٹائی بچھی ہوئی
تھی۔ ایک پرانے صندوق، مٹی کے گھڑے اور چند
پھلوں کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا یعنی جھونپڑی میں
نہ آگو بابا تھے اور نہ ہی ٹارزن۔

"یہ، یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آگو بابا اور سردار میرے
سامنے جھونپڑی میں گئے تھے ۔ میں ساری رات نہیں
سویا اور نہ ہی ایک لمحے کے لئے بھی ادھر ادھر ہوا
تھا۔ پھر وہ دونوں کہاں چلے گئے "۔ منکو کے منہ سے

بے اختیار اور کھوئے کھوئے انداز میں نکلا۔ وہ چھلانگ
مار کر دیوار سے اترا اور بھاگتا ہوا جھونپڑی کے
دروازے کی طرف آگیا۔

دروازے پر بدستور پردہ پڑا ہوا تھا۔ منکو شدید
پریشانی اور گھبراہٹ میں پردہ ہٹا کر جھونپڑی میں چلا
گیا۔ لیکن جھونپڑی واقعی بالکل خالی تھی وہاں نہ
ٹارزن تھا اور نہ آگو بابا۔ منکو جیسے ہی جھونپڑی میں
داخل ہوا یکلخت اسے ایک زوردار جھٹکا لگا اور
دوسرے ہی لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی
اندیکھی طاقت نے اس کی گردن پکڑ لی ہو۔ وہ ہوا
میں اٹھا اور پھر جیسے کسی نے اسے پوری قوت سے
اٹھا کر جھونپڑی سے باہر پھینک دیا۔ منکو کے منہ سے
بے اختیار چیخیں نکل گئیں۔ وہ زمین پر بری طرح سے
گرا تھا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا تھا۔ زمین پر گرنے
کی وجہ سے اس کا سر زمین پر پڑے ہوئے ایک پتھر
سے ٹکرا گیا تھا جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کے
سامنے ایسی چمک پیدا ہوئی جیسے سورج روشن ہو گیا
ہو۔ مگر وہ روشنی صرف چند ہی لمحوں کے لئے

ابھری۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ منکو نے سر جھٹک کر ذہن میں چھانے والے اندھیرے کو دور کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

جھونپڑی میں داخل ہوتے ہی آگو بابا نے ٹارزن کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

"اس چٹائی پر بیٹھ جاؤ اور اپنی آنکھیں بند کر لو"۔ آگو بابا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹارزن حیران پریشان انداز میں چٹائی پر بیٹھ گیا اور اس نے آگو بابا کے حکم پر آنکھیں بند کر لیں۔ آگو بابا نجانے کیا کر رہے تھے ٹارزن کو کھٹ پٹ کی عجیب سی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ پھر جیسے آگو بابا نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"اپنی آنکھیں اس وقت تک مت کھولنا جب تک

میں نہ کہوں"۔ آکو بابا کی آواز ٹارزن کو سنائی دی۔
ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ٹارزن کو
یوں محسوس ہوا جیسے اس کے نیچے سے زمین نکل گئی
ہو۔ وہ خود کو کھلی فضا میں محسوس کرنے لگا۔ ہوا کے
تیز جھونکوں سے اسے یوں لگا جیسے وہ ہوا میں اڑتا جا
رہا ہو۔ آکو بابا کا ہاتھ بدستور اس کے سر پر تھا۔

کافی دیر تک ٹارزن خود کو اسی طرح ہوا کے دوش
پر اڑتا ہوا محسوس کرتا رہا۔ پھر اس کے اڑنے کی
رفتار میں کمی آگئی اور ٹارزن کو ایسا لگا جیسے وہ آہستہ
آہستہ نیچے اتر رہا ہو۔ یہاں تک کہ اس کے نیچے
دوبارہ زمین آگئی۔

"آنکھیں کھول لو بیٹا"۔ آکو بابا کی آواز ٹارزن کی
سماعت سے ٹکرائی اور ٹارزن نے آنکھیں کھول دیں۔
خود کو آکو بابا کی جھونپڑی کے بجائے ایک نیلے رنگ
کے عجیب و غریب جنگل میں دیکھ کر وہ بری طرح
سے چونک اٹھا۔ اس جنگل میں ہر طرف نیلے رنگ کا
دھواں پھیلا ہوا تھا۔ ہر طرف گہری خاموشی مسلط
تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سارے کا سارا جنگل

خاموش ہو۔ دور دور تک وہاں نہ کوئی جانور نظر آ رہا
تھا اور نہ کوئی پرندہ۔ ہر طرف بس نیلے رنگ کا
دھواں اڑتا پھر رہا تھا جس کی وجہ سے وہاں کے
درخت اور زمین تک نیلے رنگ کی دکھائی دے رہی
تھی۔

"یہ، یہ کون سی جگہ ہے آکو بابا۔ یہ آپ مجھے
کہاں لے آئے ہیں"۔ ٹارزن نے ساتھ موجود آکو بابا
کی جانب دیکھتے ہوئے کہا وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھے
ہوئے تھے ۔ اس وقت وہ دونوں ایک بڑے پتھر پر
بیٹھے تھے ۔ آکو بابا نے اس کے سر پر سے ہاتھ ہٹا
لیا۔

"یہی دکھانے کے لئے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔
یہ شیطانی جزیرہ ہے۔ جسے عام طور پر موت کا جزیرہ کہا
جاتا ہے"۔ آکو بابا نے کہا۔

"موت کا جزیرہ۔ اوہ کہیں یہی وہی جزیرہ تو نہیں
ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جزیرے
کی آب و ہوا اس قدر زہریلی ہے کہ اس کی زد میں
آنے والا ایک معمولی پرندہ بھی ایک لمحے سے کم وقفے

میں ہلاک ہو جاتا ہے"۔ ٹارزن نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں، یہ وہی جزیرہ ہے"۔ آکو بابا نے سر ہلا کر کہا۔

" اوہ، تو پھر ہم یہاں ...." ٹارزن کہتے کہتے رک گیا۔

" تم یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ اگر یہ زہریلا جزیرہ ہے تو ہم یہاں آسانی سے سانس کیسے لے رہے ہیں۔ یہاں کی زہریلی ہوا ہمیں نقصان کیوں ہنیں پہنچا رہی"۔ آکو بابا نے ٹارزن کی بات مکمل کرتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تم اس وقت میرے ساتھ ہو۔ میں تمہیں یہاں روحانی طریقے سے لایا ہوں جس کی وجہ سے جزیرے کی زہریلی ہوا ہمیں نقصان ہنیں پہنچا رہی"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن پرخیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

" آؤ پہلے میں تمہیں کچھ دکھانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں تمہیں یہاں کیوں لایا ہوں"۔ آکو بابا نے اٹھ کر پتھر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ ٹارزن بھی اٹھ کر نیچے آگیا۔ ایک جگہ پتھروں کا

راستہ بنا ہوا تھا جو ٹیڑھے میڑھے انداز میں درختوں کے درمیان دور تک جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آکو بابا ٹارزن کو لے کر اس راستے پر چلنے لگے۔ درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے وہ اس سیاہ معبد کے پاس آگئے۔ اس عجیب و غریب اور خوفناک معبد کو دیکھ کر ٹارزن پریشان ہو گیا۔ انہیں اس طرف آتے دیکھ کر وہاں موجود نیلی مکڑیاں انہتائی بے چین ہو گئی تھیں۔ مکڑیاں ہنایت بے چینی سے ادھر ادھر رینگنے لگی تھیں مگر وہ ٹارزن اور آکو بابا کے قریب آنے سے کترا رہی تھیں۔

" آکو بابا یہ ...." ٹارزن نے کچھ پوچھنا چاہا لیکن آکو بابا نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

" خاموش رہو"۔ انہوں نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تو ٹارزن نے ہونٹ بھینچ لئے۔ آکو بابا معبد کے دروازے کی طرف بڑھے جس پر مکڑیوں کا جالا بنا ہوا تھا۔ انہیں قریب آتے دیکھ کر جالے سے چپکی ہوئی مکڑیاں بے چین ہو گئیں اور وہ تیزی سے ادھر ادھر دوڑنے بھاگنے لگیں۔

آگو بابا نے اپنا ایک ہاتھ آگے کیا اور اپنی ہتھیلی کا رخ دروازے کی جانب کر دیا۔ ان کی ہتھیلی سے برق سی نکل کر معبد کے دروازے پر پڑی ایک جھماکا ہوا اور اچانک معبد کی عمارت وہاں سے غائب ہو گئی۔ جیسے ہی عمارت غائب ہوئی ٹارزن کو اس جگہ ایک عجیب و غریب اور ہنایت خوفناک مخلوق دکھائی دینے لگی۔ اس خوفناک مخلوق کا آدھا جسم زمین کے اندر تھا اور آدھا باہر۔ خوفناک مخلوق کا رنگ سبز تھا۔ اس کا سارا جسم اور چہرہ لمبے لمبے سبز بالوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ انتہائی خوفناک عفریت تھا۔ جس کے کان بڑے بڑے، پھیلی ہوئی ناک اور بڑا سا منہ تھا جس میں لمبے اور نوکیلے دانت صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ اس عفریت کے سر پر دو مڑے ہوئے نوکیلے سینگ بھی تھے ۔ اس کے ہاتھ بھی بے حد بڑے بڑے اور لمبے تھے ۔ اس عفریت کی انگلیاں خاصی موٹی تھیں جن کے ناخن نوکیلے اور بڑے بڑے تھے ۔ عفریت کی آنکھیں بند تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ سو رہا ہو۔

ٹارزن حیرت اور پریشانی کے عالم میں اس عفریت کو دیکھ رہا تھا۔ وہ اس عفریت کے بارے میں آگو بابا سے بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر آگو بابا نے اسے خاموش رہنے کا حکم دیا تھا اس لئے وہ خاموش تھا۔

آگو بابا نے ٹارزن کو اشارہ کیا اور ٹارزن کو معبد کی جگہ سے کچھ آگے لے آئے۔ جہاں زمین پر ہر طرف سیاہ لکڑیاں گڑی ہوئی تھیں اور ان پر ہر طرف انسانی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہاں نیلے رنگ کی بے شمار مکڑیاں تھی جو ان کے آگے بڑھنے کی وجہ سے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئی تھیں۔

آگو بابا اشارے سے ٹارزن کو سیاہ لکڑیاں اور انسانی کھوپڑیاں دکھاتے رہے تھے پھر انہوں نے ٹارزن کو واپس چلنے کا اشارہ کیا۔ ٹارزن واپس پلٹا تو اسے وہ سیاہ معبد دوبارہ نظر آنے لگا جہاں اس نے کچھ لمحے پیشتر خوفناک سبز عفریت کو دیکھا تھا۔ وہ عفریت اب پھر اس معبد میں چھپ گیا تھا۔

آگو بابا ٹارزن کو لے کر پھر پتھروں کے راستے پر

چلنے لگے اور ٹارزن کو اس پہاڑی علاقے کی طرف لے
آئے جہاں چار غاروں میں مکاشا پجاری اور اس کے
تین بیٹے تھے ۔ آگو بابا نے ٹارزن کو سرگوشی سے کہا
کہ وہ ایک غار کے پتھر کو ہاتھ لگائے ۔ ٹارزن نے
آگے بڑھ کر مکاشا پجاری کے غار کے دہانے پر پڑے
ہوئے پتھر کو ہاتھ لگایا تو پتھر ایک جھماکے سے وہاں
سے غائب ہو گیا۔

" اندر جاؤ اور اندر جو کچھ ہو اسے دیکھ کر واپس آ
جاؤ۔ خبردار غار میں موجود کسی چیز کو ہاتھ نہ لگانا"۔ آگو
بابا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے پریشان
انداز میں سر ہلایا اور غار کی جانب بڑھ گیا۔ غار میں
داخل ہوتے ہوئے اس کا دل ایک انجانے سے
خطرے کے تحت دھڑک رہا تھا۔ غار کے دہانے کے
قریب پہنچ کر اس نے آگو بابا کی طرف دیکھا۔ آگو بابا
نے اثبات میں سر ہلا کر اسے تسلی دی تو ٹارزن غار
میں داخل ہو گیا۔

غار اندر سے کافی کشادہ تھا۔ وہاں ہلکی ہلکی زرد
روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ جیسے ہی ٹارزن غار میں داخل

ہوا اسے ایک عجیب اور ناگوار سی بو کا احساس ہوا۔
ٹارزن نے بے اختیار اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔
غار کی دیواروں پر عجیب و غریب شیطانی نقش و
نگار بنے ہوئے تھے ۔ جگہ جگہ زمین پر انسانی ہڈیاں
اور کھوپڑیوں کے ٹوٹے ہوئے حصے پڑے دکھائی دے
رہے تھے ۔ کچھ آگے جا کر ٹارزن کو ایک چبوترا دکھائی
دیا۔ اس چبوترے پر اسے ایک انسان دکھائی دیا۔
جس نے جسم کے نچلے حصے پر سرخ کپڑا باندھ رکھا
تھا۔ اس کی داڑھی مونچھیں اور سر کے بال کافی بڑھے
ہوئے تھے اور اس نے سر پر پگڑی نما ٹوپی بھی پہن
رکھی تھی جس پر دو سیاہ لکڑیاں ایک خاص انداز میں
جڑی ہوئی تھیں۔ ٹارزن حیرت اور غور سے اس عجیب
و غریب حلیئے والے انسان کو دیکھنے لگا۔ چبوترے پر
جگہ جگہ مٹی کے دیئے جل رہے تھے جن میں کسی
جانور کی چربی جل رہی تھی شاید غار میں پھیلی ہوئی
سڑاند اسی چربی کے جلنے کی تھی۔ ٹارزن نے غار کی
دیواروں کی طرف دیکھا تو اسے دیواروں کے ساتھ
عجیب و غریب اور پرانے ہتھیار لگے دکھائی دیئے ۔ ان

میں ترشول بھی تھے، تلواریں بھی، نیزے، تیرکمان، کلہاڑے اور بڑی بڑی برچھیاں بھی نظر آ رہی تھیں جن پر خون لگا ہوا تھا جو خشک ہو کر سیاہ رنگت اختیار کر گیا تھا- ایک جگہ ایک صندوقچہ پڑا ہوا تھا جو کھلا ہوا تھا- ٹارزن نے آگے بڑھ کر دیکھا تو اس میں موجود ایک مٹی کے پتلے کو دیکھ کر وہ بری طرح سے اچھل پڑا- مٹی کا پتلا ٹارزن کا تھا- اس کی شکل و صورت، رنگ و روپ اور بال تک ٹارزن جیسے تھے - یہاں تک کہ ٹارزن نے جس چیتے کی کھال کا جانگیہ پہن رکھا تھا بالکل ویسا ہی جانگیہ اس پتلے کا بھی نظر آ رہا تھا- اس پتلے کی آنکھیں بند تھیں اور پتلے کے اوپر چند چھوٹی چھوٹی نیلی مکڑیاں رینگتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں-

ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھا مگر اسے وہاں اور کوئی قابل ذکر چیز دکھائی نہ دی- اس کے دل و دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں- آکو بابا کا اسے اس قدر پراسرار انداز میں اس موت کے جزیرے پر لانا، معبد ہٹا کر اس میں موجود ایک خوفناک عفریت کا دکھانا،

پھر لکڑیوں والا میدان جن پر انسانی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی تھیں- وہاں نیلی مکڑیوں کا ہونا، اس کے بعد آکو بابا کا اسے یہاں لانا اور اس غار میں بھیجنا اسے عجیب سا لگ رہا تھا اور غار میں موجود ایک انسان اور عجیب و غریب چیزوں کو دیکھ کر وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا تھا- سیاہ صندوقچے میں اپنا پتلا دیکھ کر تو اس کا برا حال ہو گیا تھا- یہ سب کیا تھا- آکو بابا اسے یہ سب کیوں دکھا رہے تھے - یہ پراسرار سویا ہوا انسان کون تھا- غار کی دیواروں پر بنے شیطانی نقش و نگار، پرانے اور خون آلود ہتھیار اور اس کا ہمشکل پتلا- ٹارزن ان سب چیزوں کو دیکھ کر بری طرح سے چکرا گیا تھا- وہ چند لمحے غور سے ان سب چیزوں کو دیکھتا رہا پھر وہ واپسی کے لئے پلٹ پڑا- جیسے ہی وہ پلٹا اس کا پیر چبوترے سے ٹکرا گیا- ٹارزن کا پیر جیسے ہی اس چبوترے سے ٹکرایا- دو باتیں ایک ساتھ وقوع پذیر ہوئیں- ایک تو غار میں تیز اور انتہائی گونج پیدا ہوئی اور غار اور غار کی زمین بری طرح سے لرزنے لگی- دوسرے چبوترے پر سوئے ہوئے انسان کی

آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔

گونج اور زلزلے کے آثار پیدا ہوتے اور اس انسان کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر ٹارزن بری طرح سے بوکھلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا داڑھی مونچھوں والا انسان ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھیں انتہائی سرخ تھیں۔ اس نے گھبرائی ہوئی نظروں سے لرزتی ہوئی دیواروں کی طرف دیکھا اور پھر قریب پڑی ایک سیاہ چھڑی کو پکڑ کر جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ گھوم کر یکلخت اس طرف دیکھنے لگا جس طرف ٹارزن کھڑا تھا۔ سرخ سرخ انگارہ برساتی آنکھوں سے اپنی طرف دیکھتا پا کر ٹارزن کے جسم کے مساموں سے ٹھنڈا پسینہ پھوٹ نکلا تھا۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس خوفناک انسان کی انگاروں جیسی آنکھیں اس کے وجود کو جلا رہی ہوں۔ ٹارزن نہ چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ ساکت و صامت کھڑا رہ گیا۔

یہ ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ کمرہ نہایت قیمتی اور خوبصورت چیزوں سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کے محراب دار دروازوں اور کھڑکیوں پر سرخ رنگ کے مخملیں پردے لہرا رہے تھے ۔ چھت پر ایک بہت بڑا اور نہایت خوبصورت فانوس لٹکا ہوا تھا جس میں بے شمار موم بتیاں لگی جل رہی تھیں۔ ان موم بتیوں کی روشنی میں سارا کمرہ جگمگا رہا تھا۔

کمرے میں سات بڑے بڑے ستون بنے ہوئے تھے جو دیوہیکل انسانوں جیسے تھے ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دیوقامت انسانوں نے ایک جگہ کھڑے ہو کر کمرے کی

چھت کو دونوں ہاتھوں سے سنبھال رکھا ہو۔

کمرے کی شمالی دیوار کے پاس ایک اونچا اور نہایت خوبصورت چبوترا بنا ہوا تھا جس پر سرخ اور نیلے رنگ کے قالین بچھے ہوئے تھے ۔ ایک طرف دیوار کے پاس ایک نہایت خوبصورت اور بہت بڑا سونے کا تخت پڑا ہوا تھا۔

اس کمرے کی زمین ہلکے سرخ رنگ کی تھی اور دیواریں سبز رنگ کی۔ تخت کے اردگرد دو انسانی بت کھڑے تھے ۔ جن کی شکلیں محافظوں جیسی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں باقاعدہ نیزے نظر آ رہے تھے ۔ چبوترے کے نیچے زمین پر نیلے رنگ کے بچھو، سرخ رنگ کے سانپ اور سبز رنگ کی مکڑیاں ادھر ادھر بھاگتی پھر رہی تھیں۔

اچانک تخت کے پاس ایک جھماکا ہوا اور وہاں ایک لمبا تڑنگا اور نہایت خوفناک شکل والا بوڑھا انسان نمودار ہوا۔ اس بوڑھے انسان کا رنگ انتہائی حد تک سیاہ تھا۔ آنکھیں پھٹی پھٹی، پھولا ہوا ناک اور پھیلے ہوئے جبڑے اس کی خوفناکی میں بے پناہ

اضافہ کر رہے تھے ۔ اس کے کان بھی خاصے بڑے اور لمبے لمبے تھے ۔ اس نے گہرے نیلے رنگ کا لمبا سا چغہ نما لباس پہن رکھا تھا۔ اس کی داڑھی مونچھیں اور سر کے بال بے تحاشہ بڑھے ہوئے اور برف کی طرح سفید نظر آ رہے تھے ۔

اس بوڑھے کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ترشول تھا۔ جس کی انیاں بے حد تیز اور چمکیلی تھیں۔ بوڑھے نے ایک طائرانہ نظر کمرے میں ڈالی اور پھر شان بے نیازی سے چلتا ہوا تخت پر جا بیٹھا۔

"زندہ ہو جاؤ"۔ بوڑھے نے تخت کے قریب کھڑے محافظ بتوں کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت آواز میں کہا۔ اسی لمحے دونوں محافظ بتوں میں جیسے جان پڑ گئی۔ زندہ انسان بنتے ہی وہ بوڑھے کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے تھے ۔ بوڑھے کے سر ہلانے پر وہ سیدھے ہو کر تخت کے پیچھے نہایت مؤدبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے تھے ۔

"ساگنی حاضر ہو جاؤ"۔ بوڑھے نے اسی طرح اپنے مخصوص کرخت لہجے میں کہا تو اچانک اس کے سامنے

جھماکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے وہاں ایک انتہائی حسین و جمیل لڑکی نمودار ہو گئی۔ اس لڑکی کی شکل پرانے زمانے کی شہزادیوں جیسی تھی اور اس نے پرانے زمانے کی شہزادیوں جیسا ہی انتہائی خوبصورت لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر ایک خوبصورت تاج بھی موجود تھا۔

" ساگنی حاضر ہے عظیم آقا"۔ خوبصورت شہزادی جیسی لڑکی نے رکوع کے بل جھک کر اسے ہنایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

" ساگنی ہمارے لئے سرخ مشروب لاؤ"۔ بوڑھے نے ساگنی کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی کرختگی اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ابھی حکم کی تعمیل کرتی ہوں آقا"۔ ساگنی نے ہنایت مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اچانک وہاں سے غائب ہو گئی مگر ابھی ایک لمحہ بھی ہنیں گزرا تھا کہ وہ اسی طرح اچانک واپس نمودار ہوئی۔ اس بار اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک بڑی سی انسانی کھوپڑی کا پیالہ تھا جو سرخ رنگ کے مشروب سے بھرا ہوا تھا۔

اس مشروب سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کھوپڑی نما پیالے میں گرم گرم خون بھرا ہو۔

" سرخ مشروب حاضر ہے آقا"۔ ساگنی نے کھوپڑی نما پیالہ ہنایت مؤدبانہ انداز میں بوڑھے کو پیش کرتے ہوئے کہا۔ بوڑھے نے ترشول تخت کے ساتھ کھڑا کیا اور ساگنی کے ہاتھوں سے کھوپڑی نما پیالہ لے لیا۔

کھوپڑی نما پیالے کو اس نے ہونٹوں سے لگایا اور غٹاغٹ اس میں موجود سرخ مشروب پینے لگا۔ اس نے کھوپڑی نما پیالے کو اس وقت ہونٹوں سے الگ کیا جب پیالے میں موجود سرخ مشروب کا آخری قطرہ تک اس کے حلق میں نہ اتر گیا۔ اس نے پیالہ خالی کرکے ساگنی کو دے دیا۔ اس مشروب سے اس کے ہونٹ اور داڑھی کے بال سرخ ہو گئے تھے جس سے لگ رہا تھا جیسے اس نے سچ مچ کا خون پیا ہو۔

" ہمارے لئے کوئی پیغام تو ہنیں ہے"۔ بوڑھے نے ساگنی کی جانب گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ثمونا کے پاس ایک پیغام ہے آقا"۔ ساگنی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سمونا۔ اوہ ٹھیک ہے۔ پیش کرو اسے"۔ بوڑھے نے کہا۔

"جو حکم آقا"۔ ساگنی نے کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پیالہ ہوا میں اچھال دیا۔ جو فضا میں اچھلتے ہی یکلخت چھپاکے سے غائب ہو گیا۔ پھر اس نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں پھنسائیں اور ہاتھوں کو اکڑا کر ادھر ادھر لہرانے لگی پھر اس نے زور سے اچانک زمین پر پاؤں مارا۔

"سمونا۔ مہلپجاری کے دربار میں حاضر ہو"۔ ساگنی نے چیختی ہوئی آواز میں کہا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ساگنی کے پیروں سے کچھ فاصلے پر چبوترے کی زمین پھٹ گئی اور اس میں سے اچانک وہی سنہرے بالوں والی خوبصورت لڑکی نکل کر باہر آ گئی جو دلدلی راستے سے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے بلانے پر ان کے سامنے گئی تھی۔ اس لڑکی کا یہاں بھی آدھا جسم زمین سے باہر تھا۔

"کنیز آقا مہلپجاری کی خدمت میں سلام بجا لاتی ہے"۔ سمونا نے بوڑھے کو جو شیطان کا نائب مہلپجاری

تھا انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمہارا سلام قبول کیا۔ کیا پیغام ہے تمہارے پاس سمونا"۔ مہلپجاری نے سمونا کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کنیز کو موت کے جزیرے کے مکاشا پجاری نے بلایا تھا آقا"۔ سمونا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مکاشا پجاری، اوہ کیا کہا تھا اس نے۔ کیوں بلایا تھا اس نے تمہیں"۔ مہلپجاری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ سمونا مکاشا پجاری کے ساتھ ہونے والی بات چیت اور اس کے پیغام کے بارے میں مہلپجاری کو بتانے لگی۔

"اوہ، تو اس بوڑھے نے شارگا کو زندہ کرنے کے لئے آدم خور انسانوں کی بھینٹ کی مطلوبہ تعداد تقریباً پوری کر لی ہے۔ بہت خوب۔ بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے ہمارا اس ساری دنیا پر حکومت کرنے کا وقت قریب آ گیا ہے"۔ مہلپجاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں آقا، مکاشا پجاری نے کہا ہے اگر آپ اس

کی بیٹی سابرہ کو انہیں واپس کر دیں تو سابرہ کے
ساتھ مل کر موت کے جزیرے کو آباد کرنے کے لئے
نیلے شیطانوں کو وہاں لا سکتا ہے۔ جن کی مدد سے آپ
ساری دنیا پر آسانی سے قبضہ کر سکتے ہیں"۔ سمونا نے
کہا تو مہاپجاری بری طرح سے چونک پڑا۔

" اوہ یہ بات مکاشا پجاری کو کیسے معلوم ہوئی کہ
میں موت کے جزیرے کو نیلے شیطانوں سے آباد کرنا
چاہتا ہوں"۔ مہاپجاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" یہ بات میں نے بھی مکاشا پجاری سے پوچھی تھی
آقا"۔ سمونا نے جلدی سے کہا۔

" تو پھر کیا کہا تھا اس نے"۔ مہاپجاری نے چونک
کر پوچھا۔

" اس کا کہنا ہے کہ وہ آپ کا خاص نمائندہ ہے
اس کے پاس آپ کی بخشی ہوئیں بے شمار شیطا
طاقتیں ہیں جن سے یہ بات معلوم کر لینا اس
لئے معمولی بات تھی"۔ سمونا نے جواب دیا۔

" اوہ، کہیں اسے ان طاقتوں سے یہ تو نہیں

ہو گیا کہ اس کا آقا مہاپجاری بھی اسی کی طرح ایک
عام پجاری ہے"۔ مہاپجاری نے پریشان ہوتے ہوئے
کہا۔

" ایسی کوئی بات اس نے نہیں کی تھی آقا"۔ سمونا
نے جواب دیا۔

" یہ بات معلوم ہونا بہت ضروری ہے سمونا۔ ہم
نے اسے واقعی بے شمار شیطانی طاقتیں دے رکھی ہیں۔
اگر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ شیطان کا نہیں ایک عام
پجاری جو اصل میں انسان ہے کا نمائندہ ہے تو وہ
ہمارے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے"۔
مہاپجاری نے بدستور پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" تو پھر کیا کرنا چاہئے آقا"۔ سمونا نے پریشانی کے
عالم میں پوچھا۔

" ساگنی، پاتال کی ساتویں تہہ میں جاؤ۔ وہاں آگ
کے سمندر میں موجود شاکاتا سے پوچھ کر آؤ۔ وہ مکاشا
پجاری اور اس کے بیٹوں کے ذہنوں میں جھانک کر
اس بات کا پتہ چلا سکتا ہے کہ انہیں اس بات کا
شک تو نہیں کہ ان کا آقا اصل میں ایک انسان

جادوگر ہے"۔ مہاپجاری نے ساگنی سے مخاطب ہو کر
کہا جو اتنی دیر سے خاموش کھڑی تھی۔

" جو حکم آقا"۔ ساگنی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس
نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور ایک چھپاکے
سے وہاں سے غائب ہو گئی۔

" میرے لئے کیا حکم ہے آقا"۔ ساگنی کے غائب
ہوتے ہی سمونا نے مؤدب لہجے میں پوچھا۔

" تم پاتال کی دوسری تہہ سے جا کر سابرہ کو کالے
تابوت سے جگا کر اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے مکاشا
پجاری کے حوالے کر دو۔ اب تک سابرہ پر میرے
جادو کاشی کا پوری طرح اثر ہو چکا ہوگا۔ وہ مکمل طور
پر میری مطیع ہوگی۔ اب اگر مکاشا پجاری اور اس
کے بیٹے بھی میرے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی کوشش
کریں گے تو سابرہ خود ہی ان کا انتظام کر دے گی
اور واقعی یہ حقیقت ہے کہ موت کے جزیرے کو نیلے
شیطانوں سے آباد کرنے کی جو کوشش سابرہ کر سکتی
ہے وہ کوئی اور نہیں کر سکتا"۔ مہاپجاری نے کہا۔

" جو حکم آقا۔ میں جاؤں"۔ سمونا نے مؤدبانہ لہجے

میں کہا۔

" ہاں جاؤ"۔ مہاپجاری نے کہا۔ سمونا نے ایک بار
پھر جھک کر مہاپجاری کو سلام کیا اور پھر اچانک وہ
زمین میں سما گئی۔ اس کے زمین میں سماتے ہی زمین
دوبارہ برابر ہو گئی۔ مہاپجاری ساگنی کی واپسی کا انتظار
کرنے لگا۔ اسی لمحے اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی۔
فانوس پر جلتی ہوئی موم بتیاں یکلخت بجھ گئی تھیں۔

" اوہ، یہ کیا ہو گیا۔ یہ اچانک اندھیرا کیوں چھا گیا
ہے"۔ مہاپجاری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی
سے اپنا ترشول پکڑا اور اسے زمین پر مار دیا۔ اسی لمحے
فانوس پر لگی موم بتیاں خودبخود جلتی چلی گئیں اور کمرہ
یکلخت پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔ مہاپجاری نے ابھی
فانوس کی جانب دیکھا ہی تھا کہ موم بتیاں ایک بار
پھر بجھ گئیں اور کمرے میں پھر اندھیرا چھا گیا۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہے یہاں"۔ مہاپجاری نے
حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" ناکار آ رہا ہے آقا"۔ اچانک ایک کڑکتی ہوئی آواز
سنائی دی اور مہاپجاری بری طرح سے چونک اٹھا۔

اس سے پہلے کہ ٹارزن کے منہ سے کوئی بات
نکلتی۔ داڑھی مونچھوں والے انسان نے اس کی طرف
سے نگاہیں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔
"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون آیا ہے میرے غار میں"۔
مکاشا پجاری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی
بات سن کر ٹارزن حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ کیونکہ
جس طرح اس نے ٹارزن کی طرف دیکھا تھا ٹارزن کو
جیسے اس نے دیکھ لیا ہو اور ہونا بھی ایسا ہی چاہئے
تھا ٹارزن بالکل اس کے سامنے تھا مگر اس انسان کا
انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹارزن کو نہ دیکھ پا رہا ہو۔

"کون ہے۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہاں۔ تم
جو بھی ہو میرے سامنے آ جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں جلا کر
بھسم کر دوں گا"۔ مکاشا پجاری نے اسی طرح سے
چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر ٹارزن کو
یقین ہو گیا کہ وہ اسے نہیں دیکھ پا رہا اور پھر اسے
یاد آ گیا کہ آکو بابا اس کے ساتھ تھے اور دوسرے وہ
اسے روحانی طریقے سے یہاں لائے تھے۔ معبد کے
قریب جس طرح نیلے رنگ کی زہریلی مکڑیاں انہیں
دیکھ کر ڈر کر دور ہٹ رہی تھیں اسی طرح بھلا وہ
آنکھیں رکھنے والا انسان بھی اسے کیسے دیکھ سکتا تھا۔
ٹارزن کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ اس
کا دل چاہا کہ وہ اس انسان کی جو شکل سے ہی شیطان
کا پیروکار نظر آ رہا تھا گردن مروڑ دے۔ لیکن وہ اپنے
ارادوں سے باز رہا کیونکہ آکو بابا نے اسے سختی سے غار
کی کسی چیز کو ہاتھ لگانے سے منع کیا تھا۔ وہ انسان
ہنایت غصے میں نظر آ رہا تھا اور ہنایت غیض و
غضب میں نظر نہ آنے والی ہستی کو سامنے آنے کی
دھمکیاں دے رہا تھا۔ ٹارزن نے اسے وہیں چھوڑا اور

غار کے باہر جانے والے راستے کی طرف چل پڑا۔
جیسے ہی وہ غار سے باہر نکلا ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا
اس نے پلٹ کر دیکھا تو غار کے دہانے سے غائب
ہونے والا پتھر واپس غار کے دہانے پر آگیا تھا۔
باہر جس جگہ ٹارزن نے آگو بابا کو چھوڑا تھا وہ
بدستور اسی جگہ موجود تھے لیکن اس وقت وہ نہایت
غصے میں نظر آرہے تھے۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ غار کی کسی چیز کو
ہاتھ نہ لگانا۔ وہ بدبخت جاگ گیا ہے اور اسے وہاں
تمہاری موجودگی کا بھی احساس ہو گیا تھا۔ اگر تم اس
کے سامنے بول پڑتے تو وہ تمہیں اسی وقت جلا کر
بھسم کر ڈالتا"۔ آگو بابا نے ٹارزن کو غصیلی نظروں
سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مم، میں نے کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگایا تھا آگو
بابا۔ وہ اچانک پلٹتے ہوئے میرا پیر چبوترے سے ٹکرا
گیا تھا"۔ آگو بابا کو غصے میں دیکھ کر ٹارزن نے سہم کر
کہا۔

"ہونہہ، تو احتیاط نہیں کر سکتے تھے تم"۔ آگو بابا

نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"معافی چاہتا ہوں آگو بابا"۔ ٹارزن نے سر جھکا کر
کہا۔

"معافی۔ ہونہہ۔ چلو اب دوسرے غار میں جاؤ۔
ہر چیز کو غور سے دیکھنا اور یاد رکھنا کہ وہ کہاں کہاں
اور کن حالتوں میں ہیں اور ہاں اس بار پوری احتیاط
سے کام لینا۔ اتاشا کو نہیں جاگنا چاہئے ورنہ سارا
معاملہ گڑبڑ ہو جائے گا"۔ آگو بابا نے اسی طرح سخت
لہجے میں کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
دوسرے غار کی طرف بڑھ گیا۔ دوسرے غار کے پتھر
کو اس نے آگو بابا کی ہدایات کے مطابق ہاتھ لگایا تو
وہ ہلکے دھماکے کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔

وہ غار بھی پہلے غار جیسا تھا البتہ اس میں زرد کی
بجائے ہلکی نیلے رنگ کی روشنی تھی۔ غار کے آخری
سرے پر اسی طرح کا چبوترا تھا جس پر چربی والے
نیلے رنگ کے دیئے جل رہے تھے۔ وہاں ایک
نوجوان سویا ہوا تھا۔ اس نے بھی نچلے حصے پر سرخ
کپڑا باندھ رکھا تھا اور اس کے سر پر بھی پگڑی نما

گول ٹوپی تھی جس پر سیاہ لکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس غار کی دیواروں پر پہلے غار کی طرح عجیب و غریب شیطانی نقش و نگار تھے ۔ ایک دیوار پر اسی طرح کے ہتھیار تھے جیسے مکاشا پجاری کے غار میں تھے۔ یہ ہتھیار بھی خون سے بھرے ہوئے تھے اور ان پر لگا خون بھی خشک ہو کر سیاہ ہو چکا تھا۔ ٹارزن نے غور سے دیکھا تو وہ ہتھیار اسے پتھر کے بنے نظر آئے ۔ جبکہ پہلے غار میں موجود ہتھیار فولاد کے تھے ۔ اس غار میں بھی ایک سیاہ صندوقچہ موجود تھا۔ جو کھلا ہوا تھا۔ ٹارزن نے اس صندوقچے میں ایک بندر کا چھوٹا سا پتلا پڑا دیکھا۔ جب ٹارزن نے اس پتلے کو غور سے دیکھا تو ایک مرتبہ پھر وہ چونک پڑا کیونکہ وہ پتلا اس کے دوست بندر منکو کا تھا۔

ٹارزن کچھ دیر اس غار میں رکا ان ساری چیز کو دیکھتا رہا پھر وہ پلٹ کر واپس غار سے باہر نکل گیا۔ اس کے غار سے باہر نکلتے ہی غار کے دہانے پر پتھر آن پڑا۔

" شاباش، اسی طرح احتیاط کے ساتھ تیسرے غار

میں جاؤ"۔ آکو بابا نے خوش ہو کر کہا۔ ٹارزن ان کی ہدایات پر عمل کرتا ہوا تیسرے اور پھر چوتھے غار میں گیا۔ چاروں غاروں کی مشابہت ایک جیسی تھی۔ مگر پہلے غار میں زرد روشنی تھی، دوسرے میں نیلی، تیسرے میں سرخ اور چوتھے غار میں سبز رنگ کی روشنی والے دیئے جل رہے تھے ۔ اسی طرح پہلے غار میں ٹارزن کو ایک سیاہ صندوقچے میں اپنا مٹی کا پتلا نظر آیا تھا دوسرے غار کے صندوقچے میں اس نے منکو کا پتلا دیکھا تھا۔ تیسرے میں کالوشیر کا اور چوتھے غار کے سیاہ صندوقچے میں اسے مکھنا ہاتھی کا پتلا پڑا نظر آیا۔

پہلے غار میں موجود خون آلود ہتھیار فولاد کے تھے، دوسرے میں پتھر کے، تیسرے غار میں لکڑی کے ہتھیار تھے جبکہ چوتھے غار میں موجود ہتھیار شیشے کے بنے ہوئے تھے ۔

" سب کچھ یاد ہے ناں تمہیں"۔ آکو بابا نے ٹارزن کو چوتھے غار سے بحفاظت نکلتے دیکھ کر جلدی سے مگر دھیمے لہجے میں پوچھا۔ جواب میں ٹارزن نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے میرا ہاتھ پکڑو۔ اب ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے اسے ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔

"تاکار آ رہا ہے۔ اوہ، اسی لئے یہاں اندھیرا چھا رہا ہے"۔ آواز سن کر مہابجاری نے چونکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز سنائی دی اور مہابجاری کو اپنے سامنے ایک دبلا پتلا مگر بے حد لمبا سایہ سا دکھائی دیا۔

"کالے شیطان کا پجاری تاکار، کالے شیطان کی خدمت میں آداب پیش کرتا ہے"۔ اچانک ایک گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مہابجاری نے تمہارا آداب قبول کیا۔ کیوں آئے ہو تاکار"۔ مہابجاری نے بھی کرختگی سے کہا۔

"میں تمہارے لئے چھوٹے شیطان کا پیغام لایا ہوں مہلپجاری"۔ تاکار نے کہا۔

"کیا پیغام ہے"۔ مہلپجاری نے پوچھا۔

"چھوٹے شیطان نے کہا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تمہیں جلد سے جلد موت کے جزیرے پر نیلے شیطان لے آنے چاہئیں۔ نیلے شیطانوں کے ساتھ مل کر تمہیں جلد سے جلد چھوٹے شیطان کے منصوبے پر عمل شروع کر دینا چاہئے ۔ جس مقصد کے لئے چھوٹے شیطان نے تمہیں اپنی ساری طاقتیں د رکھی ہیں۔ آقا چھوٹے شیطان کے مطابق اب تمہارے پاس صرف چھ ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ ان چھ ماہ میں تمہیں ہر صورت میں جزیرے کو نیلے شیطانوں سے آباد کرنا ہے"۔ تاکار نے درشت لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ چھوٹے شیطان سے جا کر کہو کہ چھ ماہ کا عرصہ بہت زیادہ ہے۔ میں اگلے ایک دو ماہ میں ہی موت کے جزیرے کو نیلے شیطانوں سے بھر دوں گا۔ میں نے نیلے شیطانوں کو موت کے جزیرے پر لانے کے لئے تمام انتظامات پورے کر لئے ہیں۔

میری پانچ خوفناک طاقتیں چند ہی روز میں اپنا کام شروع کر دیں گی اور دو ماہ کے مختصر عرصے میں ستر ہزار نیلے شیطانوں کو لا کر موت کے جزیرے کو بھر دیں گی"۔ مہلپجاری نے کہا۔

"بہت خوب، اگر ایسا ہو جائے تو تم جلد سے جلد چھوٹے شیطان کی جگہ لے لو گے اور چھوٹا شیطان ہمیشہ کے لئے مہا شیطان کا نائب بن کر اس کے پاس چلا جائے گا۔ تم چھوٹے شیطان کا درجہ حاصل کر کے آسانی سے اس ساری دنیا پر اپنا تسلط جما لو گے اور ساری دنیا کے انسان صرف اور صرف تمہارے غلام ہوں گے اور مجھ جیسی عظیم طاقتیں بھی تمہاری غلام بن جائیں گی"۔ تاکار نے کہا۔

"اس وقت کا تو مجھے بھی شدت سے انتظار ہے تاکار۔ میں ایک ہزار برس سے اس پاتال میں رہ رہا ہوں۔ مہا شیطان کی پوجا کرنے کے لئے اس کے سیاہ معبد یا پھر اپنے اس پاتال محل کے سوا میں کہیں آ جا نہیں سکتا۔ پاتال میں رہ رہ کر میں اکتا گیا ہوں۔ میں پاتال سے باہر اصل انسانی دنیا میں جانا چاہتا

ہوں۔ اس دور کی دنیا جو اب بے حد مہذب، جدید
اور انتہائی طاقتور ہو گئی ہے۔ میں اس نئی اور حیرت
انگیز دنیا کو دیکھنا چاہتا ہوں اور اس دنیا پر حکومت
کرنا چاہتا ہوں"۔ مہلپجاری کہتا چلا گیا۔

"تمہارے خواب کے شرمندہ تعبیر ہونے کا وقت آ
گیا ہے مہلپجاری۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ تم نے
موت کے جزیرے پر نیلے شیطانوں کو لانے کے تمام
انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ جیسے ہی تم جزیرے پر
ستر ہزار نیلے شیطانوں کو لاؤ گے۔ چھوٹا شیطان ان کو
لے مہا شیطان کی دنیا میں چلا جائے گا۔ اس کے حکم
پر جب نیلے شیطان مہا شیطان کے سامنے سر جھکائیں
گے تو مہا شیطان چھوٹے شیطان سے خوش ہو کر اسے
اپنا نائب بنا لے گا اور وہ جیسے ہی مہا شیطان کا
نائب بنے گا تمہیں خود بخود چھوٹے شیطان کا درجہ مل
جائے گا۔ پھر تم اس پاتال سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے
آزاد ہو جاؤ گے"۔ تاکار نے کہا۔

"ہاں، یہ تو ہے۔ میں اسی وقت کا ہی تو شدت
سے انتظار کر رہا ہوں"۔ مہلپجاری نے سر ہلا کر کہا۔

"مہلپجاری۔ میرا ایک مشورہ مانو گے"۔ چند لمحے
خاموش رہنے کے بعد اچانک تاکار نے کہا۔

"کیسا مشورہ"۔ مہلپجاری نے چونک کر پوچھا۔

"تم نیلے شیطانوں کو موت کے جزیرے میں لانے
کے لئے جن پانچ طاقتوں کو استعمال کر رہے ہو۔ کیا
ان پر تمہیں پورا اعتماد ہے"۔ تاکار نے پوچھا۔

"ہاں، کیوں"۔ مہلپجاری نے اور زیادہ چونکتے
ہوئے کہا۔

"دیکھ لو مہلپجاری۔ وہ پانچوں انسان ہیں اور تم
نے انہیں ایک لحاظ سے اپنی برابر کی طاقتیں دے
رکھی ہیں اور وہ ایک خاص وقت سے پہلے نہ ہلاک ہو
سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی انہیں کسی قسم کا نقصان پہنچا
سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو وہ جزیرے پر نیلے شیطانوں کو لا
کر خود ہی انہیں چھوٹے شیطان کے حوالے کر دیں اور
بجائے اس کے کہ تم چھوٹے شیطان کا درجہ حاصل
کرو وہ یہ کام کر کے چھوٹے شیطان کا درجہ حاصل کر
لیں اور چھوٹے شیطان کے محل پر قبضہ کر لیں۔ اگر
ایسا ہو گیا تو تم ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہ

سکو گے۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ تم ان پانچوں
طاقتوں کو پوری طرح اپنی نظر میں رکھو۔ ان کی ایک
ایک حرکت پر نظر رکھو۔ وہ جیسے ہی جزیرے پر
ہزار نیلے شیطانوں کی تعداد پوری کریں تم ان پانچوں
کو ایک ہی وقت میں اور ایک ساتھ غائب کرکے
ساتویں پاتال تک گہرے سیاہ کنویں میں پھینک دینا۔
اس سیاہ کنویں سے وہ کسی بھی طرح آزاد نہ ہو سکیں
گے اور جیسے ہی ان کی زندگی کی مدت پوری ہوگی وہ
وہیں مر کھپ جائیں گے"۔ تاکار نے کہا۔

" اوہ، ہاں ان پانچوں سے مجھے بھی خطرہ محسوس
ہونا شروع ہوگیا ہے۔ وہ چاروں یہی سمجھتے ہیں کہ وہ
مہا شیطان کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اگر انہیں
معلوم ہوگیا کہ یہ سارے کام وہ میرے یعنی
مہاپجاری کے لئے کر رہے ہیں تو ان کے ذہن واقعی
بدل سکتے ہیں اور وہ چھوٹے شیطان اور اس کے محل
پر قبضہ کرنے کے لئے خود ہی چھوٹے شیطان سے مل
کر اسے نیلے شیطانوں تک پہنچا سکتے ہیں"۔ مہاپجاری
نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔ تم ان پانچوں پر ہر
وقت نظر رکھو۔ جیسے ہی تم انہیں اپنے خلاف کام کرتا
پاؤ انہیں اٹھا کر سیاہ کنویں میں پھینک دینا تاکہ وہ
تمہارے راستے کی رکاوٹ نہ بن سکیں"۔ تاکار نے
کہا۔

" تمہارے اس مفید مشورے کا شکریہ تاکار۔ آج
کے بعد میں ہر وقت ان پر نظر رکھوں گا۔ میرے
پاس ہرناس جادو کا بڑا سیاہ موتی ہے میں اس موتی کو
روشن کرکے یہاں بیٹھ کر آسانی کے ساتھ ان پانچوں
پر نظر رکھ سکتا ہوں"۔ مہاپجاری نے کہا۔

" ٹھیک ہے اب میں جاتا ہوں"۔ تاکار نے کہا۔

اسی لمحے ایک بار پھر زناٹے دار آواز سنائی دی اور
مہاپجاری نے لمبے سائے کو اپنے سامنے سے غائب
ہوتے دیکھا۔ جیسے ہی سایہ غائب ہوا فانوس میں لگی
موم بتیاں خودبخود جل اٹھیں اور کمرہ یکدم تیز روشنی
میں نہا گیا۔

" تاکار بالکل صحیح کہہ رہا تھا۔ میں نے مکاشا پجاری
اور اس کے بیٹوں کو بڑی مشکلوں سے اپنے تابع بنایا

ہے۔ ان لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں وہ کب کیا کر دیں"۔ مہاپجاری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے ترشول کا ڈنڈا زمین پر مارا۔

"ہاشونا حاضر ہو"۔ مہاپجاری نے کرخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے جھماکا ہوا اور اس کے سامنے ایک سیاہ بھجنگ بونا آ نمودار ہوا۔ یہ عام سا بونا تھا جس کی شکل عام انسانوں جیسی تھی۔ اس کا سر گنجا تھا اور ناک قدرے لمبی تھی۔ اس بونے نے جسم کے نچلے حصے پر سیاہ رنگ کا زیرجامہ پہن رکھا تھا۔

"ہاشونا حاضر ہے آقا"۔ بونے نے رکوع کے بل جھک کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاشونا۔ سیاہ موتی لاؤ"۔ مہاپجاری نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ ہاشونا بونے نے کہا اور اسی وقت وہاں سے غائب ہو گیا۔ جیسے ہی وہ غائب ہوا اسی لمحے تیز گونج کی آواز پیدا ہوئی اور اچانک وہاں ساگنی آ نمودار ہوئی۔

"اوہ ساگنی تم، کہو کیا خبر لائی ہو"۔ ساگنی کو دیکھ

کر مہاپجاری نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آقا، شاکاتا نے بتایا ہے کہ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے ارادے واقعی خطرناک ہیں"۔ ساگنی نے کہا تو مہاپجاری بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا، کیا کہا تم نے"۔ مہاپجاری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آقا، آپ کے حکم کے مطابق شاکاتا نے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے ذہنوں میں جھانک کر دیکھا تھا۔ اس کے مطابق مکاشا پجاری کو اس بات کا علم ہے کہ آپ کون ہیں اور آپ کے کیا ارادے ہیں"۔ ساگنی نے کہا تو مہاپجاری بے اختیار تخت سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں یکلخت بے پناہ تشویش اور پریشانی کے سائے لہرانے لگے تھے۔

"اوہ، اوہ یہ تو بہت برا ہوا ہے۔ مکاشا پجاری کو اس بات کا پتہ ہے کہ وہ مہا شیطان کا نہیں بلکہ میرا یعنی مہاپجاری کا غلام ہے"۔ مہاپجاری نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں آقا، مکاشا پجاری کو اس بات کا بہت پہلے
سے پتہ تھا۔ وہ جان بوجھ کر آپ کا ساتھ دے رہا
ہے۔ اس کا ارادہ ہے کہ جیسے ہی وہ آپ کے
احکامات پر عمل کرتے ہوئے موت کے جزیرے پر
نیلے شیطانوں کو لائے گا تو وہ ان شیطانوں کو آپ کے
حوالے کرنے کی بجائے سیدھا لے جا کر چھوٹے شیطان
کے حوالے کر دے گا۔ اس طرح چھوٹا شیطان اس
سے خوش ہو کر اپنا مرتبہ اسے دے دے گا۔ وہ مہا
شیطان کا نائب بننے کے لئے ستر ہزار نیلے شیطانوں کو
لے کر مہا شیطان کے پاس چلا جائے گا اور اپنا تخت
و تاج مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے حوالے کر
جائے گا۔ اس طرح مکاشا پجاری جیسے ہی چھوٹے
شیطان کا درجہ حاصل کرے گا وہ آپ کو اسی وقت
فنا کر دے گا"۔ ساگنی کہتی چلی گئی اور اس کی بات
سن کر مہاپجاری کا چہرہ غیظ و غضب سے سرخ ہوتا
چلا گیا۔

" اوہ، اوہ اس بدبخت کی یہ جرأت۔ وہ مجھے
کرکے چھوٹا شیطان بننے کے خواب دیکھ رہا ہے۔

اس کو اور اس کے تینوں بیٹوں کو پاتال کے سب
سے گہرے سیاہ کنویں میں پھینک دوں گا۔ میں اسے
اور اس کے بیٹوں کو فنا کر دوں گا۔ ان کے ٹکڑے
ٹکڑے کر دوں گا"۔ مہاپجاری نے غصے سے گرجتے
ہوئے کہا۔

" آپ نے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو
مشروب حیات پلا رکھا ہے آقا۔ جس کی وجہ سے نہ
آپ انہیں فنا کر سکتے ہیں اور نہ ہی انہیں کسی قسم کا
کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اکیلے ہیں اور وہ چار۔
آپ نے اپنی ساری شیطانی طاقتیں ان چاروں میں
بانٹ رکھی ہیں جن کو استعمال کرکے وہ آپ کو
نقصان پہنچا سکتے ہیں اور ...." ساگنی نے جلدی سے
کہا۔

" نہیں، وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں ان چاروں
باپ بیٹوں کو اٹھا کر سیاہ کنویں میں پھینک دوں گا۔
جہاں وہ زندگی کی آخری سانسوں تک پڑے تڑپتے اور
سسکتے رہیں گے"۔ مہاپجاری نے انتہائی غضبناک لہجے
میں کہا۔

"اگر آپ نے ان کو سیاہ کنویں میں پھینک دیا تو
پھر آپ موت کے جزیرے پر نیلے شیطانوں کو کہاں
سے لائیں گے آقا۔ اس کام کے لئے آپ نے انہیں
کئی برسوں سے تیار کر رکھا ہے اور وہ اپنے مقصد میں
اس حد تک آگے بڑھ چکے ہیں کہ اب ان کے سوا
کوئی نیلے شیطانوں کو جزیرے پر نہیں لا سکتا"۔ ساگنی
نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"ہاں یہ بھی مسئلہ ہے۔ اب میں کیا کروں"۔
مہابجاری نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"آقا، ان چاروں کو زیر کرنے کا اب ایک ہی
طریقہ ہے"۔ اچانک ساگنی نے سوچتے ہوئے انداز میں
کہا۔

"وہ کیا۔ جلدی بتاؤ"۔ مہابجاری نے تیز لہجے میں
پوچھا۔

"اس وقت آپ کی جادوئی شیطانی طاقتیں برابر
برابر کی تعداد میں ان چاروں کے پاس ہیں۔ اگر کسی
طرح ان کی آدھی طاقتیں ختم کر دی جائیں تو وہ کسی
بھی صورت میں آپ کے خلاف سازش نہیں کر سکیں

گے"۔ ساگنی نے کہا۔

"اوہ ہاں، ان کی آدھی طاقتیں ختم ہو جائیں تو
میری طاقتیں ان سے بڑھ جائیں گی۔ پھر وہ واقعی
میرے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکیں گے۔ مگر
سوچنے کی بات یہ ہے کہ ان کی آدھی طاقتوں کا کس
طرح خاتمہ کیا جائے"۔ مہابجاری نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"اس کا بھی میرے پاس ایک طریقہ ہے آقا"۔
ساگنی نے کہا۔

"اوہ، بہت خوب۔ جلدی بتاؤ۔ اگر تم نے میری
پریشانی حل کر دی تو میں تمہیں بے بہا انعام و اکرام
دوں گا"۔ مہابجاری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ مجھے کامیاب ہونے کی صورت میں اپنے
ساتھ چھوٹے شیطان کے محل میں لے جائیں گے"۔
ساگنی نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں، وہاں میں تمہیں کنیز نہیں اپنی ملکہ بنا کر
لے جاؤں گا۔ تم بتاؤ جلدی کرو۔ ہم کس طرح ان
بدبختوں سے ان کی آدھی طاقتیں چھین سکتے ہیں"۔

مہاپجاری نے کہا تو ساگنی کی آنکھوں میں بے پناہ
مسرت کے دیئے جل اٹھے اور ساگنی مہاپجاری کو
ترکیب بتانا شروع ہو گئی۔ جسے سن کر مہاپجاری کا
چہرہ خوشی اور مسرت سے جگمگا اٹھا تھا۔

آکو بابا کے چہرے پر بے پناہ پریشانی نظر آ رہی
تھی۔ وہ غصے اور پریشانی کے عالم میں بار بار مٹھیاں
بھینچ رہے تھے ۔ اس وقت وہ اپنی جھونپڑی میں موجود
تھے ۔

آکو بابا نیلے جزیرے سے ٹارزن کو لے کر سیدھے
اپنی جھونپڑی میں آ گئے تھے ۔ اس وقت ٹارزن ان
کے سامنے بیٹھا تھا اور آکو بابا بھی چٹائی پر آنکھیں بند
کئے بیٹھے تھے ۔ انہوں نے واپسی سے لے کر اب
تک ٹارزن سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ انہیں اس
طرح آنکھیں بند کئے اور خاموش بیٹھے کافی دیر ہو گئی

تھی۔ ٹارزن ان کے آنکھیں کھولنے اور کچھ بولنے کا
انتظار کر رہا تھا۔ وہ آکو بابا سے بہت کچھ پوچھنا چاہتا
تھا۔

آکو بابا کافی دیر تک اسی طرح بیٹھے رہے۔ کبھی ان
کے چہرے پر پریشانی نظر آنے لگتی، کبھی وہ غصے میں
ہونٹ کاٹنے لگتے اور کبھی ان کا چہرہ بالکل پرسکون ہو
جاتا۔ ٹارزن غور سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

اچانک آکو بابا نے آنکھیں کھول دیں۔ اس وقت
ان کی آنکھیں بے حد سرخ ہو رہی تھیں۔ یوں لگ
رہا تھا جیسے جسم سے بہت سا خون ان کی آنکھوں میں
سمٹ آیا ہو۔

"ہاں ٹارزن بیٹا، اب مجھے بتاؤ تم نے مکاشا
پجاری، اتاشا، رگاشا اور ساگاشا کے غاروں میں کیا کیا
دیکھا تھا"۔ آکو بابا نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔
انہوں نے جو نام لئے تھے وہ ان انسانوں کے تھے
جن کے غاروں میں انہوں نے ٹارزن کو بھیجا تھا۔
ٹارزن آکو بابا کو ان غاروں میں موجود چیزوں کے
بارے میں بتانے لگا۔ آکو بابا بڑے غور اور انتہائی

توجہ سے ٹارزن کی تفصیل سن رہے تھے۔

"تمہیں اچھی طرح یاد ہے۔ تم نے جو تفصیل بتائی
ہے وہ بالکل ٹھیک ہے"۔ آکو بابا نے غور سے
ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں آکو بابا، میں نے جس غار میں جو دیکھا تھا
اس کے بارے میں، میں نے آپ کو پوری اور بالکل
صحیح تفصیل بتائی ہے"۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا
کر اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوں، اس کا مطلب ہے مکاشا پجاری کے غار
میں موجود ہتھیار فولادی ہیں، اتاشا کے غار میں پتھر
کے ہتھیار ہیں، رگاشا کے لکڑی کے اور ساگاشا کے غار
میں موجود ہتھیار شیشے کے ہیں اور انہی ناموں کی
ترتیب کے حساب سے پہلے غار میں تمہارا پتلا موجود
ہے، دوسرے غار میں منکو کا، تیسرے میں کالوشیر اور
چوتھے غار میں موجود صندوقچے میں مکھنا ہاتھی کا پتلا
موجود ہے"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"بہرحال حالات اس وقت تمہارے مفاد میں جا

رہے ہیں ٹارزن بیٹا"۔ آکو بابا نے پرخیال انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آکو بابا، میں ابھی تک نہیں سمجھ پایا۔ وہ سب کیا تھا۔ آپ مجھے اس موت کے جزیرے پر کیوں لے گئے تھے ۔ وہ چار انسان کون تھے جن کے غاروں میں آپ نے مجھے بھیجا تھا اور وہ عفریت۔ اس کے علاوہ میں نے وہاں سیاہ لکڑیوں پر ہزاروں انسانی کھوپڑیاں ٹنگی ہوئی دیکھی تھیں"۔ ٹارزن سے رہا نہ گیا تو بول ہی پڑا۔

"بتاتا ہوں۔ سب بتاتا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا۔

"کیا یہ کوئی شیطانی چکر ہے آکو بابا"۔ ٹارزن نے پھر پوچھا۔

"ہاں، سارے کا سارا چکر شیطانی ہے اور یہ سارا چکر ایک مہاپجاری چلا رہا ہے جس کا نام کارش ہے"۔ آکو بابا نے بتایا تو ٹارزن چونک پڑا۔

"جادوگر پجاری "۔ ٹارزن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں، سینکڑوں سال پہلے یہاں سے ہزاروں میل دور ایک ملک ہوا کرتا تھا جس کا نام شبستان تھا۔

اس ملک پر ایک نیک اور رحمدل بادشاہ حکومت کیا کرتا تھا۔ اس بادشاہ کا نام شہریار تھا۔ شہریار بادشاہ کے دور میں اس قدر امن و امان تھا کہ شیر اور بکری ایک ہی گھاٹ پانی پیتے تھے ۔

بادشاہ شہریار کی ایک بیٹی تھی شہزادی مارسا۔ اس وقت شہزادی مارسا دنیا کی حسین ترین شہزادیوں میں شمار ہوتی تھی۔ جب وہ جوان ہوئی تو اس کے لئے دور دراز سے بادشاہوں، وزیرزادوں، سپہ سالاروں اور راجاؤں مہاراجاؤں کے رشتے آنے لگے ۔ لیکن شہزادی مارسا کسی خوبصورت اور نیکدل شہزادے سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کا ہونے والا شوہر بے حد بہادر، انتہائی عقلمند اور طاقتور ہو اور وہ اسی شہزادے سے شادی کرے گی جو اس کی تین شرطیں پوری کرے گا۔ اس کی شرطیں، بہادری، عقلمندی اور طاقت کو پرکھنے پر مبنی ہوں گی۔

شہزادی مارسا چونکہ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی اس لئے انہوں نے اس کی بات مان لی اور پوری دنیا کے شہزادوں کو اس بات کی خبر دے دی۔

بہت سے ملکوں کے شہزادے بھی شہزادی مارسا کو پسند کرتے تھے اور اس سے شادی کرنا چاہتے تھے ۔ اعلان سن کر بہت سے شہزادے قسمت آزمائی کے لئے وہاں پہنچ گئے ۔

شہزادی مارسا کی شرطیں جب ان کے سامنے بیان کی گئیں تو وہ سب کے سب کان دبا کر وہاں سے بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے ۔ ان میں سے ایک شہزادہ وہاں رکا تھا جس نے شہزادی مارسا کی شرطیں پوری کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ آگو بابا یہ سب بتا کر خاموش ہو گئے ۔ ٹارزن حیرت بھری نظروں سے آگو بابا کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ آگو بابا کو ماگار قبیلے کے وحشیوں کی گمشدگی کا بتانا چاہتا تھا اور ان سے یہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ اسے موت کے جزیرے پر کیوں لے گئے تھے ۔ وہاں کا اسرار کیا تھا۔ انہوں نے ٹارزن کو وہاں جو کچھ دکھایا تھا اس کا کیا مقصد تھا۔ مگر آگو بابا وہ سب بتانے کی بجائے اسے پرانے زمانے کی کہانی سنانا شروع ہو گئے تھے ۔ آگو بابا نجانے اسے کیا بتانا چاہتے تھے اس لئے ٹارزن خاموشی اور پوری

توجہ سے ان سے کہانی سن رہا تھا۔

شہزادی مارسا نے جو تین شرطیں رکھی تھیں۔ ان میں ایک شرط کے مطابق شہزادے کو ایک اندھیرے غار میں سات روز تک بھوکا پیاسا رہنا تھا۔ اگر وہ سات روز اندھیرے غار میں بھوکا پیاسا اور تنہا گزار لیتا تو اس کی بہادری کی مثال ہوتی۔ عقلمندی کی شرط کے لئے شہزادے کو دس شہزادیوں میں سے اصل شہزادی مارسا کو پہچاننا تھا۔ ناکامی کی صورت میں شہزادے کو سو کوڑوں کی سزا دی جاتی۔ تیسری اور آخری شرط کے مطابق ایک شہزادے کو دو بھوکے اور خطرناک شیروں سے بغیر کسی ہتھیار کے مقابلہ کر کے انہیں ہلاک کرنا تھا۔ یہ شرطیں بے حد انوکھی، حیرت انگیز اور ناقابل عمل تھیں جس کی وجہ سے سوائے ایک شہزادے، شہزادہ کارش کے سوا سب ناراض اور غصہ ہو کر واپس چلے گئے تھے کہ بادشاہ اور اس کی بیٹی شہزادی مارسا نے ان کا مذاق اڑانے کے لئے انہیں یہاں بلایا تھا۔

شہزادہ کارش نے شہزادی مارسا کی تینوں شرطیں

اپنی ایک شرط منوا کر پوری کر دیں تھیں۔ اس نے اپنی شرط کے مطابق کہا تھا کہ وہ شہزادی مارسا کی شرطیں جیسے بھی پوری کرے اس سے کوئی یہ سوال نہیں کرے گا کہ اس نے وہ شرطیں کیسے پوری کیں۔ بادشاہ اور شہزادی مارسا کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ چنانچہ شہزادہ کارش نے سات روز بھوکے پیاسے رہ کر ایک چھوٹے اور اندھے غار میں بھی گزار دیئے اور پھر اس نے دس کنیزوں جو ایک جیسی اور تقریباً شہزادی مارسا سے ملتی جلتی تھیں میں سے اصلی شہزادی کو پہچان بھی لیا اور تیسری اور آخری شرط کے مطابق اس نے دو طاقتور، خوفناک اور بھوکے شیروں کا خالی ہاتھوں مقابلہ کرکے انہیں ہلاک بھی کر دیا۔ اس طرح اس نے شہزادی مارسا کی تینوں شرطیں پوری کر دیں۔

شہزادہ کارش چونکہ ایک تو شہزادہ تھا۔ دوسرے وہ انتہائی حسین تھا اور تیسرے اس نے شہزادی مارسا کی تینوں شرطیں پوری کر دیں تھیں اس لئے بادشاہ اور شہزادی اس سے بے حد خوش تھے اور بادشاہ نے

وعدے کے مطابق شہزادی مارسا کی اس سے شادی کر دی۔

اصل میں شہزادہ کارش ایک پجاری جادوگر تھا جس نے ایک نقلی شہزادے کا بھیس بدل رکھا تھا۔ وہ ایک بدشکل، خوفناک اور انتہائی بوڑھا جادوگر پجاری تھا۔ اس نے جادو کے زور سے نہ صرف خود کو ایک خوبصورت شہزادے کا روپ اختیار کر لیا بلکہ اس نے جادو کے زور سے ہی شہزادی مارسا کی تینوں شرائط بھی پوری کی تھیں۔ شہزادی مارسا سے شادی کرتے ہی وہ شہزادی مارسا کو لے کر وہاں سے غائب ہوگیا۔

شہزادہ کارش اور شہزادی مارسا کی اچانک اور پراسرار گمشدگی سے بادشاہ، ملکہ اور ملک شبستان کی رعایا حیران رہ گئے تھے۔ انہیں ہر جگہ تلاش کرایا گیا مگر نہ انہیں شہزادہ کارش کا پتہ چلا اور نہ ہی انہیں کہیں سے شہزادی مارسا کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکا۔ شہزادہ کارش نے اپنے جس ملک کا نام بتایا تھا وہ بھی ٹھیک تھا مگر وہاں کے بادشاہ کے بیٹے کا نام

شہزادہ کارش نہیں کچھ اور تھا۔

شہزادہ کارش جو اصل میں جادوگر پجاری تھا نے شہزادی مارسا کو دھوکے، فریب اور مکاری سے اپنایا تھا اور اس سے شادی کرنے کے لئے اس نے اپنے آقا چھوٹے شیطان سے اجازت بھی نہیں لی تھی جس کا چھوٹے شیطان جو خود بھی مہا جادوگر ہے کو بے حد غصہ تھا۔ مہاپجاری جیسے ہی شہزادی مارسا کو لے کر اپنے جادوئی محل میں پہنچا۔ اس کے آقا چھوٹے شیطان جادوگر پجاری نے اس کے محل پر حملہ کر دیا۔ وہ مہاپجاری سے نہ صرف شہزادی مارسا کو چھین کر لے جانے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی طاقتوں سے مہاپجاری کو ہمیشہ کے لئے پاتال میں قید کر دیا۔

چھوٹے شیطان جادوگر پجاری نے شہزادی مارسا کو پتھر کا بت بنا کر اپنے کالے محل میں قید کر دیا تھا۔ وہ اور مہاپجاری چونکہ شیطان کے پیروکار اور جادوگر تھے چونکہ جادوگر ایک دوسرے کی جان نہیں لے سکتے اس لئے مہاپجاری کارش پاتال محل میں قید ہو کر سوائے چیخنے چلانے اور رونے دھونے کے سوا کچھ

نہیں کر سکا تھا۔

مہاپجاری اب شہزادی مارسا کو اس صورت میں حاصل کر سکتا تھا کہ چھوٹا شیطان کسی طرح اسے اپنا مرتبہ دے دے اور خود مہا شیطان کا نائب بن کر ہمیشہ کے لئے اس کے پاس چلا جائے ۔ چنانچہ مہاپجاری نے مہا شیطان سے رابطہ کیا اور مہا شیطان سے التجا کی کہ اسے چھوٹے شیطان کی جگہ لینے کی اجازت دی جائے ۔ مہا شیطان نے اس کی بات مان لی اور مہاپجاری کو کہا کہ وہ ایک ہزار سال تک پاتال محل میں رہ کر اس کی پوجا کرے اور پاتال سے باہر نکلے بغیر ایک ایسا جزیرہ قائم کرے جہاں وہ ستر ہزار نیلے شیطانوں کو جمع کر سکے۔ جب جزیرے پر ستر ہزار نیلے شیطان جمع ہو جائیں تو وہ ان سب کو چھوٹے شیطان کے حوالے کر دے ۔ چھوٹا شیطان ان نیلے شیطانوں کو لے کر اس کے پاس آئے گا تو مہا شیطان اسے اپنا نائب بنا کر ہمیشہ کے لئے اپنے دربار میں رکھ لے گا اور چھوٹے شیطان کی جگہ خالی ہو جائے گی۔ اس طرح وہ چھوٹے شیطان کا رتبہ حاصل کر کے

نہ صرف اپنی شہزادی مارسا کو بھی دوبارہ اصل حالت میں لا سکتا ہے بلکہ وہ چاہے تو اپنی شیطانی طاقتوں سے پوری دنیا پر بھی راج کر سکتا ہے۔

مہاپجاری کارش نے مہا شیطان کی ساری باتیں مان لیں اور اس نے پاتال محل میں رہ کر باقاعدہ مہاشیطان کی پوجا کرنا شروع کر دی۔ اس نے ساتھ ساتھ اپنی جادوئی طاقتوں سے پاتال کی چند طاقتوں کو اپنے قبضے میں کیا اور ان کی مدد سے زمین پر سمندر میں موجود ایک جزیرے پر قبضہ کر لیا۔ اس جزیرے پر اس نے پوری طرح اپنا جادو پھیلا دیا تاکہ وہاں سے کوئی نیلا شیطان آنے کے بعد فرار نہ ہو سکے۔

ان شیطانی طاقتوں میں ایک نام سمونا کا ہے جو پاتال کی بدروح ہے۔ دوسری ساگنی ہے وہ بھی بدروح ہے۔ تیسرے نمبر پر ایک بونا ہے جس کا نام ہاشونا ہے ان تینوں کے ذریعے ہی مہاپجاری کارش نے اس جزیرے پر اپنا جادو پھیلایا تھا جہاں کی میں تمہیں سیر کرا کر لایا ہوں۔ سمونا نے مہاپجاری کے حکم پر دنیا کے چند انسانوں کو جادوئی لالچ دے کر

اس جزیرے پر بلا لیا۔ سمونا نے ان انسانوں کو مہاشیطان کا دھوکہ دے کر اور انہیں دنیاوی لالچ دے کر اس جزیرے پر رکھ لیا اور ان میں مہاپجاری کی بے پناہ شیطانی اور جادوئی طاقتیں بانٹ دیں۔

ان میں چار انسان تو جادوگر پجاری بن کر اس جزیرے پر رہنے لگے جبکہ ان میں سے ایک انسان جو ایک لڑکی تھی کو زیادہ شیطانی طاقتیں دینے کے لئے مہاپجاری کارش نے ایک سیاہ تابوت میں بند کر کے پاتال میں بھیج دیا۔

تم جن چار انسانوں کو دیکھ کر آئے ہو وہ چاروں باپ بیٹے ہیں۔ داڑھی والا دوسرے تین نوجوانوں کا باپ ہے۔ اس کا نام مکاشا پجاری ہے۔ جبکہ اس کے بیٹوں کے نام اتاشا، رگاشا اور ساگاشا ہیں۔ لڑکی جو مکاشا پجاری کی بیٹی ہے کا نام سابیرہ ہے۔

مکاشا پجاری اور اس کے تینوں بیٹوں کو ایک شیطانی عفریت جس کا نام شارگا ہے کو زندہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا جس کو زندہ کرنے کے لئے انہیں اپنی شیطانی طاقتوں سے ستر ہزار زندہ انسانوں کی بھینٹ

دینے کی ذمہ داری تھی۔

شارگا وہی عفریت ہے جسے میں نے تمہیں ایک معبد ہٹا کر دکھایا تھا۔ بہرحال نیلے شیطان اس وقت تک موت کے جزیرے پر نہیں آ سکتے جب تک مکاشا پجاری اپنے تینوں بیٹوں اور بیٹی کے ساتھ مل کر کام نہ کرے۔ شارگا اس نیلے جزیرے کا محافظ عفریت ہے۔ جو نیلے جزیرے پر آنے والے نیلے شیطانوں کو اس جزیرے پر روک سکتا ہے۔

مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے جادو کی طاقتیں حاصل کر کے بہت خوش تھے۔ انہوں نے فوری طور پر اپنا کام شروع کر دیا تھا یعنی شارگا کو زندہ کرنے کے لئے بے شمار انسانوں کو ایک ساتھ جنگلی قبیلوں، بستیوں اور قصبوں سے اٹھا لاتے تھے اور انہیں شارگا کے حوالے کر دیتے تھے۔ جو ان انسانوں کو گردنیں کاٹ کر سالم نگل جاتا تھا۔ کٹی ہوئی گردنوں کو مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے ان نیلی مکڑیوں کے آگے ڈال دیتے ہیں جو ان سروں کا سارا گوشت نوچ کر ان سروں کو کھوپڑیوں میں تبدیل کر دیتی ہیں اور پھر =

کھوپڑیاں میدان میں لگی سیاہ لکڑیوں پر ٹانگ دی جاتی ہیں۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے اپنی جادوئی طاقتوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ مہاپجاری کارش کا بھی کام کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی جادوگری کی طاقتوں میں اس قدر اضافہ ہو گیا کہ انہیں مہاپجاری کی اصل حقیقت اور اس کے منصوبے کا بھی علم ہو گیا۔ مکاشا پجاری نے فیصلہ کیا کہ وہ مہاپجاری کا صرف دکھاوے کے طور پر کام کرے گا۔ جب وہ مہاپجاری کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے موت کے جزیرے پر ستر ہزار نیلے شیطانوں کو جمع کر لے گا تو وہ انہیں خود چھوٹے شیطان کے پاس لے جائے گا اور کارش مہاپجاری کو چھوٹے شیطان کی جگہ نہیں حاصل کرنے دے گا۔ بلکہ وہ خود چھوٹا شیطان بن کر اس کے محل پر قبضہ کر لے گا اور پھر وہ اپنی طاقتوں سے پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا۔

مکاشا پجاری کے ارادوں کی کارش یعنی مہاپجاری کو

بھی خبر ہو چکی ہے۔ اس لئے اس نے خفیہ طور پر
مکاشا پجاری اس کے بیٹوں اور اس کی بیٹی سابرہ پر
نظر رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس نے اپنی شیطانی
طاقت ساگنی کے مشورے پر عمل کرنے کے لئے مکاشا
پجاری اور اس کے بیٹی بیٹوں سے اپنی آدھی طاقت
واپس حاصل کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔

ان کے منصوبے کے مطابق وہ مکاشا پجاری اور
اس کے بیٹوں کو تمہارے، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی
کے مقابلے پر لانا چاہتا ہے۔ مہاپجاری کو معلوم ہے
کہ دنیا میں ایک ہی انسان ہے جو ان پجاریوں کا
مقابلہ کر سکتا ہے اور نیلے جزیرے کی تباہی کا باعث
بن سکتا ہے اور وہ صرف اور صرف تم ہو۔

نیلے شیطانوں کو موت کے جزیرے پر لے جانے
سے قبل وہ ان کو تمہارے مقابلے پر لائے گا۔ تمہارا
اور ان شیطانوں کا مقابلہ ہوگا۔ اس مقابلے میں
مہاپجاری کے مطابق انہیں تم سے شکست سے بھی
دوچار ہونا پڑے گا۔ ان کی تمہیں، منکو، کالوشیر اور
مکھنا ہاتھی کو مارنے کی سات کوششیں ناکام ہو گئیں تو

ان کی آدھی طاقتیں خود بخود ختم ہو کر واپس مہاپجاری
کے پاس چلی جائیں گی۔ جن کی مکاشا پجاری اور اس
کے بیٹی بیٹوں کو خبر تک نہ ہوگی۔ وہ جب موت
کے جزیرے پر ستر ہزار نیلے شیطانوں کو جمع کر لیں گے
تب مہاپجاری انہیں اٹھا کر ہمیشہ کے لئے ساتویں
پاتال تک گہرے سیاہ کنویں میں پھینک دے گا۔ اس
طرح مہاپجاری آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو
جائے گا۔

بیٹا ٹارزن یہ تو تھے ان کے حالات، واقعات اور
ان کے مقاصد۔ اب میں تمہیں دوسری باتوں کے
متعلق بتاتا ہوں کہ میں تمہیں نیلے جزیرے پر کیوں
لے گیا تھا۔ ماگارا قبیلے کے وحشی کہاں غائب ہو گئے
تھے اور ان پانچ پجاریوں کا تم کس طرح اور کیونکر
مقابلہ کر سکتے ہو۔ اس کے علاوہ یہ کہ میں نے
تمہیں ان کی غاروں میں موجود چیزوں کو غور سے
دیکھنے اور یاد رکھنے کا حکم کیوں دیا تھا اور تمہیں یہ
بھی بتاؤں گا کہ مکاشا پجاری کے غار میں تمہارا، اتاشا
کے غار میں منکو کا، رگاشا کے غار میں موجود سیاہ

صندوقچے میں کالوشیر اور ساگاشا کے غار میں موجود سیاہ
صندوقچے میں مکھنا ہاتھی کا پتلا کیوں موجود تھا"۔ یہ کہہ
کر آکو بابا خاموش ہو گئے۔

" ہاں آکو بابا، آپ نے یہ حیرت انگیز، پراسرار اور
ناقابل یقین کہانی سنا کر مجھے حیران کر دیا ہے۔ حیرت
اور تجسس سے میرا برا حال ہو رہا ہے۔ اس قدر
عجیب و غریب اور انوکھا شیطانی چکر میری زندگی کا
واقعی حیرت انگیز واقعہ ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" مجھے ان پجاریوں اور ان کے ارادوں پر بے حد
غصہ تھا۔ ان کا خاتمہ میں خود کرنا چاہتا تھا مگر مجھے
میرے بھائی یعنی بڑے بابا نے جب ساری حقیقت
بتائی تو میں خاموش ہو گیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہوا
کہ ان بدبختوں نے ماگارا قبیلے کے نوسو وحشیوں کو
اغوا کر کے انہیں شاگار کی بھینٹ چڑھا دیا ہے تو میرا
غصہ اور بڑھ گیا۔ میں نے فوری طور پر تمہیں بلا
بھیجا۔ مجھے اصل میں شیطانی علاقوں میں جانے کی
اجازت نہیں ہے۔ مگر میں نے بڑے بابا کی منت
سماجت کی تب انہوں نے مجھے صرف موت کے

جزیرے تک جانے کی اجازت دے دی اور کہا کہ
مکاشا پجاری اور ان کے بیٹوں کے غاروں میں، میں
ہرگز نہ جاؤں بلکہ روحانی طریقے سے ٹارزن کو اپنے
ساتھ لے جاؤں اور اسے غاروں میں بھیج کر غاروں
میں موجود چیزوں کے بارے میں پتہ لگواؤں۔ وہ
چونکہ مکمل طور پر شیطانی غاریں تھیں اس لئے ان
میں بڑے بابا بھی نہیں جھانکنا چاہتے تھے۔ بہرحال
تمہارے ذریعے وہاں کی تفصیل حاصل کر لی گئی ہے۔
تم نے غاروں میں موجود چیزوں کی جو تفصیل بتائی
ہے وہ بڑے بابا نے بھی سن لی ہے۔ کچھ دیر رکو میں
بڑے بابا سے بات کر لوں۔ پھر تمہیں باقی تفصیل
بتاتا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔ تب آکو بابا نے ایک بار پھر آنکھیں بند
کر لیں۔ چند لمحوں تک وہ آنکھیں بند کئے خاموش
رہے پھر انہوں نے آنکھیں کھولیں تو ان کا چہرے پر
سکون کے آثار تھے۔ پھر وہ ٹارزن کی طرف دیکھ کر
مسکرائے اور انہوں نے کہنا شروع کیا۔

" مہاپجاری اور چھوٹے شیطان کو اس بات کی غلط

فہمی ہے کہ مکاشا پجاری، اس کے بیٹوں اور بیٹی
سابیرہ نے مشروب حیات پی رکھا ہے جس کی وجہ سے
نہ انہیں ان کی مرضی کے بغیر موت آ سکتی ہے اور
نہ ہی انہیں کوئی زخمی کر سکتا ہے۔ جبکہ ایسی کوئی
بات نہیں ہے۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے۔ ہر ذی روح
کو ایک روز موت کا ذائقہ چکھنا پڑتا ہے۔

مہلبجاری، چھوٹا شیطان، مکاشا پجاری، اس کے بیٹے
اور بیٹی سابیرہ چونکہ انسان ہیں اس لئے یہ کیسے ممکن
ہے کہ وہ ہلاک نہ ہوں۔

مکاشا پجاری، اس کے تینوں بیٹے، اس کی بیٹی
سابیرہ، مہلبجاری اور چھوٹا شیطان ایک دن ضرور فنا
ہوں گے اور ان کی ہلاکت تمہارے ہاتھوں ہوگی
ٹارزن بیٹا۔ سب سے پہلے تمہیں مکاشا پجاری، اس
کے تینوں بیٹوں اتاشا، رگاشا اور ساگاشا کو ہلاک کرنا
ہوگا اور پھر ان کا موت کا جزیرہ ختم کرنا پڑے گا۔
جس کے ختم ہوتے ہی زمین کی سطح پر سے مہلبجاری
کا طلسم ٹوٹ جائے گا۔

مکاشا پجاری کے غار میں جو فولادی ہتھیار تم نے

دیکھے تھے ان میں سے ایک پرانا کلہاڑا اس کے بیٹے
اتاشا کی موت کا باعث بنے گا۔ اتاشا کے غار میں
ایک پرانا خنجر رگاشا کی موت ہے، رگاشا کے غار میں
موجود ہتھیاروں میں سے ایک تلوار اس کے تیسرے
بیٹے ساگاشا کی ہلاکت ہو سکتی ہے اور ساگاشا کے
ہتھیاروں میں سے ایک نیزہ مکاشا پجاری اور اس کی
بیٹی کو ہلاک کر سکتا ہے۔ تمہیں یہ سب ہتھیار حاصل
کرنے کے لئے ایک بار پھر موت کے جزیرے پر جانا
ہوگا۔ اس بار تم اپنی اصل حالت میں اس جزیرے
پر جاؤ گے اور اپنی عقلمندی، ذہانت اور جسمانی طاقت
کو استعمال کر کے ان پجاریوں کا خاتمہ کرو گے۔ اس
مقصد کے لئے تمہیں موت کے اس نیلے جزیرے میں
اپنے ساتھ منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو ساتھ لے جانا
پڑے گا۔

منکو کی موجودگی میں نیلے طلسم کا زہریلا پن تم میں
سے کسی پر اثرانداز نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس طلسم میں
بے شمار خامیاں ہیں۔ پہلی خامی اس طلسم کی یہ ہے
کہ اگر اس طلسم یعنی نیلے جزیرے میں اگر کوئی بندر

داخل ہو جائے تو اس کا زہریلا پن ایک لمحے میں ختم
ہو سکتا ہے۔ پھر وہاں جانے والا کوئی جاندار اس
طلسم کے زہریلے پن سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔ کالوشیر
طلسم کی دوسری خامی یعنی خاموشی کو ختم کر سکتا ہے۔
اگر وہ طلسم میں جا کر خوفناک آواز میں دھاڑنا شروع
کر دے تو جزیرے کا ماحول مجروح ہو جائے گا اور
جزیرہ بری طرح سے لرز اٹھے گا۔ اس کی لرزش اس
قدر تیز ہوگی کہ جزیرے کی زمین میں جگہ جگہ دراڑیں
آ جائیں گی اور سمندر کا پانی جگہ جگہ ان دراڑوں سے
جزیرے پر نکل آئے گا جس سے طلسم کی کئی جادوئی
طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور مکھنا ہاتھی جو جڑوں
سمیت درختوں کو اکھاڑ لینے کی طاقت رکھتا ہے اگر اس
جزیرے پر جا کر سات خاص درختوں کو جڑوں سمیت
اکھاڑ پھینکے اور تم ان درختوں کو ایک ساتھ آگ لگا دو
تو سارے کا سارا جنگل اس آگ کی لپیٹ میں آ جائے
گا جس سے اس جزیرے کی تباہی کو دنیا کی کوئی طاقت
نہیں روک سکے گی۔ اس طرح سارے کا سارا موت
کا جزیرہ ختم ہو جائے گا۔

مہاپجاری نے مکاشا پجاری، اس کے بیٹوں کو
تمہارا، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کے پتلے اسی لئے بنا
کر دے رکھے ہیں کہ وہ ان چاروں کو کسی بھی
صورت میں جزیرے میں داخل نہ ہونے دیں۔ اگر
ان میں سے کوئی بھی اس جزیرے میں داخل ہو جائے
تو وہ اپنی تمام تر طاقتیں استعمال کر کے فوری طور پر
اس کا خاتمہ کر دیں۔ اس کے لئے مکاشا پجاری کو
تمہیں ہلاک کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اتاشا کو
منکو کو ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کالوشیر کی موت
کی ذمہ داری رگاشا کی ہے اور مکھنا ہاتھی کو مارنے کی
طاقت ساگاشا کے پاس ہے۔ تم جیسے ہی اپنے
ساتھیوں کے ساتھ اس جزیرے میں داخل ہوگے ان
کے پاس موجود پتلے جادوئی طریقے سے زندہ ہو کر
انہیں بتا دیں گے کہ جزیرے پر کون آیا ہے اور وہ
کہاں ہے۔ اس لئے ٹارزن بیٹا جزیرے کو تباہ کرنے
سے پہلے تمہیں پہلے خود اس جزیرے پر جانا ہوگا اور
ان چاروں پجاریوں کو ہلاک کر کے سب سے پہلے تمہیں
اپنا اور اپنے ساتھیوں کے پتلے وہاں سے حاصل کرنا

پڑیں گے ۔ اگر تم پہلے ہی اپنے ساتھیوں کو وہاں لے گئے تو وہ چاروں پجاری آسانی سے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دیں گے ۔ اس جزیرے میں کیسے جانا ہے اور تمہیں کیا کرنا ہے اس کا طریق کار میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ تم میرے احکامات پر عمل کرو گے تو تمہیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔ البتہ تمہاری ذرا سی غلطی یا بھول تمہارے لئے نقصان کا باعث ضرور بن جائے گی"۔ آکو بابا نے پھر بات شروع کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو موت کے جزیرے پر جانے، مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے غاروں سے ہتھیار حاصل کرنے اور ان چاروں پجاریوں کو ہلاک کرنے کے طریق کار کے بارے میں بتانا شروع ہو گئے ۔ ٹارزن بڑے غور اور انتہائی توجہ سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

" آکو بابا آپ نے کہا تھا کہ ان کی ایک بیٹی بھی ہے سابیرہ۔ کیا اسے ہلاک نہیں کرنا۔ وہ بھی تو ان پجاریوں کی ساتھی ہے اور آپ نے بتایا تھا کہ وہ باپ بیٹوں سے زیادہ بڑی ساحرہ ہے"۔ آکو بابا کے

خاموش ہونے پر ٹارزن نے پوچھا۔

" سابیرہ اس جزیرے پر نہیں ہے وہ نیلے شیطانوں کو حاصل کرنے کے لئے پہلا مرحلہ سر کرنے جا چکی ہے۔ تمہیں ان باپ بیٹوں کو اس کی واپسی سے پہلے ختم کرنا ہوگا۔ جب تک وہ واپس آئے گی اس وقت تک تم مکاشا پجاری، اس کے بیٹوں کو بھی ہلاک کر چکے ہو گے اور موت کے جزیرے کا طلسم بھی ختم کر چکے ہوگے ۔ سابیرہ کو بعد میں دیکھ لیا جائے گا"۔ آکو بابا نے کہا۔

" اور شارگا، آپ نے اس کو ہلاک کرنے کا طریقہ نہیں بتایا۔ وہ تو انتہائی خوفناک اور طاقتور عفریت ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" شارگا کو بھی تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ہلاک کر سکتے ہو۔ تم، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی اگر ایک ساتھ اس عفریت پر حملہ آور ہو جائیں تو شارگا کی توجہ چار اطراف میں بٹ جائے گی وہ کسی طور تم سب کا مقابلہ نہ کر سکے گا"۔ آکو بابا نے کہا۔

" آکو بابا، یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ مکاشا پجاری

اور اس کے بیٹے قبیلے کے قبیلے کس طرح غائب کر کے
اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ پہلے جادو سے اردگرد
کے علاقوں کے تمام جانوروں پر نیند طاری کر دیتے
ہیں اور پھر سوئے ہوئے انسانوں کو جادو کے ذریعے
اٹھا کر شارگا کی بھینٹ بنانے کے لئے ان انسانوں کو
اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ان پر ایسا سحر کر دیتے
ہیں کہ وہ خود بخود نیند کی کیفیت میں شارگا کا لقمہ بننے
اس کے معبد میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن میری سمجھ
میں ایک بات نہیں آئی"۔ ٹارزن نے الجھے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"تم شاید ان مرنے والے دس وحشیوں کے
بارے میں جاننا چاہتے ہو کہ اگر مکاشا پجاری نوسو
زندہ افراد کو اپنے ساتھ لے جا سکتا ہے تو اسے اور
اس کے بیٹوں کو ان دس افراد کو ہلاک کرنے کی کیا
ضرورت تھی"۔ آکو بابا نے غور سے ٹارزن کی طرف
دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بابا جی۔ میں آپ سے یہی پوچھنا چاہتا تھا"۔
ٹارزن نے جلدی سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا کہ وہ سوئے ہوئے
انسانوں کو اپنے ساتھ غائب کر کے لے جانے کی
طاقت رکھتے ہیں۔ جس جگہ سے انہوں نے انسانوں کو
اپنے جادوئی عمل سے اغوا کرنا ہوتا ہے وہ پہلے اس
علاقے کے جانوروں پر اپنا جادو چلاتے ہیں تاکہ کوئی
جانور ان کو نہ دیکھ سکے اور نہ ہی کوئی ان کی راہ میں
رکاوٹ بن سکے۔ پھر وہ سب سے پہلے اس علاقے
میں زندہ انسانوں کو ہلاک کرتے ہیں اور پھر وہ سوئے
ہوئے انسانوں پر عمل کر کے ایک ساتھ ان کو غائب
کر کے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ ماگارا قبیلے کے جن
وحشیوں کی تم نے گڑھے میں لاشیں دیکھی تھیں وہ
پہرے داروں کی لاشیں تھیں۔ جو رات جاگ کر قبیلے
کی حفاظت پر مامور تھے۔ اس لئے انہوں نے جادو
چلا کر پہلے ان کا خاتمہ کیا اور پھر وہ سوئے ہوئے
وحشیوں کو لے کر وہاں سے غائب ہوگئے"۔ آکو بابا
نے بتایا تو ٹارزن نے سمجھ جانے والے انداز میں سر
ہلا دیا۔

"آکو بابا، آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ کارش یعنی

مہاپجاری خود بھی ان چار پجاریوں یعنی مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو میرے مقابلے پر لانا چاہتا ہے تاکہ وہ مجھے ہلاک کرنے کی کوشش میں اپنی آدھی طاقتیں ختم کر دیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

" اوہ ہاں، یہ بھی ہے۔ ٹھہرو اس سلسلے میں مجھے بڑے بابا سے بات کر لینے دو"۔ آگو بابا نے چونک کر کہا جیسے وہ واقعی یہ اہم بات بھول گئے ہوں۔ انہوں نے جلدی سے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ چند لمحے وہ خاموشی سے بڑے بابا سے باتیں کرتے رہے پھر انہوں نے آنکھیں کھول دیں۔

" بڑے بابا کا کہنا ہے کہ پہلے ان چاروں کو واقعی کوشش کر لینی چاہئے۔ ان کی آدھی طاقتیں ختم ہونے میں ہمارا زیادہ فائدہ ہوگا۔ وہ اور زیادہ آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے"۔ آگو بابا نے آنکھیں کھول کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وہ کیسے"۔ ٹارزن نے جلدی سے پوچھا۔

" وہ شارگا کو زندہ کر کے اس جنگل میں آئیں گے اور اپنی طاقتوں سے تمہیں، منکو، کالو شیر اور مکھنا ہاتھی

کو ہلاک کرنے کی کوششیں کریں گے۔ تم چاروں کو ان کی کوششیں ناکام بنانی ہیں۔ وہ تم چاروں کو ہلاک کرنے کی سات کوششیں کریں گے۔ جب ان کی ساتوں کوششیں ناکام ہو جائیں گی تو انہیں فوری طور پر واپس جزیرے پر جانا پڑ جائے گا۔ کیونکہ اگر انہوں نے آٹھویں کوشش کی تو ایک تو انہیں اپنی آدھی طاقتوں کے ختم ہونے کا علم ہو جائے گا دوسرے ان کی وہ طاقتیں بھی بے کار ہو جائیں گی جن کی مدد سے وہ نیلے شیطانوں کو موت کے جزیرے پر لا سکتے ہیں۔ مہا پجاری کارش انہیں زبردستی سات کوششیں ناکام ہونے کی صورت میں واپس موت کے جزیرے پر لے جانے پر مجبور کر دے گا"۔ آگو بابا نے کہا۔

" وہ جو سات کوششیں کریں گے وہ جادوئی ہوں گی۔ میرا مطلب ہے کیا وہ ہمیں اپنی جادوئی طاقتوں سے ہلاک کرنے کی کوششیں کریں گے"۔ ٹارزن نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہاں، ان کی کوششیں جادوئی بھی ہوں گی اور وہ

دوسرے طریقوں سے بھی تمہیں ہلاک کرنے کی
کوشش کریں گے"۔ آکو بابا نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"کیا آپ مجھے ان کی ان کوششوں کے بارے میں
کچھ بتا سکتے ہیں آکو بابا"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں یہ بات نہ مجھے معلوم ہے اور نہ بڑے بابا
کو۔ لیکن بہرحال ان کے جادوئی حملوں سے بچنے کے
لئے میں تم چاروں پر دم کر دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے
تم پر جادوئی منتر پڑھ کر تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش
کی تو تم اور تمہارے ساتھی اس سے محفوظ رہو گے"۔
آکو بابا نے کہا تو ٹارزن کے چہرے پر قدرے سکون آ
گیا۔

"وہ شارگا کو بھی یہاں لا رہے ہیں۔ ایسا نہیں ہو
سکتا کہ ہم اس عفریت کا یہیں خاتمہ کر دیں"۔
ٹارزن نے پوچھا۔

"ہاں، یہ زیادہ مناسب رہے گا۔ نیلے جزیرے کی
نسبت شارگا کی طاقت یہاں قدرے کم ہوگی۔ اس کا
تم چاروں یہیں خاتمہ کر دینا۔ اس کو ہلاک کرنے کی

ترکیب تو میں تمہیں بتا ہی چکا ہوں"۔ آکو بابا نے کہا
تو ٹارزن نے سر ہلا دیا۔ پھر اچانک جیسے اسے کوئی
خیال آیا۔

"اوہ، آکو بابا۔ آپ نے کہا تھا کہ مکاشا پجاری اور
اس کے بیٹے جب تک ستر ہزار انسانوں کی بھینٹ
شارگا کو نہیں دیں گے اس وقت تک شارگا زندہ نہیں
ہوگا اور آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ ابھی شارگا کو
سات سو افراد کی بھینٹ دینا باقی ہے۔ اس کا مطلب
ہے کہ سات سو افراد کی بھینٹ لینے کے لئے مکاشا
پجاری اور اس کے بیٹے پھر یہاں آئیں گے ۔ اور
......" ٹارزن نے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ تشویش
جھلک رہی تھی۔

"شارگا عفریت پوری طرح سے زندہ ہو چکا ہے۔
اب بس اس کا زمین سے نکلنے کا مرحلہ باقی ہے۔
مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے اسے زمین سے باہر لانے
کے لئے سات سو آدم خور انسانوں کی بھینٹ ضرور
دیں گے ۔ میں اس نظام اور ان کے طریقوں کو
نہیں روک سکتا۔ البتہ وہ اب اس جنگل کے کسی

قبیلے کو یہاں سے نہیں لے جا سکیں گے خواہ وہ پہلے
آدم خور قبیلہ ہی کیوں نہ رہا ہو۔ میں نے اس کا
انتظام کر دیا ہے۔ سات سو آدم خور انسانوں کی
بھینٹ لینے وہ پہلے کی طرح کسی دور دراز کے افریقی
جنگلوں میں جائیں گے اور ایسے انسانوں کا زندہ رہنا
ویسے بھی انسانیت پر ظلم ہوتا ہے جو اپنے جیسے
انسانوں کو مار کر کھا جاتے ہیں۔ تم ان کی فکر مت
کرو"۔ آکو بابا نے کہا۔

" اور بابا ایک آخری بات میں آپ سے اور پوچھنا
چاہتا ہوں"۔ ٹارزن نے پرسکون ہوتے ہوئے کہا۔

" پوچھ لو"۔ آکو بابا نے مسکرا کر کہا۔

" یہ نیلے شیطانوں کا کیا چکر ہے۔ وہ کون سے نیلے
شیطان ہیں جن کو مہابجاری، چھوٹا شیطان اور مکاشا
پجاری موت کے جزیرے پر جمع کرنا چاہتے ہیں"۔
ٹارزن نے کہا۔

" شیطان اور اس کے نمائندوں کے بے شمار طبقے
ہیں ٹارزن بیٹا۔ جو اپنے اپنے طور پر کام کر رہے ہیں
اور یہ بھی چونکہ شیطانی معاملات ہیں اس لئے تمہیں

اس میں الجھنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ آکو بابا
نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ آکو بابا
نے اس کے سامنے ساری باتیں کھول دی تھیں۔ اب
ٹارزن کے ذہن میں کوئی خلش یا الجھن باقی نہیں رہی
تھی۔

" اب تم جاؤ اور اپنے تینوں ساتھیوں کو میرے
پاس لے آؤ تاکہ میں ان پر دم کر دوں اور ہاں منکو
کو سمجھا دو میری غیرموجودگی میں وہ میری جھونپڑی میں
داخل ہونے کی کوشش نہ کیا کرے ۔ اس بار تو اسے
معاف کر دیا گیا ہے مگر آئندہ اس نے ایسی غلطی کی
تو اسے سخت سزا بھگتنا پڑے گی"۔ آکو بابا نے کہا تو
ٹارزن چونک پڑا۔ آخری بات آکو بابا نے جو کی تھی
وہ ٹارزن کو سمجھ نہ آئی تھی۔ آکو بابا نے یہ بات کہہ
کر اپنی آنکھیں موند لی تھیں جس کا مطلب تھا کہ وہ
اب عبادت میں مصروف ہونا چاہتے ہیں۔ ٹارزن
خاموشی سے اٹھا اور ان کی جھونپڑی سے باہر نکلتا چلا
گیا۔

مکاشا پجاری حیرت اور پریشانی سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ غار بدستور لرز رہا تھا اور تیز گونج پیدا ہو رہی تھی۔ مکاشا پجاری کو مسلسل احساس ہو رہا تھا جیسے اس کے علاوہ بھی وہاں کوئی موجود ہو۔ مگر وہ کون ہے اور کس حالت میں ہے اس کے بارے میں مکاشا پجاری کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح چیخ چیخ کر نادیدہ ہستی کو سامنے آنے کی دھمکیاں دیتا رہا۔ مگر جب کوئی اس کے سامنے نہ آیا تو اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انسانی کھوپڑی والی چھڑی کو زور زور سے جھٹکنا شروع کر دیا۔ چھڑی کے

سرے پر لگی چھوٹی سی کھوپڑی کی آنکھیں روشن ہو کر سرخ ہو گئیں۔

" سانگی، یہاں جو بھی موجود ہو اسے میرے سامنے لاؤ"۔ مکاشا پجاری نے کھوپڑی سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے چھڑی اوپر اٹھا دی۔

چھڑی کے سرے پر لگی ہوئی کھوپڑی چھڑی کے سرے پر چاروں طرف گھومنے لگی۔ اس اثناء میں غار کی لرزش کم ہونا شروع ہو گئی تھی اور گونج کی آواز بھی ختم ہوتی جا رہی تھی۔ گھومتی ہوئی کھوپڑی کی آنکھیں غار کے باہر جانے والے راستے کی طرف مڑ کر یکبارگی چمکیں پھر اس کی آنکھوں کی روشنی ختم ہوتی چلی گئی۔

" اوہ، یہ کیا۔ سانگی کی آنکھیں کیوں بجھ گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں میرے سوا کوئی نہیں ہے۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ غار کی لرزش، گونج اور میرا احساس جو کسی اور کی یہاں موجودگی کو ثابت کر رہا تھا وہ غلط کیسے ہو سکتا ہے"۔ مکاشا پجاری نے بری

طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" سانگی، سانگی تمہاری آنکھیں بجھ کیوں گئی ہیں۔ کون آیا تھا یہاں۔ مجھے بتاؤ۔ جلدی"۔ مکاشا پجاری نے چھڑی کو زور زور سے جھٹکے دیتے ہوئے کہا تو کھوپڑی کی آنکھیں پھر روشن ہو گئیں۔

" یہاں کوئی نہیں ہے مکاشا پجاری۔ میں نے ہر طرف دیکھ لیا ہے"۔ اچانک کھوپڑی کے منہ سے چیختی ہوئی آواز نکلی۔

" اوہ۔ تو پھر غار کیوں لرزا تھا اور وہ گونج کی آواز"۔ مکاشا پجاری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" معلوم نہیں، یہاں بہرحال کوئی نہیں ہے۔ تمہارے غار کا دہانہ بھی بند ہے"۔ کھوپڑی نے چیخ کر کہا اور اس کی آنکھیں ایک بار پھر بے نور ہو گئیں۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود یہاں کسی غیر مرئی ہستی کا وجود محسوس کیا تھا۔ پھر سانگی کیسے کہہ سکتی ہے کہ یہاں کوئی نہیں آیا تھا"۔ مکاشا پجاری نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ چاروں طرف ایک بار پھر غور سے دیکھنے لگا۔ اس

اثناء میں غار کی لرزش اور گونج بالکل ختم ہو چکی تھی۔

" اوہ، وہ اب یہاں نہیں ہے۔ مگر وہ پہلے تھا۔ کون تھا وہ، یہاں کون آ سکتا ہے۔ یہاں تو ایک طرف رہا موت کے جزیرے میں بھی دنیا کی کوئی ہستی میری اجازت کے بغیر دوسرا سانس نہیں لے سکتی۔ پھر ......" مکاشا پجاری حیرت اور پریشانی کے عالم میں بڑبڑانے لگا۔ اسی لمحے اچانک اس کے سامنے زمین پھٹی اور اچانک وہاں سے ایک نیلے رنگ کی چمگادڑ نکل کر باہر آ گئی۔ اسے دیکھ کر مکاشا پجاری بری طرح سے چونک اٹھا۔

" سمونا کے پاس جاؤ۔ سمونا تمہیں بلا رہی ہے"۔ چمگادڑ کے منہ سے چیختی ہوئی انسانی آواز نکلی اور یہ کہہ کر وہ دوبارہ زمین میں سما گئی اور اس کے زمین میں سماتے ہی زمین دوبارہ برابر ہو گئی۔

" سمونا، اوہ سمونا نے یقینی طور پر میرا پیغام مہاپجاری تک پہنچ دیا ہے اور وہ اس کا جواب لائی ہوگی"۔ مکاشا پجاری نے جلدی سے کہا۔ وہ تیزی سے

چبوترے سے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا غار سے باہر جانے والے راستے کی جانب چل پڑا۔ غار کے دہانے کے قریب جا کر اس نے اپنی چھڑی کا رخ پتھر کی جانب کیا تو اچانک دہانے پر پڑا ہوا پتھر وہاں سے غائب ہوگیا۔ مکاشا پجاری غار سے باہر آگیا۔ اس نے اپنے بیٹوں کے غاروں کی طرف دیکھا جہاں بدستور غار کے دہانے بند تھے ۔ اس نے اس وقت ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور خود ہی اس دلدل کی جانب چل پڑا جہاں اس نے سمونا کو بلایا تھا۔

دلدل کے قریب جیسے ہی وہ پہنچا اس نے ایک منتر پڑھ کر دلدل پر پھونک دیا۔

"میں آگیا ہوں سمونا"۔ مکاشا پجاری نے دلدل کی طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اس بار خود ہی دلدل سے نکلنے والا دھواں ختم ہوگیا تھا۔ پھر اس کا ابلنا بند ہوا اور پھر دلدل کا رنگ بدلنے لگا۔ دلدل کا رنگ پہلے زرد ہوگیا پھر سبز اور جب وہ بالکل خشک نظر آنے لگی تو ایک دھماکہ ہوا اور آگ کا ایک شعلہ سا وہاں پھیل گیا۔ آگ کا شعلہ ختم ہوا تو وہاں اسے

سمونا دکھائی دی جس کا آدھا جسم دلدل میں ہی تھا۔

"کہو سمونا، کیا خبر لائی ہو"۔ مکاشا پجاری نے سمونا کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"آقا نے سابرہ کو رہا کر دیا ہے۔ اگلے تین روز میں وہ تمہارے پاس ہوگی"۔ سمونا نے کہا تو مکاشا پجاری حیرت اور خوشی کے مارے بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک، کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔ کیا واقعی میری بیٹی سابرہ کو آقا نے کالے تابوت سے رہا کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے"۔ مکاشا پجاری نے خوشی سے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں نے آقا کے حکم سے سابرہ کو کالے تابوت سے نکال دیا ہے۔ اب وہ آقا کے حکم سے آب حیات کا غسل کرنے گئی ہے۔ تین روز بعد وہ خود بخود تمہارے پاس پہنچ جائے گی"۔ سمونا نے کہا۔

"اوہ، اوہ آج تم میرے لئے بہت بڑی خوشخبری لائی ہو سمونا۔ برسوں بعد میں اپنی بیٹی کو دیکھ سکوں گا"۔ مکاشا پجاری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں

کہا۔

" میری طرف سے آقا کا بہت بہت شکریہ ادا کرنا سمونا۔ آقا نے میری بات مان کر مجھے خوش کر دیا ہے۔ میں ان کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا"۔ مکاشا پجاری نے وفور جذبات سے کہا۔

" مکاشا پجاری، آقا نے تمہارے لئے ایک پیغام بھیجا ہے"۔ سمونا نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

" اوہ، کیا پیغام ہے جلدی بتاؤ"۔ مکاشا پجاری نے اسے سنجیدہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔

" آقا اور آقا کے آقا یعنی چھوٹے شیطان کا مقصد پورا ہونے کا وقت نزدیک آگیا ہے۔ اس لئے انہیں خطرہ ہے کہ ان کے مقصد کو روکنے کے لئے ان کے دشمن ضرور ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کریں گے۔ وہ تمہیں اور تمہارے بیٹوں کو تو نقصان نہیں پہنچا سکتے مگر اس جزیرے کے لئے وہ ضرور خطرے کا باعث بن سکتے ہیں۔ اس لئے آقا نے کہا ہے کہ تم اپنی بیٹی سابیرہ کو تو فوری طور پر نیلے شیطانی علاقے میں بھیج دو تاکہ وہ وہاں کے نیلے شیطانوں کو قابو کرنے کا عمل کر

سکے۔ تم اتنی دیر میں جزیرے اور آقاؤں کے دشمنوں کا خاتمہ کر دو تاکہ وہ ان کے اور موت کے جزیرے کے لئے کسی پریشانی کا سبب نہ بن سکیں۔ ویسے بھی سابیرہ کے پاس تم چاروں سے زیادہ طاقتیں ہیں۔ جب تک سابیرہ نیلے شیطانوں کو لے کر اس جزیرے پر نہیں آ جاتی اس وقت تک تم اس کے ساتھ نیلے شیطانوں کی وادی میں نہیں جا سکتے۔ اس کام میں سابیرہ کو کم از کم ایک ماہ لگ سکتا ہے۔ اس ایک ماہ میں اگر تم آقا کے دشمنوں کا خاتمہ کر دو تو تمہیں چھوٹے شیطان کی بھی کئی طاقتیں مل جائیں گی جن کی مدد سے تم وقت سے بہت پہلے نیلے شیطانوں کو اس جزیرے پر بہ نہایت آسانی سے لا سکتے ہو"۔ سمونا کہتی چلی گئی۔

" آقا اور آقا کے آقا کے دشمن۔ تم کن دشمنوں کی بات کر رہی ہو سمونا۔ کون ہیں وہ دشمن جو جادوئی اور طاقتور موت کے جزیرے کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں"۔ مکاشا پجاری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" وہی، جن کے بارے میں تم نے پوچھا تھا کہ

تمہیں ان کے بارے میں معلوم ہو جائے تو تم ان کو ایک لمحے میں نیست و نابود کر کے رکھ دو گے"۔ سمونا نے کہا۔

"ہاں، کہا تو تھا میں نے مگر تم نے کہا تھا کہ تمہیں ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"۔ مکاشا پجاری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چھوٹے شیطان نے آقا کو ان کے بارے میں بتا دیا ہے"۔ سمونا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ، تو پھر مجھے بتاؤ۔ کون ہیں وہ اور وہ کہاں رہتے ہیں۔ میں ابھی جا کر ان کا خاتمہ کر دیتا ہوں"۔ مکاشا پجاری نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"ان میں ایک انسان ہے جس کا نام ٹارزن ہے۔ دوسرے تین جانور ہیں۔ ایک بندر، ایک شیر اور ایک ہاتھی"۔ سمونا نے کہا اور پھر وہ مکاشا پجاری کو ٹارزن، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کے بارے میں بتانے لگی۔

"یہ وہی ہیں جن کے پتلے تم چاروں کو دیئے گئے ہیں۔ تمہیں ٹارزن کو ہلاک کرنا ہوگا۔ اتاشا بندر منکو

کو مارے گا۔ رگاشا کی ذمہ داری کالوشیر کو مارنے کی ہے اور ساگاشا مکھنا نامی ہاتھی کو ہلاک کرے گا۔ تم چاروں ابھی اور اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ اور ان چاروں کو ہلاک کرنے کی کوششیں شروع کر دو۔ ایک بات یاد رکھنا۔ اس انسان اور تینوں جانوروں پر تم الگ الگ اور صرف سات سات بار حملے کرو گے ۔ یہاں تک کہ اپنی مدد کے لئے اس جنگل میں تم شارگا عفریت کو بھی لے جا سکتے ہو۔ مگر سات سات حملوں سے زیادہ تم اپنی طاقتوں کا استعمال نہیں کرو گے ۔ اگر تم ٹارزن، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو اپنی سات سات کوششوں میں ہلاک کرنے میں کسی بھی طرح ناکام رہ جاؤ تو تم ان پر آٹھواں حملہ مت کرنا اور خاموشی سے واپس آ جانا۔ اگر تم میں سے کسی نے ان پر آٹھواں حملہ کرنے کی کوشش کی تو تمہاری ساری کی ساری شیطانی طاقتیں ختم ہو جائیں گی اور تم عام انسان بن کر رہ جاؤ گے"۔ سمونا نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سات، سات حملے ۔ ہونہہ، اس معمولی آدم زاد

ٹارزن اور بے ضرر جانوروں کی ہمارے سامنے کیا
حیثیت ہے جو وہ ہمارا ایک بھی وار برداشت کر
سکیں۔ میں اور میرے بیٹے ان کو چٹکیوں میں مچھروں
کی طرح مسل کر رکھ دیں گے"۔ مکاشا پجاری نے
جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نہیں جانتی۔ دشمن تمہارا ایک وار بھی
سہتے ہیں یا نہیں۔ لیکن بہرحال آقا نے جو حکم دیا تھا
وہ میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔ آگے تم نے کیا کرنا
ہے یہ تم جانو۔ ٹارزن اور ان جانوروں کو ہلاک
کرکے تمہیں ان کے سر کاٹ کر یہاں لانے ہیں"۔
سمونا نے کہا اور پھر وہ مکاشا پجاری سے مزید کوئی
بات کئے شعلہ بن کر وہاں سے غائب ہو گئی۔

"ہونہہ آقا ایک معمولی انسان اور حقیر جانوروں
سے خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں۔ اس انسان اور
ان جانوروں کی ہمارے سامنے بھلا کیا اوقات ہے۔ وہ
سب ہماری چٹکیوں کی مار ہیں"۔ مکاشا پجاری نے
بڑے غرور بھرے لہجے میں کہا۔

"آج تیسرا دن ہے۔ میں سات سو انسانوں کی

بھینٹ لا کر پہلے شارگا کو زندہ کرکے اسے اپنا تابع
کروں گا۔ اس کے بعد میں اپنے بیٹوں کو لے کر
ٹارزن کے جنگل میں اس کا اور اس کے ساتھیوں کا
خاتمہ کرنے چلا جاؤں گا۔ اس بار سات سو آدم خور
انسانوں کی آخری بھینٹ مجھے دینی ہے اور یہ آدم خور
وحشی ہمیں پہلے کی طرح افریقی جنگلوں میں ہی مل
سکتے ہیں۔ پہلے میں یہ کام کر لوں پھر ہم موت بن
کر ٹارزن کے جنگل میں چلے جائیں گے اور وہاں
موجود صرف ٹارزن کو ہی نہیں سارے کے سارے
قبیلوں اور اس جنگل کے تمام جانوروں کو ہلاک کر
دیں گے ۔ آقا کے سامنے میں ہزاروں انسانوں،
بندروں، شیروں اور ہاتھیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے
جانوروں کے سروں کا بھی ڈھیر لگا دوں گا"۔ مکاشا
پجاری نے خوفناک لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا
ہوا واپس غاروں کی طرف جانے لگا۔ تاکہ اپنے بیٹوں
کو جگا کر وہ پہلے آدم خور وحشیوں کی بھینٹ کا
بندوبست کر سکے اور شارگا عفریت اس کے تابع ہو
جائے ۔

ٹارزن آکو بابا کی جھونپڑی سے باہر نکلا تو سامنے موجود منکو اسے جھونپڑی سے نکلتے دیکھ کر بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئی تھیں۔ وہ پہلے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ٹارزن کی جانب دیکھتا رہا جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ وہ ٹارزن کو دیکھ رہا ہے پھر وہ تیزی سے بھاگتا ہوا ٹارزن کے قریب آگیا۔

"اوہ سردار تم، تم۔ کیا واقعی یہ تم ہی ہو"۔ منکو نے ٹارزن کے قریب آ کر حیرت اور خوشی کے ملے جلے انداز میں تقریباً چیخ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"ہاں، کیوں"۔ ٹارزن نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ، نہیں۔ میں ویسے ہی پوچھ رہا تھا"۔ منکو نے جلدی سے کہا۔

"منکو کیا تم آکو بابا کی جھونپڑی میں گئے تھے"۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ مم، میں۔ میں ...." منکو نے ہکلاتے ہوئے کہا اور ٹارزن کو ساری بات بتا دی۔

"ہونہہ، تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ آکو بابا کسی جانور کو اپنی جھونپڑی میں نہیں آنے دیتے ۔ وہ جھونپڑی ان کی عبادت گاہ ہے۔ اسی لئے تو آکو بابا نے کہا تھا کہ اس بار منکو کو معاف کر دیا گیا ہے اگر اگلی بار اس نے ایسی گستاخی کی تو اسے سخت سزا بھگتنا پڑے گی"۔ ٹارزن نے کہا تو منکو کے چہرے پر سے ہوائیاں اڑنے لگیں۔

"اوہ نہیں، مم۔ میں آئندہ بھولے سے بھی آکو بابا کی جھونپڑی میں جانے کی جرأت نہیں کروں گا"۔ منکو نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

" اچھا جاؤ اور جا کر کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو یہاں
بلا لاؤ"۔ ٹارزن نے کہا۔

" کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو۔ کیوں ان کو یہاں کیوں
بلا رہے ہو"۔ منکو نے چونک کر پوچھا۔

" بعد میں بتاؤں گا پہلے تم انہیں بلا لاؤ"۔ ٹارزن
نے کہا تو منکو سر ہلا کر جنگل کی طرف دوڑ گیا۔ سامنے
درختوں کے پاس بیٹھا وحشی مارگو حیرت بھری نظروں
سے ٹارزن کی جانب دیکھ رہا تھا۔ ٹارزن منکو کے
جانے کے بعد اس کی طرف بڑھ گیا۔

" میری طرف اس طرح حیرانی سے کیا دیکھ رہے
ہو مارگو"۔ ٹارزن نے اس کے قریب جاتے ہوئے
پوچھا۔

" کچھ نہیں سردار۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ تم آکو
بابا کی جھونپڑی سے آج پورے تین روز بعد باہر آئے
ہو۔ اس دوران نہ آکو بابا نے کھانے پینے کی چیزیں
منگانے کے لئے مجھے آواز دی تھی اور نہ تم جھونپڑی
سے باہر آئے تھے"۔ مارگو نے کہا تو اس کی بات سن
کر ٹارزن چونکے بغیر نہ رہ سکا۔

" تین روز بعد۔ کیا مطلب، کیا میں تین روز تک
آکو بابا کی جھونپڑی میں رہا ہوں"۔ ٹارزن نے انتہائی
حیرت زدہ انداز میں کہا۔

" ہاں سردار، تین روز اور دو راتوں سے تم آکو بابا
کے پاس تھے ۔ کیوں تمہیں اس بات کا پتہ نہیں"۔
مارگو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" اوہ ہاں، واقعی مجھے وقت گزرنے کا احساس ہی
نہیں ہوا تھا۔ اچھا ان باتوں کو چھوڑو اور مجھے کھانے
پینے کے لئے جنگل سے کچھ پھل اور ناریل لا دو۔ واقعی
اب شدید بھوک پیاس محسوس ہونا شروع ہو گئی
ہے"۔ ٹارزن نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔ اب وہ اسے
کیا بتاتا کہ وہ آکو بابا کے ساتھ کہاں گیا تھا جہاں
واقعی اسے تین دن اور دو راتیں گزرنے کا پتہ ہی نہ
چلا تھا۔ ٹارزن کے کہنے پر مارگو ایک طرف چلا گیا اور
ٹارزن اس درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ اس
کے ذہن میں ابھی تک آکو بابا کی بتائی ہوئیں باتیں
اور موت کے جزیرے کے خیالات گردش کر رہے
تھے ۔ عجیب اور انتہائی پیچیدہ شیطانی چکر تھا۔ جس

نے اس بار واقعی ٹارزن جیسے انسان کو بھی چکرا کر
رکھ دیا تھا۔ اگر آکو بابا اسے ساری حقیقت نہ بتا دیتے
تو وہ شاید کبھی نہ جان پاتا کہ ماگارا قبیلے کے وحشی
ایک ساتھ اتنی تعداد میں کہاں غائب ہو گئے تھے اور
وہ دس وحشیوں کی لاشیں جنہیں جادو سے ہلاک کیا گیا
تھا۔ انہیں کیوں اور کس نے ہلاک کیا تھا اس کے
بارے میں بھی اسے کچھ پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ اب
مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو وہ خود اپنی آنکھوں
سے دیکھ چکا تھا اور ان کے مقاصد بھی اس کے
سامنے آ چکے تھے ۔ اس لئے ٹارزن کی ساری پریشانی
ختم ہو گئی تھی۔

مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے اس جنگل میں اس
کا اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے آنے
والے تھے جن کے حملوں سے انہیں ہر حال میں بچنا
تھا۔ نجانے وہ ان پر کس طرح اور کس انداز میں وار
کرنے والے تھے ۔ اس کے بارے میں آکو بابا نے
بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔ ٹارزن کو اپنے سے زیادہ منکو،
کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کی فکر تھی۔ آکو بابا نے ان پر

دم کرنے کے لئے انہیں بلا تو لیا تھا کہ اگر ان چار
پجاریوں نے ان پر جادوئی حملے کئے تو وہ ان سے تو بچ
جائیں گے لیکن اسے منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کی
زیادہ فکر تھی کہ پتہ نہیں وہ ان پجاریوں کے واروں
سے بچ بھی سکیں گے یا نہیں۔ کیونکہ آکو بابا نے
ایک بات کی وضاحت کر دی تھی کہ ان چاروں
باپ بیٹوں کو ان کے مخصوص ہتھیاروں کے بغیر نہ
ہلاک کیا جا سکتا ہے اور نہ زخمی۔ اس لحاظ سے تو وہ
ان پر بے حد بھاری پڑ سکتے تھے اور وہ چاروں پجاری
ان چاروں کے لئے واقعی پریشانی کا باعث بن جائیں
گے اور ان کی یک طرفہ لڑائی میں جیت کے امکان
ان کے لئے زیادہ ہوں گے ۔ جبکہ ٹارزن اور اس
کے ساتھی صرف ان سے اپنا دفاع کرتے ہی رہ جائیں
گے ۔

"ہونہہ، جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔ مسلسل سوچ
سوچ کر ٹارزن تنگ آ گیا تو اس نے بے اختیار سر
جھٹک کر اپنے دماغ سے سارے خیالات نکال دیئے ۔
اسی وقت مارگو اس کے لئے پھل اور چند ناریل لے

آیا۔ ٹارزن کو واقعی بھوک ستا رہی تھی۔ اس نے پھل کھائے اور ناریل توڑ کر اس کا پانی پیا اور کچھ دیر سستانے کے لئے وہیں لیٹ گیا۔ منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو بلانے جنگل میں گیا ہوا تھا۔ اس کے آنے تک ٹارزن کچھ دیر آرام کرنا چاہتا تھا۔

مارگو نے درخت کے نیچے اپنے آرام کے لئے نرم نرم گھاس بچھا رکھی تھی۔ ٹارزن اس پر لیٹ گیا تو اس کی پلکیں بوجھل ہونا شروع ہو گئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند سو گیا۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی وہاں موجود تھے ۔ ان کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ کافی دیر سے وہاں موجود ہوں اور ٹارزن کے جاگنے کا انتظار کر رہے ہوں۔

"شکر ہے سردار تمہاری آنکھ کھلی ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم دو تین دن اسی طرح پڑے سوتے رہو گے"۔ منکو نے اسے جاگتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

"تم کب آئے تھے"۔ ٹارزن نے اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہم کافی دیر سے آئے بیٹھے ہیں۔ تمہیں سوتا دیکھ کر ہم نے تمہیں جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا"۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آگو بابا اندر ہی ہیں"۔ ٹارزن نے مارگو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تو جواب میں مارگو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہیں رکو میں آگو بابا سے مل کر آتا ہوں"۔ ٹارزن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اب کتنے دنوں بعد تمہارا واپس آنے کا ارادہ ہے سردار"۔ ٹارزن کو پھر آگو بابا کی جھونپڑی کی طرف جاتے دیکھ کر منکو نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"دو چار ہفتوں سے پہلے آ جاؤں گا"۔ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"دو چار ہفتے۔ ارے باپ رے۔ پھر تو ہم یہیں پڑے پڑے سوکھ جائیں گے"۔ منکو نے بوکھلا کر کہا تو ٹارزن ہنس پڑا اور آگو بابا کی جھونپڑی کے قریب چلا گیا۔

"آگو بابا، کیا میں اندر آ سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے آگو

بابا کی جھونپڑی کے دروازے کے قریب رک کر مؤدبانہ انداز میں کہا۔

" آ جاؤ"۔ اندر سے آکو بابا کی آواز سنائی دی تو ٹارزن پردہ ہٹا کر جھونپڑی میں چلا گیا۔ آکو بابا چٹائی پر بیٹھے تھے ۔ ٹارزن نے انہیں نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا تو آکو بابا نے مسکرا کر اس کے سلام کا جواب دیا۔

" میرے ساتھی آ گئے ہیں آکو بابا"۔ ٹارزن نے کہا۔

" میں جانتا ہوں۔ ادھر آؤ میرے سامنے بیٹھ جاؤ"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن ان کے سامنے نہایت عقیدت بھرے انداز میں بیٹھ گیا۔ آکو بابا نے کچھ پڑھ کر اس کے چہرے پر پھونک ماری۔ پھر انہوں نے چٹائی کے نیچے سے ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا موتی نکالا جو سیاہ رنگ کے دھاگے میں پرویا ہوا تھا۔ انہوں نے اس موتی کو ٹارزن کے گلے میں باندھ دیا۔ چٹائی کے نیچے سے انہوں نے اس طرح کے سیاہ دھاگوں میں پروئے ہوئے سرخ تین موتی اور نکالے

اور انہیں ٹارزن کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ اپنے ساتھیوں کے گلوں میں باندھ دو۔ ان موتیوں اور سیاہ دھاگوں پر میں نے دم کر دیا ہے۔ جب تک یہ موتی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے گلوں میں رہیں گے ان پر اور تم پر کوئی جادو اثر نہیں کرے گا"۔ آکو بابا نے سیاہ دھاگوں میں پروئے ہوئے سرخ موتی ٹارزن کو دیتے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے نہایت مؤدبانہ انداز میں ان سے موتی لے لئے ۔

" آکو بابا، وہ شیطان کب یہاں آئیں گے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

" وہ کسی بھی وقت یہاں آ سکتے ہیں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ آکو بابا نے کہا۔

" ہم ان شیطانوں کے جادو سے تو محفوظ رہیں گے مگر آپ نے کہا تھا کہ ہم میں سے کوئی ان کو ان کے مخصوص ہتھیاروں کے بغیر نہ ہلاک کر سکتا ہے اور نہ زخمی۔ ایسی صورتحال میں تو وہ ہمارے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں"۔ ٹارزن نے اپنے دل میں موجود خدشے کو آکو بابا کے سامنے لاتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو"۔ اس کی بات سن کر آگو بابا نے مسکرا کر کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں۔ میں ان کے جزیرے پر چلا جاؤں۔ ان کے ہتھیار حاصل کر کے میں وہیں کسی طرح ان کا خاتمہ کر دوں۔ آگو بابا مجھے اپنی فکر نہیں ہے۔ میں منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کے بارے میں فکرمند ہوں۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے شیطانی ذہن رکھتے ہیں اور شیطان مکاری، فریب اور دھوکے کا دوسرا نام ہے اگر انہوں نے دھوکے، فریب اور مکاری سے منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو"۔ ٹارزن نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو ہے۔ جب تم پر ان کا جادو نہیں چلے گا تو وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دھوکے اور فریب سے مارنے کی کوشش کریں گے ۔ وہ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ یہ واقعی مجھے بھی نہیں معلوم۔ تم سب کو ان کا ہمیں مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ان کی ناکامی ان کے

لئے خود مصیبت بن جائے گی"۔ آگو بابا نے کہا۔

"ہم ان پر حملہ کریں نہ کریں اس کا ان پر تو کوئی اثر ہونے والا نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں ان کے حملوں اور واروں سے صرف اپنا بچاؤ ہی کرنا ہوگا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"ہاں، اور اس کا بہترین حل یہ ہے کہ تم چاروں ایک ساتھ رہو۔ جب وہ لوگ آئیں تو وہ سب تمہاری نظروں کے سامنے رہیں۔ اس طرح تمہیں ان کی چالوں اور ارادوں کی بھی خبر ہوتی رہے گی۔ تم اپنے ساتھیوں کو ان کے واروں سے بچنے کی ہدایات بھی آسانی سے دے سکو گے"۔ آگو بابا نے کہا تو اس خیال سے ٹارزن کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اگر وہ میرے ساتھیوں پر کوئی حملہ کریں تو کیا ان کے واروں کو میں بھی روک سکتا ہوں"۔ ٹارزن نے جلدی سے کہا۔

"ہاں، اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم اپنے ساتھیوں کو اپنے ساتھ رکھو"۔ آگو بابا نے سر ہلا کر کہا۔

" ٹھیک ہے بابا۔ اس طرح واقعی میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی آسانی سے حفاظت کر لوں گا۔ ٹارزن نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو آکو بابا مسکرا دیئے ٹارزن نے ایک بار پھر آکو بابا کا شکریہ ادا کیا اور ان کی دعائیں لیتا ہوا ان کی جھونپڑی سے باہر آگیا۔ منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی باہر ہی اس کا انتظار کر رہے تھے ۔ ٹارزن نے سب سے پہلے ان کی گردنوں میں سیاہ دھاگے باندھے جن میں سرخ موتی پروئے ہوئے تھے ۔ پھر ان تینوں کو لے کر جنگل کی طرف چل دیا۔ منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی حیرت سے ایک دوسرے کے گلے میں بندھے ہوئے ان سرخ موتیوں اور سیاہ دھاگوں کو دیکھ رہے تھے ۔

" یہ کیا ہے سردار۔ آپ نے یہ سرخ موتی ہمارے گلے میں کیوں ڈالے ہیں"۔ کالوشیر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" میرے ساتھ چلو۔ سب کچھ بتا دوں گا میں تمہیں۔ اب تمہیں ہر وقت اور ہر لمحے میرے ساتھ ہی رہنا ہے"۔ ٹارزن نے کہا تو وہ حیرانی سے ٹارزن

اور پھر ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے ۔

ٹارزن ان تینوں کو لے کر اپنی جھونپڑی کے پاس آ گیا۔ اس نے ان کو وہ ساری باتیں بتا دیں جو اسے آکو بابا نے بتائی تھیں۔ ٹارزن سے اس قدر حیرت انگیز، انوکھی اور پراسرار شیطانی باتیں سن کر وہ تینوں حیرت زدہ رہ گئے تھے ۔

" ارے باپ رے۔ یہ تو واقعی شیطانی چکر ہے۔ کیا اس شیطانی چکروں میں ہم محفوظ رہ سکیں گے ۔ جب تم جیسا دلیر انسان ان خطرناک پجاریوں کو ان کے مخصوص ہتھیاروں کے بغیر ہلاک نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی طرح انہیں زخمی کیا جا سکتا ہے تو ہم ان کا کیا مقابلہ کریں گے ۔ وہ تو خالی ہاتھوں ہی ہماری بوٹیاں اڑا دیں گے"۔ ساری بات سن کر منکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جو کچھ بھی ہے ہمیں بہرحال اب ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان کے واروں سے بچنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" مگر کیسے سردار۔ ہم ان کے جادو سے تو آکو بابا

کے دیئے ہوئے ان سرخ موتیوں کی وجہ سے بچ جائیں گے ۔ لیکن اگر وہ تلواریں، نیزے اور دوسرے ہتھیار لے کر ہم پر چڑھ دوڑے تو"۔ منکو نے بدستور پریشانی کے عالم میں کہا۔

" تم ان کے قابو میں ہی مت آنا۔ جیسے ہی تم ان سے شدید خطرہ محسوس کرنا وہاں سے بھاگ پڑنا۔ وہ زیادہ سے زیادہ غصے میں آ کر تم پر ہتھیار کھینچ ماریں گے ۔ جن سے اگر تم بچ گئے تو ان کے وار خالی چلے جائیں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" اور وہ شارگا عفریت۔ تم نے اس کا جو حلیہ بتایا ہے اسے سن کر ہی خوف سے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ جب وہ سامنے آئے گا تو میرا کیا حال ہوگا"۔ منکو نے ڈرے لہجے میں کہا۔

" ہونا کیا ہے خوف سے تمہارا پیشاب نکل جائے گا۔ تم منکو بہادر جو ٹھہرے"۔ مکھنا ہاتھی نے اس پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر نہ صرف کالوشیر بلکہ ٹارزن بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ جبکہ منکو برے برے منہ بنانے لگا تھا۔

" اب میں اتنا بھی بزدل نہیں ہوں کہ اسے دیکھ کر خوف سے میرا پیشاب نکل جائے"۔ منکو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تو ٹارزن، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی پھر ہنس دیئے ۔

" اچھا مذاق چھوڑو۔ سنجیدہ ہو جاؤ۔ اس بار معاملہ ہماری توقع سے بڑھ کر سنگین اور خوفناک ہے۔ چار پراسرار اور جادوگر پجاری دشمن ہمیں ہلاک کرنے کے لئے یہاں آ رہے ہیں۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ جادو کے علاوہ ہم پر اور کس کس انداز میں وار کر سکتے ہیں اور ان کے واروں سے بچنے کے لئے ہم کیا کر سکتے ہیں"۔ ٹارزن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی سنجیدہ ہو گئے اور پھر وہ آپس میں نہایت سنجیدگی سے صلاح و مشورے کرنے لگے ۔

مہاپجاری کارش تخت پر بیٹھا کسی گہرے خیالوں
میں کھویا ہوا تھا۔ اس کے سامنے لکڑی کے چھوٹے
سے ستون پر ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا موتی پڑا تھا۔
سیاہ ہونے کے باوجود موتی بے حد چمکیلا تھا۔ اس میں
سے سفید رنگ کی روشنیاں پھوٹ رہی تھیں۔ موتی
سے کچھ فاصلے پر ساگنی ہاتھ باندھے ہنایت مؤدبانہ انداز
میں سر جھکائے کھڑی تھی۔ کمرے میں گہرا سکوت
طاری تھا۔

" ساگنی"۔ اچانک مہاپجاری نے کمرے کا سکوت
توڑتے ہوئے کہا۔

" آقا، حکم"۔ ساگنی نے انتہائی مؤدب لہجے میں کہا۔

" مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں نے ٹارزن کے
جنگل میں جانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ وہ خود کو اور اپنے
بیٹوں کو حد سے زیادہ طاقتور اور مغرور سمجھتا ہے۔ ان
کے پاس بے شمار جادوئی طاقتیں ہیں۔ ان طاقتوں
سے وہ ایک انسان تو کیا ہزاروں انسانوں کو ایک لمحے
میں جلا کر بھسم کر سکتے ہیں اور ان کے مقابلے میں
جنگل کے سینکڑوں جانور اور درندے بھی آ جائیں تو
وہ ان کو بھی ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں موت
کے گھاٹ اتار دیں گے۔ پھر ان کے سامنے اکیلے
ٹارزن یا ان تین جانوروں ایک بندر، ایک شیر اور
ایک ہاتھی کی کیا حیثیت ہے۔ سات سات وار تو کیا
وہ پہلے ہی واروں میں ان چاروں کا آسانی سے خاتمہ
کر دیں گے اور ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کے
خاتمے کا مطلب جانتی ہو تم"۔ مہاپجاری نے اس کی
جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" نہیں آقا، جو بات آقا جانتے ہیں وہ بات بھلا کنیز
کیسے جان سکتی ہے"۔ ساگنی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہونہہ، یہ حقیقت ہے کہ ٹارزن اور اس کے

ساتھی جانور موت کے جزیرے کی تباہی اور بربادی
کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ لیکن وہ بھی اس
صورت میں جب وہ چاروں ایک ساتھ موت کے
جزیرے پر پہنچ جائیں تب۔ مکاشا پجاری اور اس کے
بیٹوں نے مشروب حیات پی رکھا ہے جس کی وجہ سے
دنیا کا کوئی ہتھیار ان پر اثر ہنیں کر سکتا اور نہ ہی
کسی طریقے سے ان کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ وہ تو ہر
صورت میں محفوظ رہیں گے جبکہ ٹارزن اور اس کے
ساتھی یقینی طور پر ان کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔
ان کے ہلاک ہوتے ہی ان کی طاقتوں میں بے پناہ
اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ میں یہ کہوں تو غلط ہنیں ہوگا
کہ ان کی طاقتیں میری طاقتوں سے ہزاروں گنا بڑھ
جائیں گی۔ اس طرح تو وہ آسانی سے اپنے مقصد میں
کامیاب ہو جائیں گے اور میں کسی بھی طرح انہیں
سیاہ کنویں میں ہنیں پھینک سکوں گا"۔ مہابجاری
پریشان انداز میں کہتا چلا گیا۔

" اوہ، یہ بات تو میں نے بھی ہنیں سوچی تھی۔
واقعی آقا، مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو ٹارزن

کے مقابلے پر بھیج کر ہم الٹا انہیں اپنے خلاف زیادہ
طاقتور ہونے کا موقع دے رہے ہیں۔ ٹارزن اور اس
کے ساتھی جانور کسی بھی طرح ان کا مقابلہ ہنیں کر
سکیں گے"۔ ساگنی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" تو یہ بات تمہیں پہلے سوچنی چاہئے تھی۔ اب میں
ان کو پیغام بھی بھجوا چکا ہوں اور اب انہیں کسی
طرح روکا بھی ہنیں جا سکتا۔ اگر اب میں نے ان کو
روکنے کی کوشش کی تو الٹا میری آدھی طاقتیں سلب
ہو جائیں گی"۔ مہابجاری نے غصیلے اور پریشانی سے
بھرپور لہجے میں کہا۔

" غلطی ہو گئی آقا۔ مجھ سے واقعی بہت بڑی غلطی ہو
گئی ہے"۔ ساگنی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" غلطی ہونہہ، تم اسے صرف غلطی کا نام دے رہی
ہو۔ تم ہنیں سمجھ سکتیں۔ میں نے تمہارے مشورے
پر عمل کرکے خود کو کتنی بڑی مصیبت میں ڈال لیا
ہے"۔ مہابجاری نے غصے سے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" آقا، کیا میں کسی طرح ٹارزن اور اس کے
ساتھیوں کی مدد کر سکتی ہوں"۔ چند لمحے خاموش رہنے

کے بعد اچانک ساگنی نے کہا تو مہلاپجاری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب، کیا کہنا چاہتی ہو تم"۔ مہلاپجاری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن اور اس کے ساتھی جادو نہیں جانتے ہوں گے۔ جس کی وجہ سے وہ مکاشبا پجاری اور اس کے بیٹوں سے واقعی نقصان اٹھا سکتے ہیں اگر آپ مجھے حکم دیں تو میں درپردہ رہ کر ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر سکتی ہوں۔ وہ جو بھی وار کریں گے میں ان کے وار روکنے کی کوشش کروں گی۔ اس طرح میں ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کو بچا کر مکاشبا پجاری اور اس کے بیٹوں کے وار خالی جانے دوں گی۔ ان کے ساتوں وار خالی جائیں گے اور میری وجہ سے وہ ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کو موت کے گھاٹ نہ اتار سکیں گے تو ہم آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے"۔ ساگنی نے کہا تو مہلاپجاری سوچ میں ڈوب گیا۔

"اگر ان لوگوں کو تمہاری موجودگی کا احساس ہو گیا

تو"۔ مہلاپجاری نے سوچتے ہوئے کہا۔

"میں ان میں سے کسی کے بھی سامنے نہیں آؤں گی آقا اور میں احتیاط کے طور پر اپنے گرد سرخ روشنی کا ہالہ قائم کر لوں گی۔ جس کی وجہ سے وہ کسی بھی طرح نہ مجھے دیکھ سکیں گے اور نہ ہی میری موجودگی کو محسوس کر سکیں گے"۔ ساگنی نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"سوچ لو، اگر انہیں تمہارے بارے میں علم ہو گیا تو وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر تمہارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ تم میری اس وقت سب سے بڑی اور اہم طاقت ہو۔ اگر تم کسی بھی طرح ان کے قبضے میں چلی گئیں تو میرا وجود ہی ختم ہو جائے گا"۔ مہلاپجاری نے فکرمندی سے کہا۔

"میں جانتی ہوں آقا، اسی لئے تو میں کہہ رہی ہوں کہ میں کسی بھی طرح اور کسی بھی حالت میں ان کے سامنے نہیں آؤں گی اور نہ ہی ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کا پتہ چل سکے گا کہ درپردہ ان کی حفاظت کون کر رہا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر میں اس

بات کا خطرہ محسوس کروں کہ ان کو میری موجودگی کا پتہ چل گیا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ مجھے قابو کرنے کی کوئی کوشش کریں میں فوری طور پر واپس آپ کے پاس آ جاؤں گی۔ مجھے بھلا زمین سے نکلنے اور واپس زمین میں گھسنے میں کتنا وقت لگتا ہے"۔ ساگنی نے جلدی سے کہا۔

" تم نے عجیب دوہری مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ تمہاری بات مانوں تب بھی میرا نقصان ہوتا ہے اور نہ مانوں تب بھی"۔ مہاپجاری نے انتہائی پریشان انداز میں کہا۔

" آپ مجھ پر اعتماد رکھیں آقا۔ میں صرف اور صرف آپ کی خیر خواہ ہوں۔ میں کسی بھی صورت میں آپ کو مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے سامنے نیچا نہیں ہونے دوں گی۔ اگر اس کے باوجود مجھے ان سے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں اسی وقت یا تو فرار ہو کر آپ کے پاس آ جاؤں گی یا پھر خود کو فنا کر لوں گی"۔ ساگنی نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اگر تمہیں خود پر اتنا بھروسہ ہے تو

پھر جاؤ اور کوشش کر کے دیکھ لو۔ لیکن پتہ نہیں کیا بات ہے مجھے لگ رہا ہے جیسے میرے ختم ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ مجھے ہر طرف اپنی موت کے سائے رقص کرتے دکھائی دے رہے ہیں"۔ مہاپجاری نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ مایوسی اور شکستگی تھی۔

" اوہ نہیں آقا، آپ کو میرے ہوتے ہوئے اس قدر دلبرداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بس مجھے جانے کی اجازت دے دیں۔ مجھے یقین ہے میں سارے معاملات ٹھیک کر لوں گی"۔ ساگنی نے بڑے مضبوط اور پراعتماد انداز میں کہا۔

" جاؤ، اب جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں اور طاقتوں پر پورا بھروسہ ہے اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ تم کم از کم مجھے دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کرو گی"۔ مہاپجاری نے کہا۔

" سوال ہی پیدا نہیں ہوتا آقا۔ ساگنی آپ کو دھوکہ دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ اگر آپ کو میری ذات پر کسی قسم کا شک ہے تو میں مہاشیطان کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں آپ کو کبھی اور کسی

صورت میں بھی دھوکہ نہیں دوں گی اور نہ کبھی آپ
کے خلاف کسی کو کام کرنے کا موقع دوں گی"۔ ساگنی
نے کہا۔ اس کو قسم کھاتے دیکھ کر مہاپجاری کے
چہرے پر بے پناہ چمک آ گئی۔

"اوہ، تم نے خود ہی مہاشیطان کی قسم کھا کر
میرے سارے خدشات دور کر دیئے ہیں ساگنی۔ میں
تم سے بے حد خوش ہوں۔ جاؤ اب مجھے یقین ہو گیا
ہے کہ تمہاری ہر کوشش صرف اور صرف میرے
مفاد میں اور میری کامیابی کے لئے ہی ہوگی"۔
مہاپجاری نے کہا تو ساگنی بے اختیار مسکرانے لگی۔
پھر اس نے جھک کر مہاپجاری کو نہایت مؤدبانہ
انداز میں سلام کیا اور پھر اچانک وہاں سے غائب ہو
گئی۔

مکاشا پجاری اور اس کے تینوں بیٹوں نے افریقی
جنگلوں میں جا کر سات سو آدم خور وحشی کو اغوا
کرکے انہیں لا کر پہلے کی طرح شارگا کو بھینٹ دے
دی تھی۔ سات سو زندہ انسانوں کی بھینٹ لے کر وہ
انتہائی خوفناک اور نہایت زور زور سے دھاڑتا ہوا سیاہ
معبد سے نکل کر باہر آ گیا تھا۔ اس کا زمین میں دھنسا
ہوا وجود باہر آ گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ شارگا پوری طرح زمین سے نکلتا
مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں نے دوڑ کر اس کے
جسم کے سبز بال توڑ لئے تھے اور پھر انہوں نے

شارگا کو اپنے تابع کرنے کے لئے دوسرے عمل شروع کر دیئے۔ جادو کے زور سے انہوں نے میدان میں موجود تمام انسانی کھوپڑیوں کو ایک ساتھ آگ لگا دی تھی۔ جس سے نکلنے والے سیاہ دھویں نے پوری طرح سے شارگا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

تمام عمل پورے کرنے کے بعد جب شارگا پوری طرح ان کے تابع ہو گیا تو انہوں نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔ شارگا انتہائی خوفناک اور بھیانک شکل و صورت کا مالک تھا اس کا وجود بھی بے حد بڑا اور دیوقامت تھا۔ اس کے منہ سے ہر وقت خونخوار بھیڑیوں جیسی غراہٹ نکلتی رہتی تھی۔ اس کی آنکھیں بھی انتہائی سرخ اور خوفناک تھیں۔

شارگا عفریت کو اپنے تابع کر کے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے بے حد خوش تھے۔

مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو دوسری خوشی سابیرہ کے ملنے کی بھی تھی۔ سمونا نے وعدے کے مطابق سابیرہ کو بھی ان کے پاس واپس پہنچا دیا تھا۔ مکاشا پجاری اپنی بیٹی اور اس کے بیٹے اپنی بہن سے

مل کر بے حد خوش ہوئے تھے۔ لیکن نجانے کیا بات تھی سابیرہ ان سے مل کر ذرا بھی خوش نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ بس کچھ ہی دیر ان کے پاس رکی تھی پھر وہ نیلے شیطانوں کو قابو کرنے نیلی شیطانی دنیا میں چلی گئی تھی۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی مگر سابیرہ نے ان کی بات نہیں مانی تھی اور اچانک ان کے سامنے سے غائب ہو گئی تھی۔ جس کا انہیں افسوس ہو رہا تھا۔ مگر وہ اس بات سے خوش تھے کہ سابیرہ جتنی جلدی نیلے شیطانوں کو وہاں لائے گی وہ اتنی ہی جلدی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ پھر سابیرہ کون سا ہمیشہ کے لئے ان سے دور گئی تھی۔ اسے ہمیشہ اب ان کے ساتھ ہی رہنا تھا۔

"باپ، سابیرہ اپنے کام کے لئے چلی گئی ہے۔ میرا خیال ہے اب ہمیں بھی اپنا کام پورا کر لینا چاہئے"۔ اکاشا نے اپنے باپ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک پہاڑی علاقے میں ایک بڑی سی چٹان پر بیٹھے تھے۔ اس جگہ انہوں نے ایک سرخ رنگ کا

حصار بنا رکھا تھا تاکہ کوئی غیر مرئی طاقتیں ان کی باتیں نہ سن سکیں۔ اس وقت اصل میں وہ کھل کر مہاپجاری کے خلاف باتیں کر رہے تھے کہ وہ کس طرح مہاپجاری کو دھوکہ دے کر نیلے شیطانوں کو سیدھا لے جا کر خود چھوٹے شیطان کے حوالے کریں گے۔ تاکہ چھوٹا شیطان ان سے خوش ہو کر انہیں اپنا مقام دے دے۔ چھوٹے شیطان کا مقام حاصل کرتے ہی اور اس کے محل پر قبضہ کرتے ہی وہ مہاپجاری کو گرفتار کر کے سیاہ تابوت میں بند کر کے اسے ہمیشہ کے لئے غائب کر دیں گے اور چھوٹے شیطان کا رتبہ حاصل کر کے بہنایت آسانی کے ساتھ ساری دنیا پر قبضہ کر سکتے تھے۔

"ہاں، سابیرہ کا کوئی پتہ نہیں وہ کب واپس آ جائے۔ اس لئے ہمیں ٹارزن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے جلد سے جلد اپنا کام نپٹا لینا چاہئے"۔ مکاشا پجاری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر چلیں"۔ رگاشا نے کہا۔

"ہاں چلو"۔ مکاشا پجاری نے اٹھتے ہوئے کہا تو وہ

تینوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چٹانوں سے نیچے اترتے چلے گئے۔

"باپ، شارگا کا کیا کرنا ہے۔ کیا اسے بھی ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے"۔ ساگاشا نے پوچھا۔

"نہیں، شارگا کا اس جزیرے پر رہنا زیادہ ضروری ہے۔ سابیرہ اگر نیلے شیطانوں کو لے آئی تو ان کو جزیرے پر صرف شارگا ہی روکے رکھ سکتا ہے اور پھر ہمارے پاس شارگا کے بال ہیں۔ اول تو ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن اگر ہمیں اس کی ضرورت پڑ بھی گئی تو ہم اسے آواز دے کر اسی وقت بلا لیں گے۔ اس کے پاس جو طاقتیں ہیں ہماری آواز سنتے ہی وہ ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں ہمارے پاس پہنچ جائے گا"۔ مکاشا پجاری نے کہا تو ساگاشا نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

"باپ، تم نے کہا تھا کہ ہم وہاں صرف ٹارزن اور اس کے تین ساتھیوں کو نہیں بلکہ اس جنگل کے تمام انسانوں اور جانوروں کو ہلاک کر دیں گے۔ کیا اب بھی تمہارا یہی ارادہ ہے یا ہم صرف ٹارزن، بندر،

شیر اور ایک ہاتھی کو مار کر واپس آ جائیں گے۔
اتاشا نے پوچھا۔

"ٹارزن اور اس کے ساتھی خود تو ہمارے سامنے نہیں آئیں گے۔ جنگل میں ہمیں جا کر انہیں خود ہی ڈھونڈنا پڑے گا۔ ہمارے راستے میں جو بھی آئے گا ہم اس کا خاتمہ کرتے جائیں گے"۔ مکاشا پجاری نے کہا۔

"ہاں، یہ ٹھیک رہے گا۔ اگر سابیرہ ہمارے ساتھ ہوتی تو ہم اس کے ساتھ مل کر ٹارزن کے پورے جنگل میں تباہی و بربادی پھیلا کر ہی واپس آتے۔ اب اس کی واپسی کا ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں واقعی جلد سے جلد اپنے شکار ہلاک کرکے واپس آنا ہوگا"۔ اتاشا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

وہ پتھروں کے بنے ہوئے راستوں پر چلتے ہوئے ایک جگہ سمندر کے کنارے پر آ گئے ۔ مکاشا پجاری کے ہاتھ میں اس کی مخصوص چھڑی تھی جبکہ اس کے تینوں بیٹے خالی ہاتھ تھے ۔ مکاشا پجاری کے کہنے پر انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اسی لمحے انہیں ایک زوردار جھٹکا لگا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے

ان کے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو اور وہ ہوا کے دوش پر اڑتے چلے جا رہے ہوں۔

کافی دیر تک وہ خود کو اسی طرح ہوا میں اڑتے ہوئے محسوس کرتے رہے پھر ان کے پیر دوبارہ سخت اور ٹھوس زمین سے آلگے۔ جیسے ہی ان کے پیر سخت زمین سے لگے انہوں نے یکدم اپنی آنکھیں کھول دیں۔

"سردار، کہاں رہ گئے تمہارے پجاری دشمن۔ آج کئی روز ہو گئے ہیں مگر ان کا دور دور تک کوئی نام و نشان تک نظر نہیں آ رہا"۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ وہ چاروں ان دنوں ساتھ ساتھ رہ رہے تھے ۔ ٹارزن جہاں بھی جاتا ان کو آکو بابا کی ہدایات کے مطابق اپنے ساتھ لے جاتا تھا۔

اس وقت بھی وہ چاروں جنگل میں گھومتے پھر رہے تھے ۔ ٹارزن مکھنا ہاتھی پر سوار تھا جبکہ منکو جنگلی جانوروں پر اپنا رعب قائم کرنے کے لئے کالوشیر کی گردن پر سوار تھا۔

"آکو بابا نے کہا تھا کہ وہ لوگ یہاں ضرور آئیں گے۔ ان کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ آج نہیں تو کل وہ یہاں ضرور آئیں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"وہ جادوگر بھی ہیں۔ وہ کسی کشتی اور ہوا میں اڑنے والی مشین میں بیٹھ کر تو یہاں نہیں آئیں گے۔ موت کے جزیرے سے وہ اچانک غائب ہوں گے اور اچانک یہاں نمودار ہوں گے۔ لیکن وہ کہاں اور کس جگہ نمودار ہوں گے اس کا ہمیں کیسے پتہ چلے گا"۔ منکو نے ایک اور سوال کرتے ہوئے کہا۔

"وہ جہاں مرضی نمودار ہوں۔ ان کا مقصد یہاں صرف ہماری ہلاکت ہے۔ وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے خود ہی ہمارے سامنے آ جائیں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"فرض کرو سردار کسی وجہ سے وہ یہاں نہ آئے تو"۔ اچانک کالوشیر نے کہا تو ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔ میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آکو بابا نے کہا ہے کہ وہ لازمی یہاں آئیں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"اوہ ہاں، واقعی میرے ذہن سے یہ بات نکل گئی تھی"۔ کالوشیر نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے اچانک ٹارزن کی سماعت سے آگو بابا کی آواز ٹکرائی۔ ٹارزن نے جلدی سے مکھنا ہاتھی کو رکنے کا اشارہ کیا۔ جیسے ہی مکھنا ہاتھی رکا ٹارزن نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔

"آگو بابا کیا آپ نے مجھے پکارا ہے"۔ ٹارزن نے دل ہی دل میں کہا۔

"ہاں بیٹا، تم اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً ساحلی علاقے کی طرف چلے جاؤ۔ وہ لوگ آ گئے ہیں۔ ان لوگوں کے ارادے بے حد خطرناک ہیں۔ تم چاروں تک پہنچنے کے لئے وہ راستے میں آنے والے ہر جانور کو ہلاک کر رہے ہیں"۔ آگو بابا نے کہا تو ٹارزن بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ، ان کی دشمنی تو ہمارے ساتھ تھی پھر وہ بے گناہ جانوروں کو کیوں مار رہے ہیں"۔ ٹارزن نے پریشانی اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ شیطان کے پیروکار ہیں۔ ان کے سامنے کسی

کی زندگی کوئی معنی ہنیں رکھتی۔ اسی لئے تو میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ ان کا اپنے پاس آنے کا انتظار مت کرو اور اپنے ساتھیوں کو لے کر فوراً ان کے سامنے پہنچ جاؤ تاکہ وہ مزید بے گناہ اور معصوم جانوروں کو ہلاک نہ کر سکیں"۔ آگو بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے آگو بابا۔ میں ابھی ان کے پاس جا رہا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں۔

"چلو، وہ لوگ آ گئے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا تو اس کی بات سن کر منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی بری طرح سے چونک پڑے۔ ٹارزن کے کہنے پر مکھنا ہاتھی اور کالوشیر نے پوری رفتار سے ساحل کی طرف دوڑنا شروع کر دیا تھا۔ ساحل کے قریب پہنچنے سے پہلے ٹارزن چھلانگ لگا کر مکھنا ہاتھی سے نیچے اتر آیا تھا۔

"تم یہیں رکو میں ان کو دیکھ کر آتا ہوں۔ جیسے ہی میں تمہیں آواز دوں فوراً میرے پاس پہنچ جانا"۔ ٹارزن نے ان کو روکتے ہوئے کہا۔

"لیکن سردار"۔ کالوشیر نے کچھ کہنا چاہا مگر ٹارزن

نے اسے کہنے سے روک دیا۔

" بس جو کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر ان کی بات سنے بغیر تیزی سے سامنے کی جانب دوڑتا چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گیا ہوگا کہ اسے وہ چاروں دکھائی دے گئے ۔ وہ چاروں وہی تھے جنہیں ٹارزن نے غاروں میں دیکھا تھا۔ داڑھی والے مکاشا پجاری کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کی چھڑی تھی جس کے سرے پر ایک چھوٹی سی انسانی کھوپڑی لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ جس کی آنکھیں انگاروں کی طرح روشن نظر آ رہی تھیں۔ ان کے سامنے اچانک ٹارزن نے ایک شیر کو آتے دیکھا۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن آواز دے کر شیر کو ان کے سامنے جانے سے روکتا اچانک مکاشا پجاری نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھڑی کا رخ اس شیر کی جانب کر دیا۔ جیسے ہی اس نے چھڑی کا رخ شیر کی جانب کرکے اسے ہلکا سا جھٹکا دیا۔ ٹارزن نے دیوقامت اور قوی ہیکل شیر کو ایک جھٹکے سے فضا میں اچھلتے اور کافی بلندی تک اوپر اٹھتے دیکھا۔ شیر دھاڑتے اور ہاتھ پیر

مارتے ہوئے جیسے ہی فضا میں بلند ہوا اچانک رگاشا نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا کر اپنی ایک انگلی شیر کی جانب کر دی۔ اس کی انگلی کے سرے سے سرخ رنگ کی بجلی کی لہر سی نکل کر شیر سے ٹکرائی۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور ٹارزن نے اس شیر کے فضا میں پرخچے اڑتے دیکھے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن کے تن بدن میں جیسے آگ لگ گئی۔ غصے کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور آنکھیں انگارے برسانے لگی تھیں۔

شیر کو ہلاک کرکے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے فاخرانہ انداز میں قہقہے لگا رہے تھے ۔

ٹارزن درختوں کے پیچھے سے نکل کر انتہائی غضبناک انداز میں ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے دیکھ کر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے قہقہے وہیں کے وہیں رک گئے تھے ۔

" ٹارزن۔ اوہ، یہ تو ٹارزن ہے"۔ مکاشا پجاری نے اسے پہچان کر خوشی اور حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن انتہائی جارحانہ انداز میں ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے کچھ

سمجھتے ٹارزن چھلانگ مار کر ان کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے اچانک جھپٹ کر مکاشا پجاری کو پکڑا اور اس کی گردن اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھا کر سر سے بلند کرتے ہوئے اسے پوری قوت سے اس کے بیٹوں پر اچھال دیا۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو اپنی طاقتوں پر بے حد ناز تھا۔ ان کی نظر میں ٹارزن ایک معمولی اور بے ضرر انسان تھا۔ ان کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ٹارزن اس طرح اچانک ان کے سامنے آ کر ایسا کر سکتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مار کھا گئے تھے ۔ مکاشا پجاری سے ٹکرا کر وہ تینوں بھی الٹ کر عقبی سمت گر گئے تھے ۔ لیکن انہوں نے اٹھنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائی تھی۔ وہ انتہائی غضبناک انداز میں اٹھے تھے اور اپنے ہاتھ پھیلا کر ٹارزن پر جادوئی وار کرنے ہی لگے تھے کہ اچانک مکاشا پجاری حلق کے بل چیخ اٹھا۔

" نہیں، یہ میرا شکار ہے۔ تم جا کر اپنے شکاروں کو ڈھونڈو"۔ مکاشا پجاری نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے بیٹوں کے اٹھے ہوئے ہاتھ وہیں رک گئے ۔

" تم لوگوں نے یہاں آ کر اپنی موت کو خود دعوت دی ہے مکاشا پجاری۔ میں تمہیں اور تمہارے بیٹوں کو نہایت عبرتناک موت ماروں گا۔ ایسی موت کہ صدیوں تک تمہاری روحیں بلبلاتی رہیں گی"۔ ٹارزن نے مکاشا پجاری کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر مکاشا پجاری بری طرح سے چونک پڑا تھا۔ اس کے تینوں بیٹوں کے چہروں پر بھی حیرت ابھر آئی تھی۔

" اوہ، تو تم میرا نام بھی جانتے ہو"۔ مکاشا پجاری نے حیرت زدہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں، میں تمہارے بیٹوں کے نام بھی جانتا ہوں۔ یہ اتاشا ہے، یہ رگاشا ہے اور یہ تمہارا چھوٹا بیٹا ساگاشا اور تمہاری ایک بیٹی بھی ہے سابیرہ جو تمہیں چھوڑ کر نیلے شیطانوں کی وادی میں چلی گئی ہے اور تم سب شیطان کے پجاری ہو"۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ، اوہ تم ہمارے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہو۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم جادوگر ہو"۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے چہروں پر شدید حیرت ابھر آئی تھی۔ یہ بات بھی مکاشا پجاری نے ہی کہی تھی۔

"ہاں، مجھے تمہارے ارادوں کا بھی اچھی طرح علم ہے مکاشا پجاری۔ تم شیطانوں کے پجاری ہو اور میں تم جیسے پجاریوں کا سب سے بڑا دشمن ہوں۔ میں تم لوگوں کو اور تمہارے آقاؤں کو گھناؤنے اور شیطانی عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا"۔ ٹارزن نے غصے اور نفرت سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ آقاؤں کی بات سن کر ان کے چہرے یکلخت زرد پڑ گئے تھے اور وہ گھبرائی ہوئی نظروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے تھے۔

"اوہ، تم ہماری توقع سے بھی بے حد خطرناک انسان ہو۔ تمہیں سب کچھ معلوم ہے۔ تمہارا زندہ رہنا تو واقعی بے حد خطرناک ہوگا"۔ مکاشا پجاری نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اس نے اچانک اپنی چھڑی کا رخ ٹارزن کی جانب کر دیا۔ اس نے چھڑی کو زور سے جھٹکا دیا تو اس پر لگی کھوپڑی کی آنکھوں

سے تیز روشنی کی لہریں نکل کر ٹارزن کی جانب بڑھیں۔ اس سے پہلے کہ ٹارزن ادھر ادھر چھلانگ لگا کر ان روشنی کی لہروں سے بچنے کی کوشش کرتا لہریں عین اس کے سینے سے آ ٹکرائیں۔ ایک جھماکا سا ہوا اور ٹارزن کے گرد یکلخت آگ کا الاؤ روشن ہو گیا۔

آگ نہایت تیزی سے ٹارزن کے گرد پھیلی تھی۔ ٹارزن کا جسم ایک لمحے کے لئے گرم ہوا مگر اسی لمحے اس کے گرد لگی ہوئی آگ بجھ گئی۔

"یہ، یہ کیا۔ تم آگ سے کیسے بچ گئے۔ تمہیں تو اس آگ میں جل کر بھسم ہو جانا چاہئے تھا"۔ آگ بجھتے دیکھ کر اور ٹارزن کو زندہ سلامت دیکھ کر مکاشا پجاری نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے بیٹے بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کی جانب دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ٹارزن زندہ سلامت ان کے سامنے کھڑا ہے۔

"تم لوگ مجھے نہیں مار سکتے۔ مجھ پر تمہارا کوئی جادو اثر نہیں کرے گا"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں، نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا"۔ مکاشا پجاری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس نے ایک بار پھر چھڑی ٹارزن کی طرف کر کے جھٹک دی۔ ایک بار پھر کھوپڑی سے لہریں نکل کر ٹارزن کی طرف بڑھیں۔ اس بار ٹارزن نے اپنی جگہ سے ذرا بھی ہلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ روشنی کی لہریں پھر اس کے سینے پر پڑیں اور ٹارزن کا جسم ایک مرتبہ پھر آگ میں چھپ گیا۔ اس کے گرد چند لمحے آگ جلتی رہی پھر یکلخت بجھ گئی۔ اس مرتبہ بھی ٹارزن اپنی جگہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔ آگ نے اسے ذرا بھی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔ اب تو مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کی حالت دیکھنے والی تھی وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن کی جانب دیکھ رہے تھے۔ جیسے ان کے سامنے ٹارزن کی بجائے دنیا کی کوئی اور مخلوق کھڑی ہو۔

"نن، نہیں۔ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ میرا جادو

اس پر اثر نہیں کر رہا۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ مم، میں۔ میں ......" مکاشا پجاری کی زبان لڑکھڑانے لگی۔

" باپ، ہم کوشش کریں"۔ اتاشا نے جلدی سے کہا۔ مکاشا پجاری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی لمحے اتاشا نے کوئی منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ایک ساتھ جوڑ کر انہیں زور سے ٹارزن کی جانب جھٹک دیا۔ اس کی دونوں ہتھیلیوں میں ایک سرخ رنگ کا دائرہ سا بنا جو تیزی سے گردش کرتا ہوا اور پھیلتا ہوا ٹارزن کی جانب بڑھا۔ وہ چونکہ ٹارزن پر جادوئی حملے کر رہے تھے اور ٹارزن نے ان کے جادوئی حملوں سے بچنے کے لئے آگو بابا کا دیا ہوا موتی گلے میں باندھ رکھا تھا اس لئے وہ اپنی جگہ بے فکر ہو کر کھڑا رہا۔ اتاشا کے ہاتھوں سے نکلنے والا دائرہ پھیلتا ہوا ٹارزن کی طرف آیا اور ٹارزن سے ٹکرانے سے ایک لمحہ پہلے اس میں بے شمار چھوٹے چھوٹے دائرے بن گئے اور پھر وہ سب دائرے ٹارزن کے پورے جسم میں گھستے چلے گئے ۔ ٹارزن کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور

سارے دائرے اس کے جسم سے گزر کر دوسری طرف چلے گئے اور پھر راستے میں ہی غائب ہو گئے ۔

" اوہ، میرا وار بھی ناکام رہا۔ ان دائروں سے تو ٹارزن کے جسم کے سینکڑوں ٹکڑے ہو جانے چاہئیں تھے ۔ مگر ......" اتاشا کے منہ سے انتہائی حیرت اور پریشانی کے عالم میں نکلا۔

" میں دیکھتا ہوں اسے"۔ رگاشا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ اس نے اچانک ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں یکلخت سیاہ رنگ کی مٹی کا ڈھیلا آ گیا۔ اس نے جلدی جلدی اس مٹی کے ڈھیلے پر کوئی منتر پڑھ کر پھونکا اور پھر اسے پوری قوت سے ٹارزن کی جانب کھینچ مارا۔ مٹی کا وہ ڈھیلا سیاہ راکھ میں تبدیل ہو گیا اور پھر اس سیاہ راکھ کا ایک بادل سا اٹھا۔ اس میں یکلخت تیز بجلیاں کڑکنے لگیں اور سیاہ راکھ کا بادل بجلی کی طرح ٹارزن کی طرف بڑھا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس سیاہ بادل نے ٹارزن کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ٹارزن کا پورا وجود اس کڑکتی ہوئی بجلیوں والے بادل میں چھپ گیا تھا۔ جیسے ہی بادل ٹارزن کے گرد

چھایا اس میں موجود بجلیاں اور زور زور سے کڑکنے لگیں۔

"اب ٹارزن نہیں بچ سکے گا۔ کڑکتی ہوئی بجلیاں اسے جلا کر بھسم کر دیں گی"۔ رگاشا نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے تیز زناٹے دار آواز پیدا ہوئی اور ٹارزن کے گرد چھایا ہوا سیاہ بادل یکلخت چھٹ گیا۔

جیسے ہی بادل چھٹا نہ صرف رگاشا بلکہ اس کے دونوں بھائی اور مکاشا پجاری بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔ ٹارزن بدستور اپنی جگہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔ آگ کی بجلیوں نے بھی اسے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے باپ۔ یہ ٹارزن تو ہم سے بھی بڑا جادوگر معلوم ہو رہا ہے۔ ہمارا کوئی بھی جادو اس پر اثر انداز نہیں ہو رہا ہے"۔ رگاشا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں سے کچھ نہیں ہوگا۔ یہ کتنا بڑا جادوگر ہے اس کا ابھی پتہ چل جاتا ہے"۔ ساگاشا نے چیختے

ہوئے کہا۔ اس نے اچانک اپنا منہ کھولا جو پھیل کر اس کے چہرے جتنا بڑا ہو گیا۔ دوسرے ہی لمحے اس کے منہ سے جیسے پرشور آواز میں طوفان نکلنے لگا۔ اس کے منہ سے نکلنے والا گردوغبار کا طوفان بے حد تیز تھا جس میں سیاہ رنگ کے بچھو اور چھوٹے چھوٹے سانپ بھرے ہوئے تھے ۔ سانپ اور بچھو طوفان اور گردوغبار کی صورت میں نکل کر ٹارزن سے ٹکرانے لگے۔ مگر جیسے ہی وہ سانپ اور سیاہ بچھو ٹارزن سے ٹکراتے شعلے سے چمکتے اور سانپ اور بچھو یکلخت غائب ہو جاتے۔ ساگاشا کافی دیر تک ٹارزن پر اسی طرح سانپ اور بچھوؤں کا طوفان برساتا رہا مگر جب اس نے بھی ٹارزن پر اپنے وار کا کوئی اثر نہ ہوتے دیکھا تو اس نے اپنا منہ بند کر لیا۔ ٹارزن کو صحیح سلامت دیکھ کر ان کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت کی زیادتی سے پھیل گئی تھیں۔ ان چاروں کے چہرے مارے حیرت اور غصے کی شدت سے بگڑ گئے تھے ۔ وہ پریشانی کے عالم میں کبھی ٹارزن اور کبھی ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے ۔ جبکہ ٹارزن دل

ہی دل میں بے حد خوش ہو رہا تھا کیونکہ آگو بابا نے
اسے بتایا تھا کہ اس پر صرف مکاشا پجاری وار کرے
گا۔ جبکہ اس کا ایک بیٹا اتاشا منکو پر، رگاشا کالو شیر
اور ساگاشا مکھنا ہاتھی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے
گا۔ اب مکاشا پجاری نے اس پر دو اور اس کے
بیٹوں نے اس پر ایک ایک وار کیا تھا جو جادوئی وار
تھے اور ان واروں سے ٹارزن قطعی طور پر آگو بابا کے
دیئے ہوئے سرخ موتی کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ یعنی
اس نے مکاشا پجاری کے ساتھ ساتھ اس کے بیٹوں
کے بھی ایک ایک وار ضائع کر دیئے تھے۔

"بس، کیا اور بھی کھیل تماشے باقی ہیں تمہارے"۔
ٹارزن نے انہیں تاؤ دلانے والے انداز میں کہا۔ اصل
میں وہ چاہتا تھا کہ وہ اس پر اسی طرح وار کرتے
رہیں تاکہ ان کے سارے وار خالی ہو جائیں اور اس
کے ساتھیوں کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔
وہ اپنے ساتھ ساتھ ہر حال میں اپنے ساتھیوں کو بچانا
چاہتا تھا۔ ٹارزن کی بات سن کر مکاشا پجاری کو ایک
بار پھر غصہ آگیا۔ اس نے اچانک ہوا میں ہاتھ مارا

تو اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا نیزہ آگیا۔ جیسے ہی
نیزہ اس کے ہاتھ میں آیا اس نے پوری قوت سے
اسے ٹارزن پر کھینچ مارا۔

نیزہ مکاشا پجاری کے ہاتھ سے بجلی کی سی تیزی
سے نکلا تھا۔ ٹارزن برق رفتار سے ایک طرف ہو گیا۔
نیزہ اس کے پہلو کے قریب سے زائیں کی آواز نکالتا
ہوا نکلتا چلا گیا اور سیدھا جا کر ایک درخت کے تنے
میں جا گھسا۔ اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور وہ
درخت جس کے تنے میں نیزہ گھسا تھا اچانک بھک
سے راکھ بن کر زمین پر بکھرتا چلا گیا۔ اپنا تیسرا وار
بھی خالی جاتے دیکھ کر مکاشا پجاری کا چہرہ غیض و
غضب سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس نے اتاشا کی طرف
دیکھا تو اتاشا نے سر ہلا کر زور سے اپنا دایاں پاؤں
زمین پر مارا۔ اس کا زمین پر پیر مارنا تھا کہ اچانک
ٹارزن کو یوں لگا جیسے اس کے پیروں کے نیچے سے
زمین نکل گئی ہو۔ وہ دھڑام سے اپنے نیچے بننے والے
ایک گہرے گڑھے میں جا گرا تھا۔ اس سے پہلے کہ
ٹارزن اٹھتا وہ چاروں بھاگ کر اس گڑھے کے گرد آ

کھڑے ہوئے۔

"اب بچ کر دکھاؤ ٹارزن"۔ رگاشا نے ٹارزن کی جانب دیکھتے ہوئے غرا کر کہا۔ ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ لہرا کر ٹارزن کی طرف جھٹک دیئے۔ جیسے ہی اس نے ہاتھ جھٹکے گڑھے میں بے شمار سوراخ بنتے چلے گئے اور پھر ان سوراخوں سے یکلخت نیلے رنگ کی زہریلی مکڑیاں جیسے پھوٹ نکلیں۔ نیلی مکڑیوں کو اس طرح زمین سے نکل کر اور اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ٹارزن پریشان ہو گیا تھا کیونکہ وہ نیلی مکڑیاں اصلی زہریلی مکڑیاں تھیں جنہیں رگاشا نے جادوئی طریقے سے زمین سے نکالا ضرور تھا لیکن ٹارزن جانتا تھا اگر ان میں سے کسی ایک مکڑی نے بھی اسے کاٹ لیا تو اس کا جسم ایک لمحے میں پانی بن کر بہہ جائے گا۔ اس نے جیسے ہی نیلی مکڑیوں کو اپنے قریب آتے دیکھا وہ اچانک پوری قوت سے اچھلا اور اس نے گڑھے کی دیوار پر دونوں پیر ایک ساتھ مار کر اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دے کر اوپر اچھال لیا اور پھر اس نے قلابازی کھائی اور گڑھے سے باہر آ گیا۔ اسے اس قدر

حیرت انگیز انداز میں گڑھے سے باہر آتے دیکھ کر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے دنگ رہ گئے تھے۔ ٹارزن واقعی ان کی توقع سے کہیں بڑھ کر تیز ثابت ہو رہا تھا۔ ٹارزن جس جگہ گڑھے سے باہر آیا تھا وہاں رگاشا کھڑا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے مڑتے ہوئے رگاشا کو اس گڑھے میں دھکا دے دیا۔

رگاشا ایک دھماکے سے گڑھے میں گرا۔ دوسرے ہی لمحے نیلی مکڑیاں جو سینکڑوں کی تعداد میں تھیں اس پر چمٹتی چلی گئیں اور جنگل کا ماحول یکلخت رگاشا کی تیز اور انتہائی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔

رگاشا کی چیخیں سن کر مکاشا پجاری، اس کے بیٹے
اتاشا اور ساگاشا کے ساتھ ساتھ ٹارزن بھی حیران رہ
گیا تھا۔ کیونکہ رگاشا کے چیخنے کا انداز ایسا تھا جیسے
اسے سچ مچ مکڑیاں کاٹ رہی ہوں اور اسے مکڑیوں کے
کاٹنے کا اثر ہو رہا ہو اور پھر ٹارزن نے گڑھے میں
خوفناک منظر دیکھا۔ گڑھے میں موجود نیلی مکڑیاں جو
پوری طرح سے رگاشا پر چھا گئی تھیں، رگاشا کا گوشت
بری طرح سے چٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔ رگاشا کا
جسم بری طرح سے اچھل رہا تھا اور اس کے حلق سے
مسلسل فلک شگاف چیخیں نکل رہی تھیں۔ پھر آہستہ

آہستہ اس کی چیخیں دم توڑتی چلی گئیں اور اس کے
جسم کا اچھلنا بھی بند ہو گیا اور ٹارزن کو گڑھے میں
رگاشا کی ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آنے لگا۔ اسی لمحے ایک
زوردار کڑاکا ہوا آسمان سے بجلی کی ایک لہر کڑکتی ہوئی
آ کر سیدھی اس ڈھانچے پر پڑی اور دیکھتے ہی دیکھتے
رگاشا کا ڈھانچہ بھی جل کر خاک ہو گیا۔

" رگاشا فنا ہو گیا۔ رگاشا ختم ہو گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا
ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوہ، اوہ .... " اچانک مکاشا
پجاری نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا۔ رگاشا کو
اس طرح فنا ہوتے دیکھ کر اتاشا اور ساگاشا کا بھی برا
حال ہو رہا تھا جبکہ ٹارزن حیران کھڑا یہ منظر دیکھ رہا
تھا۔ آکو بابا نے اسے بتایا تھا کہ وہ لوگ جادو میں
اس قدر آگے جا چکے ہیں کہ ان کو نہ کسی طرح زخمی
کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی کسی طرح انہیں عام
ہتھیاروں سے ہلاک کیا جا سکتا تھا۔ ان کو مارنے کے
لئے ان کے غاروں میں موجود ایک دوسرے کے
ہتھیار ہی ان پر اثر انداز ہو سکتے تھے ۔ اس کے
علاوہ ان کا فنا ہونا ناممکنات میں سے تھا مگر ان

مکڑیوں نے رگاشا کے گوشت کو یوں چٹ کر ڈالا تھا جیسے رگاشا کوئی عام انسان ہو اور پھر بجلی کی لہر نے آن واحد میں اس کے ڈھانچے کو بھی جلا کر راکھ بنا دیا تھا۔

"ٹارزن نے ہمارے بھائی کو فنا کر دیا۔ اوہ، اوہ ٹارزن ہم سے بھی بڑا جادوگر ہے۔ اوہ، اوہ ......" اتاشا اور ساگاشا نے ٹارزن کی طرف دیکھ کر خوف سے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور وہ بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں ٹارزن کی جانب دیکھ رہے تھے۔ اس وقت ان کی آنکھوں میں واقعی بے پناہ خوف کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

"میرا بیٹا فنا ہو گیا۔ ٹارزن نے میرے بیٹے رگاشا کو فنا کر دیا"۔ مکاشا پجاری دیوانوں کے سے انداز میں چلائے جا رہا تھا۔ جبکہ ٹارزن حیران و پریشان انداز میں ان کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ خود اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ انہونی کیسے ہو گئی۔ اتاشا کے پتھر کا ہتھیار استعمال کئے بغیر رگاشا کیسے اور کیوں فنا ہو گیا تھا۔

"نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا ٹارزن۔ تم نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ میرے بیٹے نے مشروب حیات پی رکھا تھا لیکن اس کے باوجود تم نے اسے فنا کر دیا۔ تم واقعی ہم سے بھی بڑے پجاری ہو۔ مگر اس بار میں تمہیں کسی صورت نہیں چھوڑوں گا۔ تم نے میرے بیٹے کو فنا کرکے میری کمر توڑ دی ہے۔ اس کا میں تم سے خوفناک انتقام لوں گا۔ انتہائی خوفناک انتقام"۔ اچانک مکاشا پجاری نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غیض و غضب سے بھرپور لہجے میں کہا۔ اس نے غصیلے انداز میں فضا میں ہاتھ مارا تو اچانک اس کے ہاتھ میں ایک پرانا کلہاڑا آ گیا۔ یہ وہی کلہاڑا تھا جو ٹارزن نے مکاشا پجاری کے غار میں دوسرے ہتھیاروں کے ساتھ دیوار پر ٹنگے دیکھا تھا اور آکو بابا کے مطابق اس فولادی ہتھیار سے مکاشا پجاری کے بیٹے اتاشا کی ہلاکت ممکن تھی۔ اس کے ہاتھ میں فولادی کلہاڑا دیکھ کر ٹارزن کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

مکاشا پجاری نے کلہاڑے پر ایک منتر پڑھا اور

اسی کے دستے کو سرے سے پکڑ کر دور سے ہی ٹارزن
پر کھینچ مارا۔ کلہاڑا فضا میں گھومتا ہوا نہایت تیزی
سے ٹارزن کی جانب بڑھا۔ ٹارزن نے اچانک چھلانگ
لگائی اور اس کلہاڑے کی زد سے نکل کر پرے ہٹ
گیا۔ کلہاڑا مسلسل گھومتا ہوا اس کے کچھ فاصلے سے
گزرتا چلا گیا۔ مگر جیسے ہی ٹارزن اس کی زد سے نکلا
کلہاڑے نے یکلخت مڑ کر پھر گھومتے ہوئے اس کی
طرف آنا شروع کر دیا۔ وہ جیسے ہی ٹارزن کے قریب
پہنچا ٹارزن پھر تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ کلہاڑا
اسی طرح آگے جا کر پھر گھوما اور ایک بار پھر ٹارزن
کی جانب آنے لگا

"تم اس کلہاڑے سے نہیں بچ سکو گے ٹارزن۔
یہ اس وقت تک نہیں رکے گا جب تک یہ تمہارے
جسم میں نہ گھس جائے ۔ جیسے ہی میرا طلسمی کلہاڑا
تمہارے جسم میں گھسے گا تمہارا جسم ایک خوفناک
دھماکے سے پھٹ جائے گا۔ اس کلہاڑے کو روکنے
کے لئے تمہارا کوئی جادو، کوئی عمل کامیاب نہیں
ہوگا"۔ مکاشا پجاری نے چیختے ہوئے کہا اور پھر واقعی

ہی ہونے لگا۔ ٹارزن جیسے ہی خود کو اس گھومتے ہوئے
کلہاڑے سے بچاتا کلہاڑا پھر مڑ کر گھومتا ہوا اس کی
طرف آ جاتا۔ اسے اس طرح اچھلتے اور تقریباً ناچتے
دیکھ کر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں نے نفرت
بھرے انداز میں ہنسنا شروع کر دیا تھا۔ مگر پھر
اچانک ان کی ہنسی یکدم رک گئی۔ کیونکہ اس بار
جیسے ہی ٹارزن کے پاس گھومتا ہوا کلہاڑا پہنچا ٹارزن
نے دوسری طرف چھلانگ لگانے کی بجائے ایڑی کے
بل گھوم کر خود کو اس کلہاڑے سے بچایا اور پھر اس
نے برق رفتاری سے ہاتھ مار کر اچانک کلہاڑے کو
دستے سے پکڑ لیا۔

"اوہ میرا کلہاڑا۔ اوہ......" کلہاڑا ٹارزن کے ہاتھ
میں دیکھ کر مکاشا پجاری بری طرح سے چیخ اٹھا۔

"اب یہ کلہاڑا میری نہیں تمہاری موت کا باعث
بنے گا مکاشا پجاری۔ بچو"۔ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا
اور اس نے کلہاڑے کو پوری قوت سے جھٹکا دیا جیسے
وہ واقعی کلہاڑا مکاشا پجاری پر کھینچ مارنا چاہتا ہو۔ مگر
مکاشا پجاری نے اپنی جگہ سے ذرا بھی ہلنے کی کوشش

ہنیں کی تھی۔ ٹارزن نے صرف اسے دھوکہ دیا تھا
اس نے اچانک پلٹ کر کلہاڑا دائیں طرف کھڑے
اتاشا پر کھینچ مارا۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے یہی
سمجھے تھے کہ ٹارزن کلہاڑا مکاشا پجاری کی طرف پھینکے
گا۔ اس لئے وہ مطمئن کھڑے رہ گئے تھے ۔ کیونکہ
اہنیں معلوم تھا کہ مکاشا پجاری کا کلہاڑا مکاشا پجاری
کو کسی بھی صورت میں نقصان ہنیں پہنچا سکے گا۔ مگر
ٹارزن نے کلہاڑے کو مکاشا پجاری کی بجائے اتاشا پر
کھینچ مارا تو کلہاڑا تیزی سے گھومتا ہوا عین اتاشا کے
سینے میں جا گھسا۔ اتاشا کے حلق سے یکلخت ایک
دردناک چیخ نکلی اور وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹتا ہوا یکدم
الٹ کر گر پڑا۔ جیسے ہی وہ زمین پر گرا ایک کان
پھاڑ دینے والا کڑاکا ہوا اور کلہاڑے کے ساتھ اتاشا کا
جسم بھی یکلخت راکھ بنتا چلا گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر
تیزی سے اور اچانک ہوا تھا کہ مکاشا پجاری، اتاشا
اور ساگاشا کو سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہ ملا تھا اور
ٹارزن نے ایک ہی وار میں اتاشا کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا
تھا۔

" اتاشا۔ اتاشا ...." اتاشا کو راکھ بنتے دیکھ کر
مکاشا پجاری بری طرح سے چیختا ہوا اس کی راکھ کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔

" اتاشا، میرے دوسرے بیٹے اتاشا کو بھی فنا کر
دیا۔ ٹارزن نے اتاشا کو بھی فنا کر دیا"۔ وہ حلق کے
بل بری طرح سے چیخنا شروع ہو گیا تھا۔

" ہونہہ، تم شیطان کے پجاری یہ سمجھتے تھے کہ تم
کو کسی بھی طرح موت ہنیں آ سکتی اور نہ ہی تمہیں
کوئی کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ دیکھ لو میں نے
تمہارے دو ناقابل تسخیر نوجوان بیٹوں کو کس طرح فنا
کر دیا ہے۔ تم ظالم، سفاک، بے رحم اور شیطانوں کے
پجاری ہو۔ تم لوگوں نے ہزاروں انسانوں کو ہلاک کیا
ہے اور تم نے میرے جنگل کے بھی ایک قبیلے کا
خاتمہ کیا۔ جس کا میں تم سے بھیانک انتقام لے رہا
ہوں۔ ان کی طرح میں تم دونوں کو بھی فنا کر دوں
گا۔ تم بھی میرے ہاتھوں کسی طرح سے ہنیں بچ سکو
گے"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا اور انتہائی
غضبناک انداز میں مکاشا پجاری کی طرف بڑھنے لگا۔

اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر مکاشا پجاری جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑے گھبرائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ ساگاشا بھی ایک طرف ہو کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس بار ان دونوں کی آنکھوں میں واقعی بے پناہ خوف تھا۔

" تت، تم عام انسان نہیں ہو۔ تم ہم سے بھی بڑے اور ہمارے آقا مہاپجاری سے بھی بڑے پجاری ہو۔ مشروب حیات پینے کے باوجود تم نے جس طرح میرے دو بیٹوں کو فنا کیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم بہت بڑے اور انتہائی خطرناک جادوگر پجاری ہو"۔ ساگاشا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نہ تو جادوگر ہوں اور نہ ہی پجاری میں تم جیسے مہاپجاریوں کی موت ہوں احمق۔ تمہیں مہاپجاری نے یہاں مجھے مارنے کے لئے نہیں بلکہ میرے ہاتھوں تمہیں مرنے کے لئے بھیجا ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

" کک، کک۔ کیا مطلب"۔ اس کی بات سن کر مکاشا پجاری نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" اس کی باتوں میں مت آنا مکاشا پجاری۔ یہ

تمہیں بہکا رہا ہے۔ اس پر شارگا چھوڑ دو۔ وہی اس کا خاتمہ کرے گا۔ ورنہ یہ تم دونوں کو بھی فنا کر دے گا"۔ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز آئی اور اس آواز کو سن کر نہ صرف مکاشا پجاری اور اس کا بیٹا ساگاشا بلکہ ٹارزن بھی بری طرح سے اچھل پڑا۔

اچانک ایک زوردار کڑاکا ہوا اور مہلاپجاری کے
سامنے ساگنی آ نمودار ہوئی۔ اسے اس طرح اچانک
نمودار ہوتے دیکھ کر مہلاپجاری بری طرح سے چونک
اٹھا تھا۔ ساگنی کے چہرے پر سے ہوائیاں اڑی ہوئی
تھیں۔ وہ بے حد گھبرائی ہوئی اور انتہائی پریشان نظر آ
رہی تھی۔

"ساگنی تم، کیا بات ہے۔ تم اس قدر گھبرائی ہوئی
کیوں ہو"۔ مہلاپجاری نے تیز لہجے میں کہا۔

"غضب ہو گیا آقا، غضب ہو گیا۔ ٹارزن نے مکاشا
پجاری کے دو بیٹوں اتاشا اور رگاشا کو فنا کر دیا ہے"۔
ساگنی نے خوف سے تھر تھر کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اس کی بات سن کر مہلاپجاری ایک جھٹکے سے تخت
سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا، یہ تم کیا کہہ رہی ہو ساگنی۔ تمہارا دماغ تو
خراب نہیں ہو گیا۔ ٹارزن نے اتاشا اور رگاشا کو فنا
کر دیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔
مہلاپجاری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم، میں سچ کہہ رہی ہوں آقا۔ میں آپ کے حکم
سے ٹارزن کی مدد کے لئے غیبی حالت میں اس کے
پاس پہنچ گئی تھی۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں
نے ٹارزن کے جنگل میں داخل ہو کر اپنی جادوئی
طاقتوں سے بہت سے جانوروں کو ہلاک کر دیا تھا پھر
ٹارزن ان کے سامنے آ گیا۔ مکاشا پجاری نے پہلے
ٹارزن پر سانگلی کا وار کیا۔ سانگلی کی آنکھوں سے نکلنے
والی روشنی کی لہروں کو میں نے خود اپنی آنکھوں سے
ٹارزن کے جسم سے ٹکراتے دیکھا تھا۔ مکاشا پجاری
نے چونکہ اچانک اور نہایت تیزی کا مظاہرہ کرتے
ہوئے ٹارزن پر وار کیا تھا اس لئے میں اس وار کو نہ
روک سکی۔ میں یہی سمجھی تھی کہ سانگلی کی آنکھوں

سے نکلنے والی روشنی نے ٹارزن کو جلا کر بھسم کر دیا ہے مگر پھر میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ٹارزن پر سانگی کے وار کا کچھ اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی جگہ بالکل صحیح سلامت کھڑا تھا۔ اسے اس طرح صحیح سلامت دکھ کر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے بھی حیران رہ گئے تھے ۔ مکاشا پجاری نے ٹارزن پر دوسرا وار کیا۔ اس کا میں دوسرا وار بھی نہ روک سکی۔ مگر ٹارزن پر مکاشا پجاری کے دوسرے وار کا بھی کچھ اثر نہیں ہوا تھا۔ جس پر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹے حیرت اور غصے سے جیسے دیوانے ہو گئے ۔ مکاشا پجاری کے واروں کو ناکام ہوتے دیکھ کر اتاشا نے پھر رگاشا اور پھر ساگاشا نے ٹارزن پر جادوئی حملے کئے مگر ان کے حملوں نے بھی ٹارزن کا کچھ نہیں بگاڑا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ٹارزن انسان نہ ہو بلکہ کسی اور دنیا کی مخلوق ہو جس پر مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے جادو کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ ان کے حملوں سے نہ ٹارزن نے بچنے کی کوشش کی تھی اور نہ ہی ان حملوں سے اس کے جسم پر کوئی معمولی سی

خراش آئی تھی۔ وہ اپنی جگہ نہایت پرسکون اور اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ جیسے اس کے سامنے ننھے منے بچے کھیل تماشا کر رہے ہوں"۔ ساگنی نے کہا اور پھر وہ مہابجاری کو مکاشا پجاری اور ٹارزن کے درمیان ہونے والی انوکھی، حیرت انگیز جادوئی حملوں کی تفصیل بتانے لگی۔ جسے سن کر مہابجاری کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

" اوہ، مگر پھر بھی یہ کیسے ممکن ہے۔ اتاشا اور رگاشا ٹارزن کے ہاتھوں کیسے فنا ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے تو مشروب حیات پی رکھے تھے اور ان کی طاقتیں"۔ مہابجاری نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اچانک فانوس پر لگی موم بتیاں بجھ گئیں اور کمرے میں یکلخت گھپ اندھیرا چھا گیا۔

" تاکار۔ اوہ تاکار آ رہا ہے۔ تم جاؤ۔ جاؤ اور جا کر مکاشا پجاری سے کہو کہ وہ ٹارزن پر شارگا کو چھوڑ دے۔ تاکہ شارگا ٹارزن کو ہلاک کر دے۔ ایسا نہ ہو اتاشا اور رگاشا کی طرح ٹارزن مکاشا پجاری اور ساگاشا کو بھی فنا کر دے اور ان کے فنا ہوتے ہی یہاں میں

بھی فنا ہو جاؤں"۔ مہاپجاری نے چیختے ہوئے کہا تو
ساگنی گھبرا کر فوراً وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسی لمحے
ایک زناٹے دار آواز آئی اور اندھیرے میں مہاپجاری
کو تاکار کا ہیولہ نظر آنے لگا۔

" تاکار، تم نے سنا۔ ساگنی کیا کہہ رہی تھی۔ ٹارزن
نے مکاشا پجاری کے بیٹوں اتاشا اور رگاشا کو فنا کر
دیا ہے"۔ ہیولے کو دیکھتے ہی مہاپجاری نے تیز لہجے
میں کہا۔

" ہاں، میں نے سب سن لیا ہے۔ اسی لئے تو میں
یہاں آیا ہوں"۔ تاکار کی خوفناک آواز سنائی دی۔

" اوہ، تو پھر تم بتاؤ۔ ایک معمولی انسان اتاشا
اور رگاشا جیسے خطرناک پجاریوں کو کس طرح سے فنا
کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ انہوں
نے مشروب حیات پی رکھا ہو"۔ مہاپجاری نے پریشانی
کے عالم میں کہا۔

" تم نے مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کو ٹارزن
کے مقابلے پر بھیج کر بہت بڑی غلطی کی تھی
مہاپجاری۔ تم مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں سے

ان کی طاقتیں خود حاصل کرنا چاہتے تھے ۔ جس کے
لئے تم نے ٹارزن جیسے انسان کے لئے ساگنی کو بھی
اس کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ جو تمہاری سب سے بڑی
غلطی تھی۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں سے یہ
غلطی ہوئی کہ وہ سب ٹارزن کے گرد جمع ہو گئے ۔
جبکہ ٹارزن کی ہلاکت کی ذمہ داری مکاشا پجاری کی
تھی اس کے تینوں بیٹوں نے تین جانوروں کو ہلاک
کرنا تھا اور وہ بھی اس صورت میں جب وہ سب
موت کے جزیرے پر آنے کی کوشش کرتے۔ تم نے
انہیں ٹارزن اور اس کے ساتھی جانوروں کو مارنے خود
ہی ٹارزن کے جنگل میں بھیج دیا تھا۔ جس کی وجہ سے
ان کی ایک چوتھائی طاقتیں ختم ہو گئی تھیں۔ پھر
مکاشا پجاری کے ساتھ اس کے بیٹوں نے بھی ٹارزن
پر وار کرنا شروع کر دیئے جو ان کی ایک اور غلطی
تھی۔ اس غلطی کی وجہ سے ان کی طاقتیں آدھی رہ گئی
تھیں۔ اس کے بعد مکاشا پجاری نے ٹارزن کو ایک
گڑھے میں پھینک دیا اور رگاشا نے اس گڑھے میں
زہریلی نیلی مکڑیاں بھر دیں۔ ٹارزن تو اس گڑھے سے

نکل آیا مگر اس نے چالاکی سے کام لیتے ہوئے رگاشا کو اس گڑھے میں دھکیل دیا۔

وہ گڑھا چونکہ مکاشا پجاری نے بنایا تھا اور اس میں مکڑیاں رگاشا نے بھری تھیں جس کی وجہ سے وہاں دو طلسم اکٹھے ہو گئے تھے۔

اور جہاں دو طلسم اکٹھے ہو جائیں اور ان میں کوئی بڑے سے بڑا جادوگر یا پجاری بھی گر جائے تو وہ بھی فنا ہو جاتا ہے۔ رگاشا کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ پھر مکاشا پجاری نے غصے میں آ کر اپنے طلسم کے کلہاڑے سے ٹارزن کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ مگر ٹارزن نے اس کے کلہاڑے کو راستے میں ہی پکڑ کر اتاشا کو مار دیا۔ یہاں بھی چونکہ کلہاڑا مکاشا پجاری کے طلسمی غار کا تھا اس لئے اس کلہاڑے کی وجہ سے اتاشا بھی فنا ہو گیا۔ یہ سب تمہاری بے وقوفی اور غلطی کی وجہ سے ہوا ہے مہا پجاری۔ دو بیٹوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے مکاشا پجاری اور اس کے چھوٹے بیٹے ساگاشا کی بھی ساری طاقتیں ختم ہو چکی ہیں۔ اب وہ عام انسان ہیں۔ جنہیں ٹارزن نہایت آسانی سے اور کسی

بھی ہتھیار سے ہلاک کر سکتا ہے۔ ٹارزن کو ان باپ بیٹوں تک پہنچنے اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے کئی خوفناک مرحلوں اور طلسموں سے گزرنا تھا۔ وہ اپنے جانور ساتھیوں کے ساتھ موت کے جزیرے پر جاتا تو مکاشا پجاری ان چاروں کو ایک ہی وار سے ہلاک کر سکتا تھا مگر تم نے الٹا انہیں ٹارزن کے جنگل میں بھجوا کر ٹارزن کی ساری مشکلیں آسان کر دیں۔ ٹارزن اب مکاشا پجاری اور ساگاشا کے ساتھ ساتھ شاگار کا بھی خاتمہ کر دے گا اور پھر وہ موت کے جزیرے کو بھی جا کر نہایت آسانی سے تباہ کر دے گا کیونکہ اس جزیرے پر اسے روکنے والا کوئی نہیں ہو گا۔ تم نے لالچ میں آ کر خود اپنے پیروں پر کلہاڑی مار لی ہے مہا پجاری۔ مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کے خاتمے سے تمہاری زندگی کا باب بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ موت کا جزیرہ نیلے شیطانوں سے کبھی آباد نہیں ہو سکے گا اور چھ ماہ کا عرصہ اتنا طویل نہیں ہوتا اور جیسے ہی چھ ماہ گزریں گے تمہارا وجود بھی دھواں بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے

گا۔ تم اپنی تباہی کے خود ذمہ دار ہو مہلبجاری"۔ تاکار غصے اور نفرت بھرے لہجے میں کہتا چلا گیا۔

" اوہ، اوہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو تاکار۔ مم، مجھ سے یہ کیا ہو گیا اور میں اتنی بڑی بھول کیسے کر بیٹھا۔ میری مدد کرو تاکار۔ میری مدد کرو۔ میں ابھی فنا نہیں ہونا چاہتا۔ مم، میں ......" مہلبجاری پر تاکار کی باتیں سن کر لرزہ طاری ہو گیا تھا۔ وہ خوف سے بری طرح سے چیخ رہا تھا۔

" اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ سب ختم ہو گیا ہے۔ اب تم اپنی موت کا انتظار کرو۔ صرف موت کا"۔ تاکار نے کہا اسی لمحے زناٹے دار آواز کے ساتھ تاکار وہاں سے غائب ہو گیا اور اس کے غائب ہوتے ہی فانوس کی موم بتیاں خود بخود جل اٹھیں مگر مہلبجاری کا چہرہ اس قدر تاریک ہو گیا تھا جیسے موت سے پہلے وہ مر گیا ہو۔

" تاکار، تاکار۔ میری بات سنو۔ کہاں چلے گئے ہو تم۔ واپس آؤ۔ میری بات سنو"۔ اس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا مگر تاکار بھلا اس کی فریاد کیسے سنتا

وہ تو وہاں سے جا چکا تھا۔

" اوہ، یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں نے تو واقعی خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی مار لی۔ اب کیا ہو گا۔ اب کیا ہو گا"۔ مہلبجاری نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر اس پر جیسے پاگل اور دیوانہ پن کا دورہ پڑ گیا۔ وہ بری طرح سے اپنے ہی ہاتھوں اپنے بال نوچنے لگا تھا۔

" سب ختم ہو گیا آقا۔ ٹارزن نے مکاشا پجاری، ساگاشا اور شارگا کو بھی فنا کر دیا ہے"۔ اچانک وہاں ساگنی نمودار ہوئی اور اس نے مردہ انداز میں مہلبجاری سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی بات سن کر مہلبجاری کے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑ گئے اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں جیسے وقت سے پہلے اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔

" کون ہو تم"۔ مکاشا پجاری نے اس آواز کو سن کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے چیخ کر پوچھا۔

" میں جو کوئی بھی ہوں۔ اس بات کو چھوڑو اور ٹارزن پر شارگا کو چھوڑ دو۔ ورنہ یہ تمہیں بھی فنا کر دے گا"۔ اسی آواز نے پھر کہا۔

" شارگا۔ اوہ، ہاں۔ شارگا ہی اب ٹارزن سے میرے بیٹوں کا انتقام لے سکتا ہے"۔ مکاشا پجاری نے کہا پھر اس نے چاروں طرف گھوم کر زور زور سے شارگا کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

" شارگا۔ شارگا۔ جلدی آؤ شارگا اور آ کر ٹارزن کا

خاتمہ کر دو۔ شارگا"۔ اس نے چیخ کر کہا۔ اسی لمحے جنگل تیز اور انتہائی خوفناک دھاڑ سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے اچانک وہاں پہلے شارگا کا خوفناک چہرہ نمودار ہوا۔ اس نے منہ کھول کر ایک انتہائی ہولناک چنگھاڑ ماری۔ اس کا چہرہ چونکہ ٹارزن کی جانب تھا اس لئے اس کے منہ سے چنگھاڑ کے ساتھ تیز طوفانی سانس بھی نکلا. تھا جس کی وجہ سے ٹارزن اپنا توازن نہ سنبھال سکا تھا اور اچھل کر پیچھے جا پڑا تھا۔ اسی لمحے شارگا کا نوکیلے پنجوں والا ہاتھ نمودار ہوا اور اس نے اپنے نوکیلے پنجوں والا ہاتھ ٹارزن کو پکڑنے کے لئے بڑھا دیا۔ ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلی اور تیزی سے زمین پر لوٹ لگا کر مکاشا پجاری کے قریب چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ مکاشا پجاری کچھ سمجھتا ٹارزن نے اس کے ہاتھ سے اس کی کھوپڑی والی چھڑی چھین لی اور کروٹ بدل کر اس سے دور ہٹتا چلا گیا۔

" ارے، میری سانگی۔ ارے، ارے ......" مکاشا پجاری کے منہ سے گھبراہٹ زدہ آواز میں نکلا۔ مگر

اتنی دیر میں ٹارزن چھڑی لئے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"بس اب تم یہاں کھڑے تماشہ دیکھو گے۔ تمہاری جادوئی چھڑی میرے پاس ہے۔ تم اب مجھ پر کوئی جادوئی وار نہیں کر سکتے"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے شارگا مسلسل چنگھاڑیں مارتا ہوا پوری طرح وہاں نمودار ہو چکا تھا۔

"شارگا، ٹارزن کو ختم کر دو"۔ مکاشا پجاری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ شارگا نے ایک زوردار چنگھاڑ ماری اور خوفناک انداز میں منہ کھول کر دھب دھب قدم اٹھاتا ہوا ٹارزن کی جانب بڑھنے لگا۔

"ساتھیو، آ جاؤ"۔ ٹارزن نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو آواز دیتے ہوئے کہا جو مکاشا پجاری اور اس کے بیٹوں کی چیخیں سن کر وہاں پہلے ہی آ گئے تھے اور کافی دیر سے ٹارزن اور ان پجاریوں کی خوفناک لڑائی دیکھ رہے تھے ۔ ٹارزن نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا۔

اس قدر خوفناک عفریت کو دیکھ کر ایک بار تو مکھنا ہاتھی اور کالوشیر بھی لرز گیا تھا اور منکو تو ویسے ہی تھر تھرانا شروع ہو گیا تھا۔ مگر جب انہوں نے

عفریت کو ٹارزن کی جانب بڑھتے دیکھا اور ٹارزن نے ان کو آواز دی تو وہ دوڑتے ہوئے درختوں کے پیچھے سے نکل آئے اور پھر ٹارزن، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی نے خوفناک عفریت شارگا سے نہایت خوفناک انداز میں لڑنا شروع کر دیا۔

عفریت شارگا غضبناک انداز میں چنگھاڑیں مار کر انہیں نوکیلے اور تیز پنجے مارنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا ہاتھ جس جگہ زمین پر پڑتا وہاں سے زمین ادھڑ جاتی تھی۔

ٹارزن، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی نہ صرف خود کو دائیں بائیں اچھل کر اس کے حملوں سے بچا رہے تھے بلکہ وہ عفریت کے پیروں پر اس انداز میں حملے کر رہے تھے ۔ جیسے وہ اسے نیچے گرا لینا چاہتے ہوں۔ ٹارزن نے نیفے سے اپنا خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ وہ اس خنجر سے عفریت شارگا کے پیروں پر حملے کر رہا تھا جبکہ منکو اور کالوشیر اپنے نوکیلے پنجوں اور دانتوں سے اس کے پاؤں ادھیڑ رہے تھے اور مکھنا ہاتھی اس کی پنڈلیوں پر زور زور سے سونڈ مار رہا تھا۔

مکاشا پجاری اور اس کا بیٹا ساگاشا حیرت اور خوف سے ایک انسان اور تین مختلف جانوروں کو شارگا کے ساتھ لڑتے دیکھ رہے تھے ۔ شارگا کا ابھی تک کوئی حملہ کامیاب نہ ہوا تھا جبکہ ان جانوروں اور ٹارزن نے اس کے پیر بری طرح سے زخمی کر دیئے تھے اور پھر شارگا کے دونوں پاؤں اس قدر زخمی ہو گئے کہ وہ کسی بھی طور پر اپنے پیروں پر کھڑا نہ رہ سکا اور الٹ کر گرتا چلا گیا۔

جیسے ہی شارگا زمین پر گرا۔ ٹارزن، منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی اس پر بری طرح سے ٹوٹ پڑے اور پھر انہوں نے شارگا عفریت کے سچ مچ ٹکڑے اڑا کر رکھ دیئے ۔

شارگا کو ہلاک ہوتے دیکھ کر مکاشا پجاری اور ساگاشا کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے ۔ انہوں نے وہاں سے بھاگنے کے لئے جلدی جلدی منتر پڑھنے کی کوشش کی مگر وہ وہاں سے غائب نہ ہو سکے کیونکہ ان کی غلطی کی وجہ سے ان کی ساری طاقتیں ختم ہو چکی تھیں۔ ٹارزن نے انہیں دائیں بائیں ہاتھ لہراتے

دیکھا تو وہ یہی سمجھا کہ وہ یہاں سے فرار ہو رہے ہیں اس لئے اس نے بے اختیار ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر مکاشا پجاری کی طرف کھینچ مارا۔ خنجر ہوا میں تیر کی طرح اڑتا ہوا سیدھا مکاشا پجاری کے سینے میں اس کے عین دل کے مقام پر جا گھسا۔ اس کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ الٹ کر گر پڑا۔ چند لمحے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اپنے خنجر سے اس طرح مکاشا پجاری کو ہلاک ہوتے دیکھ کر ٹارزن ایک بار پھر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

ادھر کالوشیر نے بھی بس اچانک ہی ساگاشا پر حملہ کر دیا تھا اور اس نے دیکھتے ہی دیکھتے ساگاشا کے بھی ٹکڑے اڑا دیئے تھے ۔

"یہ کیا سردار، تم تو کہہ رہے تھے کہ ان پجاریوں کا ہم کسی طرح مقابلہ ہی نہیں کر سکیں گے اور نہ ہی ان کو ہلاک یا زخمی کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ نہ ہی ہمارے مقابلے پر آئے تھے ۔ تم نے اکیلے ہی ان چاروں کا نہایت آسانی سے خاتمہ کر دیا ہے جیسے یہ بالکل عام سے انسان ہوں"۔ منکو نے حیرت زدہ

نظروں سے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اس بات پر تو میں بھی حیران ہوں۔ آگو بابا کے مطابق ان لوگوں کی ہلاکت صرف نیلے جزیرے پر سے لائے ہوئے ہتھیاروں سے ہی ممکن تھی۔ جہاں تک جانے کے لئے مجھے کئی مرحلوں سے گزرنا تھا۔ یہ تو واقعی کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ یہ پجاری اس آسانی سے فنا ہو جائیں گے اس کے بارے میں، میں نے بھی نہیں سوچا تھا"۔ ٹارزن نے بھی حیران انداز میں جواب دیا۔

"چاروں پجاری اور خوفناک عفریت شارگا بھی ہلاک ہو گیا ہے۔ حیرت ہے۔ ہم تو سوچ رہے تھے کہ ان پجاریوں اور خوفناک عفریت سے مقابلہ کرتے ہوئے ہمیں دانتوں پسینہ آ جائے گا۔ مگر ......" کالوشیر نے کہا۔

"اس میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ٹارزن بیٹا"۔ اچانک ٹارزن کو آگو بابا کی آواز سنائی دی اور ٹارزن چونک پڑا۔

"اوہ، آگو بابا آپ"۔ ٹارزن نے جلدی سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔ ٹارزن کے منہ سے آگو بابا کا نام سن کر وہ تینوں خاموش ہو گئے تھے۔

"ہاں، میں آگوبابا۔ میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ یہ سارا شیطانی چکر تھا اور اس چکر میں بہت سی خامیاں تھیں جن کی کچھ تفصیل میں نے تمہیں بتا دی تھی اور کچھ خود مجھے بھی نہیں معلوم تھیں۔ ان پجاریوں سے غلطیوں پر غلطیاں ہوتی چلی گئی تھیں۔ جس کی وجہ سے یہ تمہارے ہاتھوں اس جنگل میں اور نہایت آسانی سے فنا ہو گئے ہیں"۔ آگو بابا نے کہا اور پھر وہ ٹارزن کو ان پجاریوں کی غلطیوں کی تفصیل بتانے لگے۔

"اوہ، تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے باباجی۔ اچھا ہی ہوا جو ان پجاریوں نے خود ہی اتنی غلطیاں کر ڈالیں۔ ورنہ ان کو فنا کرنے کے لئے ہمیں نجانے کن کن مصیبتوں اور مرحلوں سے گزرنا پڑتا اور ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو بھی پاتے یا نہیں"۔ ٹارزن نے ساری تفصیل سن کر کہا۔

"ہاں، قدرت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں۔ اس بار چونکہ شیطانی طاقتوں سے تمہارا مقابلہ تھا اس لئے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی مدد خود قدرت نے کی ہے۔ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو قدرت نے شیطانی چکروں سے آسانی سے نکال لیا ہے ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا"۔ آکو بابا کی آواز آئی۔

"اب میرے لئے کیا حکم ہے آکو بابا۔ کیا اب بھی مجھے اس نیلے یعنی موت کے جزیرے کو تباہ کرنے جانا ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"ہاں، اب اس جزیرے پر تم بلاخوف و خطر جا سکتے ہو۔ اس جزیرے کو تباہ کرنا اب تمہارے لئے کچھ مشکل نہیں ہوگا۔ بڑی کشتی میں کالوشیر، مکھنا ہاتھی اور منکو کو ساتھ لے جاؤ اور جیسے جیسے میں نے ہدایات دیں تھیں اس پر عمل کر کے جزیرے کو ختم کر دو تاکہ یہ شیطان چکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے"۔ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹارزن نے منکو، کالوشیر اور مکھنا ہاتھی کو آکو بابا کی

ساری باتیں بتا دیں جسے سن کر انہوں نے بھی سکون کا سانس لیا۔

"اور وہ سابیرہ، وہ تو بچ گئی ہے۔ کیا موت کے جزیرے پر وہ ہمارے مقابل نہیں آئے گی"۔ منکو نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں، وہ نیلے شیطانوں کے جزیرے پر گئی ہوئی ہے۔ جب وہ نیلے شیطانوں کو لے کر موت کے جزیرے پر آئے گی تو اس وقت تک نیلا جزیرے کا نام و نشان تک مٹ چکا ہوگا۔ موت کے جزیرے پر نیلے شیطانوں کو جگہ نہ ملے گی تو وہ خود ہی سابیرہ کا بھی خاتمہ کر دیں گے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"یہ بات تمہیں یقیناً آکو بابا نے ہی بتائی ہوگی"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں"۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ چند روز بعد ایک بڑی سی کشتی پر سوار ہو کر موت کے جزیرے پر چلے گئے۔ منکو کی موجودگی کی وجہ سے ان پر زہریلے دھویں کا کچھ اثر نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے آکو بابا کی ہدایات پر عمل کرتے

ہونے اس جزیرے کا نام و نشان تک مٹا دیا تھا اور
پھر کامیاب و کامران اس بڑی کشتی میں بیٹھ کر واپس
اپنے جنگل میں آ گئے ۔

ختم شد
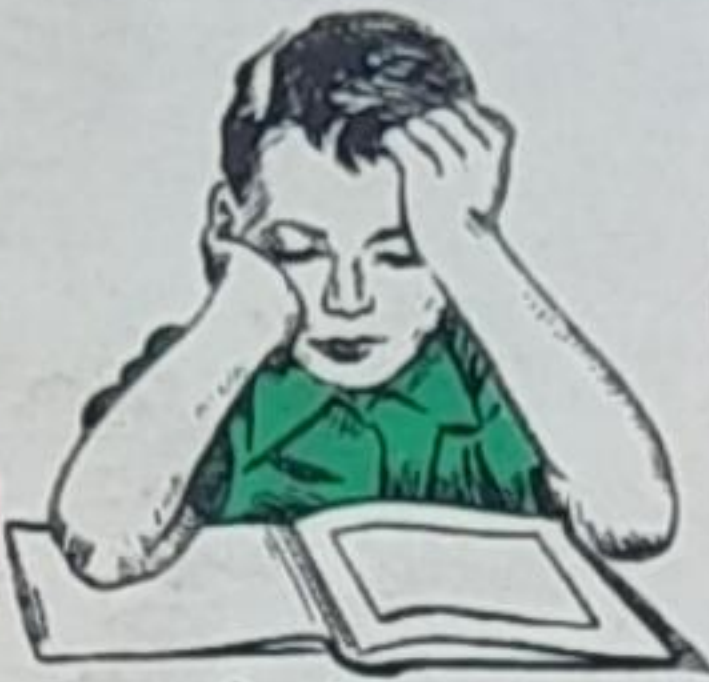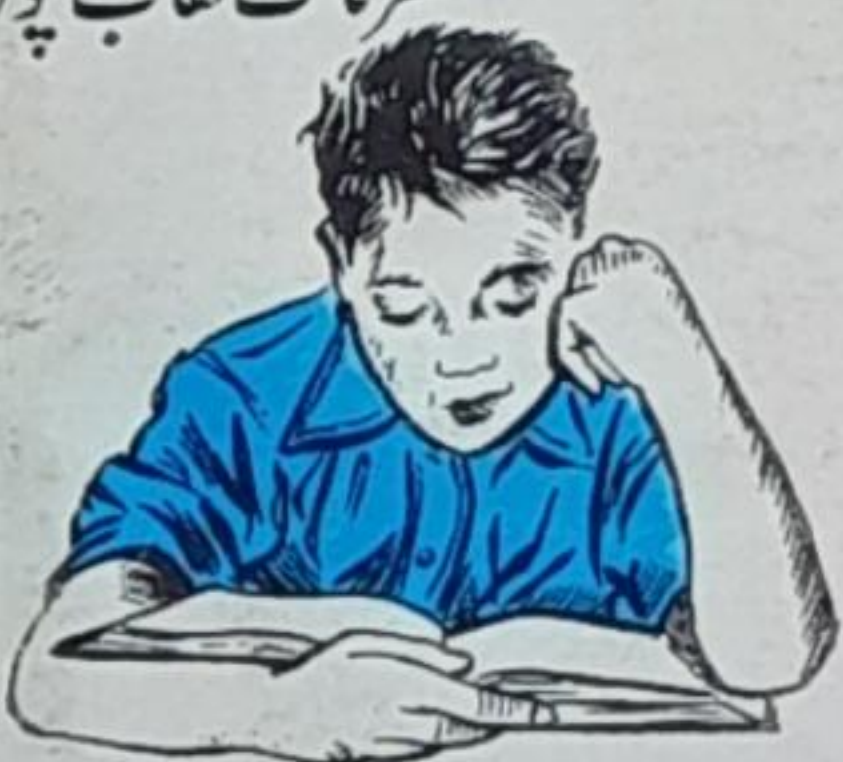
بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول
سنہری نقاب
عمرو اور کاغال جن
ٹارزن کا قتل
کالا گلاب کی تباہی
خوفناک گروہ
موت کا پھندہ
عمرو اور جہنمی جلاد
عمرو اور قیدی شہزادیاں
خطرناک نقاب پوش
ٹارزن اور اندھا شکاری
الٹی چال
چھن چھنگلو اور ظالم جادوگر
چلوسک ملوسک اور جناتی قلعہ
چلوسک ملوسک طلسم ہوشربا میں
چھن چھنگلو اور ناچتی کھوپڑی
یوسف برادرز
الحمد مارکیٹ
اردو بازار
لاہور
Mob:0300-9401919